www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا

درود پانے والے

اور

لعنت پانے والے

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

فرشتوں کا

درود پانے والے

اور

لعنت پانے والے

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

281
فضل - ف

99 - ... بال روڈ - لاہور
نمبر 11040

اشاعت ـــــــــــــــ اگست 2000ء

تعداد ـــــــــــــــ 1100

مطبع ـــــــــــــــ احد پریس

قیمت ـــــــــــــــ -/70 روپے

پاکستان میں ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:7351124 - 7230585

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرشتوں کا

درود پانے والے اور لعنت پانے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست موضوعات

پیش لفظ

فرشتوں کی دعا کی اہمیت ۱۳
اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود سے مراد ۱۵
اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت کا معنی ۱۷
کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں ۱۷
کتاب کا خاکہ ۱۸
شکر و دعا ۱۹

مبحث اول

فرشتوں کے درود اور دعا سے فیض یاب ہونے والے خوش نصیب حضرات

تمہید ۲۱

۱: طہارت کی حالت میں سونے والے کے لیے فرشتے کا استغفار

ا: کروٹ بدلتے وقت فرشتے کا اس کے لیے استغفار کرنا ۲۳
ب: بیدار ہوتے وقت فرشتے کا اس کے لیے استغفار کرنا ۲۵
حالت طہارت میں سونے کا ایک اور فائدہ:
حالت طہارت میں سونا دعاؤں کے اسباب قبولیت میں سے ہے ۲۵

۲: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے پر فرشتوں کا درود

رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۲۷
حضرت ابو عبدالرحمن سلمیؒ کی انتظار نماز میں فوت ہونے کی خواہش ۲۸
انتظار نماز میں بیٹھنے والوں کے لیے ایک اور سعادت ۲۹

۳: پہلی صفوں کے نمازیوں پر فرشتوں کا درود

پہلی صف پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود کے متعلق حدیث شریف ۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری صف پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود کے متعلق حدیث شریف ۳۲
اگلی صفوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود کے متعلق حدیث شریف ۳۴

۴: صفوں کی دائیں جانب پر فرشتوں کا درود

اس بات کی دلیل ۳۶
حضرات صحابہؓ کا جماعت میں آنحضرت ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہونے کا اہتمام ۳۷

۵: صفوں کو ملانے والوں پر فرشتوں کا درود

پہلی دلیل ۳۸
دوسری دلیل ۳۹
حضرات صحابہ کا صفوں کو ملانے کا اہتمام:
ا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ۴۰
ب: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کا بیان ۴۱

۶: امام کے قرأت فاتحہ کے اختتام پر فرشتوں کا آمین کہنا

پہلی دلیل ۴۳
دوسری دلیل ۴۳
فرشتوں کے آمین کہنے کا معنی اور فائدہ ۴۴

۷: نماز کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھنے والوں پر فرشتوں کا درود

پہلی دلیل ۴۵
دوسری دلیل ۴۵
تیسری دلیل ۴۶
نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنے کے فضائل کے متعلق ایک اور حدیث شریف ۴۹
دو سوالات اور ان کے جوابات:
ا: کیا فرشتوں کا درود پانے کے لیے نماز ہی کی جگہ بیٹھنا ضروری ہے؟ ۵۰
۲: کیا گھروں میں نماز کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھنے والی عورتیں اس فضیلت کو حاصل کر سکتی ہیں؟ ۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۸: فجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا استغفار

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۵۲

۹: قرآن کریم ختم کرنے والے پر فرشتوں کا درود

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ارشاد ۵۵

دو قابل توجہ باتیں:

ا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا قول مرفوع حدیث کی مانند ہے ۵۶

ب: حضرات صحابہ کا شام یا صبح کے وقت قرآن کریم ختم کرنے کا اہتمام ۵۶

ختم قرآن کریم کرنے والے پر فرشتوں کے درود کے متعلق حضرت عبدۃؒ کا قول ۵۶

۱۰: نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے والے پر فرشتوں کا درود

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا ارشاد ۵۸

قول عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کی مانند ہے ۵۹

ا: علامہ سخاویؒ کا بیان ۵۹

ب: شیخ احمد عبدالرحمٰن البناؒ کا بیان ۵۹

آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنے کی فضیلت کے متعلق ایک حدیث ۶۰

۱۱-۱۲: غیر حاضر مسلمان اور جو اس کیلئے دعا کرے دونوں کیلئے فرشتے کی دعا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۶۳

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا اپنے غیر حاضر دوستوں کے لیے دعا کا اہتمام ۶۴

سابقہ اہل ایمان کے لیے دعا کرنے والے مومنوں کی قرآن کریم میں تعریف ۶۶

۱۳: راہ خیر میں خرچ کرنے والے کو بہتر بدلہ ملنے کی فرشتے کی دعا

پہلی دلیل ۶۷

دوسری دلیل ۶۸

تیسری دلیل ۶۹

۱۴: سحری تناول کرنے والوں پر فرشتوں کا درود

پہلی دلیل ۷۱

دوسری دلیل ۷۱

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سحری تناول کرنے کے فضائل کے متعلق چار اور احادیث شریفہ:

۱: سحری کا تناول کرنا اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں میں حد فاصل ہونا ۷۳
۲: آنحضرت ﷺ کا سحری تناول کرنے کا حکم دینا ۷۳
۳: آنحضرت ﷺ کا سحری کے کھانے کو بابرکت کھانا قرار دینا ۷۳
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا سحری کے کھانے کا اہتمام ۷۴

۱۵: روزے دار کے روبرو کھانا تناول کیے جانے کے وقت فرشتوں کا اس پر درود

پہلی دلیل ۷۵
دوسری دلیل ۷۶

۱۶: مریض کی عیادت کرنے والے پر فرشتوں کا درود

پہلی دلیل ۷۸
دوسری دلیل ۷۹

عیادت مریض کے فضائل کے متعلق تین اور احادیث شریفہ:

۱: جاتے وقت رحمتِ الٰہی کی آغوش میں اور اس کے پاس بیٹھتے وقت رحمتِ الٰہی میں غوطہ زن ہونا ۸۰
۲: جوار مریض میں اللہ تعالیٰ کے ثواب اور رضامندی کا پانا ۸۱
مسلم اور غیر مسلم مریضوں کی عیادت کے لیے رسول کریم ﷺ کا اہتمام ۸۳

۱۷ - ۱۸: مریض اور میت کے پاس کہی جانے والی بات پر فرشتوں کا آمین کہنا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۸۵

۱۹: لوگوں کو خیر کی بات سکھلانے والے پر فرشتوں کا درود

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۸۷
حدیث شریف میں بیان کردہ عظیم ثواب کا سبب ۸۸

۲۰: مومنوں اور ان کے نیک اقارب کے لیے حاملین عرش
اور اس کے ارد گرد والے فرشتوں کی دعائیں

قرآن کریم کی آیات کریمہ ۸۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آیات کریمہ کے متعلق چار باتیں: ۹۰
۱: مذکورہ بالا فرشتے معزز ترین اور افضل فرشتوں میں سے ہیں ۹۰
۲: ان کی دعاؤں سے فیض یاب ہونے والے لوگوں کی صفات ۹۰
ا: ایمان ۹۰
ب: توبہ ۹۱
ج: راہ اللہ کی اتباع ۹۱
۳: ان لوگوں کے متعلق فرشتوں کی دعائیں: ۹۱
ا: گناہوں کی معافی کی ۹۱
ب: دوزخ کے عذاب سے بچاؤ کی ۹۱
ج: سدا بہار جنتوں میں داخلے کی ۹۱
د: ان کے نیک اقارب کے سدا بہار جنتوں میں داخلے کی ۹۲
ہ: ان کو برائیوں اور ان کے وبال سے بچانے کی ۹۲
۴: ان دعاؤں کی عظمت کے متعلق بعض علماء کے اقوال ۹۲

۲۱: سید الاولین والآخرین ہمارے نبی کریم ﷺ پر فرشتوں کا درود

آیت کریمہ ۹۵
آیت کریمہ میں موجود بعض نکات:
۱: آیت کریمہ کے پہلے حصے کے جملہ اسمیہ اور دوسرے حصے کے جملہ فعلیہ ہونے کی حکمت ۹۶
۲: لفظ (اِنَّ) کے ساتھ جملے کی تاکید کی حکمت ۹۷
۳: آنحضرت ﷺ کے اسم گرامی کے بجائے صفت (نبی) بیان کرنے کی حکمت
۴: فرشتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت کی حکمت ۹۷

مبحث ثانی

فرشتوں کی لعنت اور بد دعا حاصل کرنے والے بد نصیب لوگ

تمہید ۹۹

۱: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بدگوئی کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۱۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نبی کریم ﷺ کا حضرات صحابہ کے متعلق بدگوئی سے روکنا ١٠٢
نبی کریم ﷺ کا حضرات صحابہ پر سب و شتم کرنے والے پر لعنت کرنا ١٠٣
سلف صالحین اور علمائے امت کی حضرات صحابہ کے خلاف بدگوئی پر تنقید ١٠٣
ا: فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا صحابی کو گالی دینے والے کی زبان کاٹنے کا ارادہ کرنا ١٠٣
ب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنقید ١٠٤
ج: صحابہ کرامؓ کو گالی دینے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا منع کرنا ١٠٤
د: کسی بھی صحابی پر طعن زنی کرنے والے کے متعلق امام احمدؒ کی رائے ١٠٤
و: حضرات صحابہ کے بارے میں بدگوئی کے متعلق امام نوویؒ کی رائے ١٠٥
ز: حضرات صحابہ پر سب و شتم کرنے والے کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کی رائے ١٠٥

٢: مدینہ طیبہ میں ارتکاب بدعت کرنے یا وہاں بدعتی کو پناہ دینے

والے پر فرشتوں کی لعنت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ١٠٦
آپ ﷺ کے ارشاد گرامی کی شرح: ١٠٧
ا: (من أحدث في المدينة حدثا) کی شرح کے بارے میں بعض اقوال ١٠٧
ا: قاضی عیاضؒ کا قول ١٠٧
ب: علامہ ابن اثیرؒ کا قول ١٠٧
ج: ملا علی قاریؒ کا قول ١٠٧
٢: (أو آوی محدثا) شرح کے بارے میں بعض اقوال: ١٠٧
ا: قاضی عیاضؒ کا قول: ١٠٧
ب: علامہ ابن اثیرؒ کا قول ١٠٧
ج: ملا علی قاریؒ کا قول ١٠٨
٣: (عليه لعنة الله) کی شرح کے بارے میں بعض اقوال: ١٠٨
ا: امام نوویؒ اور قاضی عیاضؒ کا بیان ١٠٨
ب: ملا علی قاریؒ کا قول ١٠٨
٤ (لايقبل منه يوم القيامة عدل ولا صرف) کی شرح: ٠٩
حافظ ابن حجرؒ کا بیان ١٠٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳: اہل مدینہ پر ظلم کرنے اور انہیں خوف زدہ کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

پہلی دلیل ۱۱۰

دوسری دلیل ۱۱۰

تیسری دلیل ۱۱۱

اس جرم کی سنگینی کے متعلق دو اور حدیثیں:

ا: اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنا نبی کریم ﷺ کو خوف زدہ کرنا ہے ۱۱۱

ب: اہل مدینہ کے خلاف برا ارادہ کرنے والے کو اللہ گھلا گھلا کر ختم کر دے گا ۱۱۲

۴: باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی: ۱۱۴

امام نوویؒ کی شرح حدیث ۱۱۴

ایک دوسری روایت ۱۱۵

(من والی قوما) کی شرح میں ملا علی قاریؒ کا قول ۱۱۵

اپنے باپوں کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کی حرمت کے بارے میں تین دلائل ۱۱۶

ا: اپنے باپوں کی طرف نسبت ہی عدل وانصاف والی بات ہے ۱۱۶

۲: باپ کی بجائے دوسرے شخص کی طرف نسبت کرنے والے نے کفر کیا ۱۱۶

۳: باپ کی بجائے دوسرے شخص کی طرف نسبت کرنے والے پر جنت کا حرام ہونا ۱۱۶

۵: مسلمان کے عہد وامان کو توڑنے والے پر فرشتوں کی لعنت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۱۱۸

اس ارشاد مبارک کے حوالے سے تین باتیں: ۱۱۸

ا: آپ ﷺ کے فرمان مبارک (ذمة المسلمين واحدة) کی شرح ۱۱۹

۲: غلام کے دیے ہوئے امان کی پابندی کے متعلق فاروقی حکم ۱۲۰

۳: موجودہ دور کے بعض مسلمانوں کی عہد شکنی ۱۲۱

۶: راہ خیر میں مال کو خرچ سے روکنے والے کے لیے فرشتے کی بد دعا

پہلی دلیل ۱۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری دلیل ۱۲۲

تیسری دلیل ۱۲۳

۷، ۸، ۹: تین اقسام کے لوگوں کے بارے میں جبریل علیہ السلام کی بد دعا

ا: ماہ رمضان کو پانے کے باوجود اپنے گناہوں کو معاف نہ کروانے والے ۱۲۵

ب: بوڑھے والدین یا ان میں سے ایک کو پانے کے باوجود جہنم میں داخل ہونے والے ۱۲۵

ج: نبی کریم ﷺ کے اپنے روبرو ذکر کیے جانے کے باوجود آپ پر درود نہ پڑھنے والے ۱۲۵

اس بارے میں پہلی دلیل ۱۲۵

اس بارے میں دوسری دلیل ۱۲۵

۱۰: مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۱۳۱

ہتھیار سے اشارہ کی ممانعت کی حکمت کے بارے میں ایک دوسری حدیث ۱۳۲

دو تنبیہیں:

ا: ہتھیار سے اشارہ کی ممانعت برائی کے دروازوں کو بند کرنے کی ایک تدبیر ہے ۱۳۲

۲: اگر ہتھیار سے اشارہ فرشتوں کی لعنت کا موجب ہے تو مسلمان کی اذیت کس قدر سنگین گناہ ہوگا؟ ۱۳۲

۱۱: قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بننے والے پر فرشتوں کی لعنت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ۱۳۴

حکمت قصاص کے متعلق آیت کریمہ: ﴿ولكم في القصاص ... الآية﴾ ۱۳۵

آیت کریمہ کی تفسیر میں قاضی ابو سعودؒ کا بیان ۱۳۵

آیت کریمہ کے متعلق امام ابن قیمؒ کا بیان کردہ نکتہ ۱۳۶

اقامت حد یا ثابت شدہ حق کی واپسی میں رکاوٹ کے جرم کی سنگینی کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کا بیان ۱۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۲: شوہر کے بستر سے دور رہنے والی عورت پر فرشتوں کی لعنت

پہلی دلیل ۱۳۸

دوسری دلیل ۱۳۸

دونوں دلیلوں سے مستفاد دو باتیں:

۱: لعنت کا عورت کی نافرمانی باقی رہنے تک جاری رہنا ۱۳۹

۲: فرشتوں کی خیر و شر کی دعا کا قبول ہونا ۱۳۹

اس گناہ کی سنگینی کے متعلق دو اور حدیثیں: ۱۴۰

ا: اس گناہ کی حالت میں عورت کی نماز کا قبول نہ ہونا ۱۴۰

ب: اس گناہ کی حالت میں عورت کی نماز کے علاوہ دوسری نیکیوں کا بھی اوپر نہ جانا ۱۴۰

دو تنبیہیں: ۱۴۱

۱: شرعی عذر کے بغیر شوہر کے بستر سے دور رہنا جرم ہے ۱۴۱

۲: یہ حکم مقصد نکاح کی تکمیل کے لیے ہے ۱۴۱

۱۳: قریش میں سے دینی تعلیمات سے روگردانی کرنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

پہلی دلیل ۱۴۳

دوسری دلیل ۱۴۴

دونوں حدیثوں سے معلوم ہونے والی دو باتیں: ۱۴۴

۱: قریش کے استحقاق خلافت کی بقاء کے لیے تین لازمی صفات: ۱۴۴

ا: لوگوں پر شفقت و عنایت کرنا ۱۴۵

ب: عہد و پیمان کو پورا کرنا ۱۴۵

ج: عدل و انصاف کرنا ۱۴۵

۲: ان تینوں صفات سے تہی دامن ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت: ۱۴۵

۱۴: حالت کفر میں مرنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

قرآن کریم کی دو آیات کریمہ ۱۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان آیات کریمہ کے متعلق چار باتیں: ۱۴۷
۱: اس لعنت کے سزاوار ہونے کے لیے حالت کفر میں مرنے کی شرط ۱۴۷
۲: اس لعنت کے قیامت کے دن ہونے کے متعلق بعض علماء کی رائے ۱۴۷
۳: (خالدین فیہا) میں موجود ضمیر کے مرجع کے متعلق علماء کی دو آراء ۱۴۷
۴: ذلت ورسوائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے کافی ہونے کے باوجود مخلوق کی ان پر لعنت کے ذکر کی حکمت ۱۴۸

۱۵: ایمان لانے' صداقت رسول ﷺ کی شہادت دینے' اور واضح دلائل کے بعد کفر کرنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

قرآن کریم کی دو آیات کریمہ ۱۴۹
امام طبریؒ کی ان دو آیات کی تفسیر ۱۵۰

خاتمہ

خلاصہ کتاب: ۱۵۲
۱: فرشتوں کے درود اور دعا سے فیض یاب ہونے والے خوش نصیب حضرات کا اجمالی بیان ۱۵۲
۲: فرشتوں کی لعنت اور بددعا پانے والے بدنصیب لوگوں کا اجمالی ذکر ۱۵۳
اپیل: ۱۵۳
۱: اہل علم و فضل اور طالب علم بھائیوں سے ۱۵۳
۲: روئے زمین کے تمام انسانوں سے ۱۵۴
فہرست مراجع و مصادر ۱۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

إن الحمدلله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ باللّٰه من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا من يهده اللّٰه فلا مضل له ، و من يضلل فلا هادى له ، و أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له، و أشهد أن محمدا عبده و رسوله صلى اللّٰه عليه و على آله و أصحابه و أتباعه و بارك و سلم.

أما بعد

لوگوں کی ضروریات' حاجات اور خواہشات بہت زیادہ ہیں اور کتنی ہی دفعہ وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ آرزوؤں' تمناؤں اور امنگوں کو پورا کرنا ان کی بساط سے باہر ہے۔اسی طرح انسان لاتعداد مصائب اور مشکلات میں الجھے ہوئے ہیں وہ بارہا اس بات کا اظہار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ درپیش الجھنوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ان میں سکت نہیں۔ایسے حالات میں انسان اپنی ضروریات کی تکمیل اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے کئی ایک ذرائع اور طریقے آزماتا ہے۔

انہی طریقوں میں سے ایک طریقہ جو لوگ استعمال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ بظاہر نیک اور صالح لوگوں سے دعا کی فرمائش کرتے ہیں کہ شاید مولائے کریم ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمادے اور ان کی حاجات پوری ہو جائیں اور دکھوں اور غموں سے نجات نصیب ہو جائے۔

زندہ حضرات سے دعا کی فرمائش کرنا سنت سے ثابت ہے لیکن مخلوق میں سے جن کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ شرفِ قبولیت سے نوازتے ہیں ان میں سے سرفہرست حضرات میں سے اللہ تعالیٰ کے نورانی فرشتے ہیں کیونکہ وہ تو صرف وہی بات اپنی زبانوں پر لاتے ہیں جس کے بولنے کی انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہو' اور صرف وہ ہی عمل کرتے ہیں جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ کی جانب سے منظوری حاصل ہو چکی ہو' اور صرف اسی کے لیے دعا کرتے ہیں جس کے لیے شفاعت کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔ قرآن کریم میں خود مولائے کریم نے اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ ارشاد رب العالمین ہے:

﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ ﴾ [1]

[ترجمہ: ''اور انہوں نے کہا رحمٰن نے اپنے لیے اولاد بنائی ہے۔ اس کی ذات پاک ہے' بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں۔ وہ کسی بات میں اللہ تعالیٰ پر پیش دستی نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر سر تا سر کاربند رہتے ہیں وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے۔ وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے مگر ان کے لئے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں۔'']

ان آیات کریمہ میں فرشتوں کے متعلق بیان کردہ باتوں میں سے تین درج ذیل ہیں:

---

[1] سورة الأنبياء / الآيات ٢٦-٢٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱- ﴿لا یسبقونه بالقول﴾ ''وہ کسی بات میں اللہ تعالیٰ پر پیش دستی نہیں کرتے۔'' علامہ شوکانیؒ اس کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں: ''وہ (فرشتے) اس وقت تک کچھ نہیں بولتے جب تک اللہ تعالیٰ ارشاد نہ فرمائے یا ان کو بولنے کا حکم نہ دے دے۔''[1]

۲- ﴿و هُمْ بأمْرِه یَعْمَلون﴾ ''وہ اس کے حکم پر سر تا سر کاربند رہتے ہیں۔'' علامہ ابن حیان اندلسیؒ اس کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں: ''جس طرح وہ اپنے بولنے میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تابع ہیں اسی طرح ان کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حکم پر مبنی ہیں۔ اس وقت تک کوئی عمل نہیں کرتے جب تک کہ انہیں اس عمل کے کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔ آیت کریمہ کے اس حصے میں ان کی شدید اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی انتہائی پابندی کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔''[2]

آیت کریمہ کے اس حصے میں ایک اور نکتہ ہے جس کو بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عاشورؒ تحریر کرتے ہیں: ''﴿بأمره﴾ کو ﴿یعملون﴾ پر قصر کا فائدہ دینے کے لیے مقدم کیا گیا [(عبارت اصل میں یوں ہوتی ہے ﴿یعملون بأمره﴾ لیکن اللہ تعالیٰ نے ﴿بأمره یعملون﴾ فرما کر ﴿بأمره﴾ کو ﴿یعملون﴾ پر مقدم کیا)] اور اس طرح اس جملے کا معنی یہ ہوا کہ وہ کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر سرانجام نہیں دیتے۔ جس طرح وہ حکم الٰہی کے بغیر کچھ بولتے نہیں اسی طرح

---

[1] فتح القدیر ۳/۵۷۹؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي ۳/۲۴۲؛ و زاد المسیر ۵/۳۴۷؛ و تفسیر القرطبي ۱۱/۲۸۱؛ و تفسیر البیضاوي ۲/۶۸؛ والتحریر والتنویر ۱۷/۵۱؛ و تفسیر القاسمي ۱۱/۲۴۸.

[2] البحر المحیط ۶/۲۸۵؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي ۳/۲۴۲؛ و تفسیر القرطبي ۱۱/۲۸۲؛ و تفسیر البیضاوي ۲/۶۸؛ و تفسیر القاسمي ۱۱/۲۴۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حکم الٰہی کے بغیر کچھ عمل بھی نہیں کرتے۔" [1]

۳- ﴿ولا یشفعون الا لمن ارتضی﴾ "وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے مگر ان کے لیے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔"

امام قرطبی حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں:

"وہ ان لوگوں کی شفاعت کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو" جیسا کہ صحیح مسلم اور دیگر کتب میں ہے کہ فرشتے کل روز قیامت شفاعت کریں گے۔ اور وہ دنیا میں بھی شفاعت کرتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اہل ایمان اور زمین میں بسنے والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ [2]

فرشتوں کی دعا کی شان و عظمت کو واضح کرنے والی باتوں میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ جب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اور ان کے گھر والوں کے لیے تین دعائیں کیں: ان میں سے ایک دعا یہ تھی کہ: "فرشتے تم پر درود بھیجیں۔"

امام ابوداؤدؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

أنَّ النبيَ ﷺ جَاءَ إلی سَعدِ بن عبادۃ رضيَ اللهُ عَنه، فَجاءَ بِخُبزٍ وَ زَیتٍ، فَأکَلَ، ثُمَّ قَالَ: ((أفْطَرَ عِندَکُمُ الصَّائِمُون، وَ أکَلَ طَعامَکُمُ الأبْرارُ، وَ صَلَّت عَلَیکُمُ المَلائِکَۃُ)). [3]

---

[1] التحریر والتنویر ۱۷/ ۵۲.

[2] تفسیر القرطبي ۱۱/ ۲۸۱؛ نیز ملاحظہ ہو: البحر المحیط ۶/ ۲۸۵؛ و روح المعاني ۱۷/ ۳۳.

[3] سنن ابی داؤد، کتاب الأطعمة، باب في الدعاء لرب الطعام إذا أکل عندہ، رقم الحدیث ۳۸۴۸، ۱۰/ ۲۳۷-۲۳۸. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابی داؤد ۲/ ۷۳۰). امام ابن ماجہؒ نے بھی اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: سنن ابن ماجه، أبواب ماجاء في الصیام، باب في ثواب من فطّر صائمًا، رقم الحدیث ۱۷۵۱، ۱/ ۳۲۰).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''نبی کریم ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے- انہوں نے روٹی اور تیل پیش کیا اور آپ نے تناول فرمایا' اور پھر دعا کی:

''روزے دار تمہارے ہاں روزہ افطار کریں' نیک لوگ تمہارا کھانا تناول کریں' اور فرشتے تم پر درود بھیجیں-''

فرشتوں کے متعلق مذکورہ بالا باتوں سے آگاہ ہونے کے بعد کون ایسا عقل مند شخص ہو گا جو فرشتوں کے درود اور ان کی دعاؤں کے حصول کی رغبت نہ رکھے گا؟ اور کون سا ایسا ہوش مند شخص ہو گا جو فرشتوں کی لعنت اور بد دعا سے بچنے کے لئے سر توڑ کوشش نہ کرے گا؟

قرآن و سنت کے مطالعہ اور تدبر سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ خوش نصیب لوگ ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں' ان کے گناہوں کی معافی کا سوال کرتے ہیں' اور ان کے لئے رحمتِ الٰہی کے حصول کی غرض سے التجائیں کرتے ہیں اور کچھ بد نصیب ایسے بھی ہیں کہ فرشتے ان کے لیے بد دعا کرتے ہیں- ان کی بربادی اور ذلت و رسوائی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں-

دونوں اقسام کے لوگوں کو جاننے' پہچاننے اور مسلمان بہن بھائیوں کو ان کے بارے میں آگاہ کرنے کی خاطر اس کتاب کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تیار کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے-

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود سے مراد:

موضوع کتاب کے بارے میں گفتگو سے پہلے شاید یہ بیان کرنا مناسب ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے کیا مراد ہے؟ اور ان پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے لعنت کرنے سے مقصود کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے بندوں پر درود بھیجنے کے علمائے امت نے متعدد معانی بیان کیے ہیں ان میں سے پانچ درج ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

١: اللہ تعالیٰ کا ان کی فرشتوں کے روبرو تعریف فرمانا:

آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کے معنی کو بیان کرتے ہوئے امام ابو عالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف کرتا ہے۔[1]

٢: اللہ تعالیٰ کا بندوں کا تزکیہ فرمانا:

امام راغب اصفہانیؒ نے تحریر کیا ہے: ''اہل اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کا درود یہ ہے کہ وہ ان کا تزکیہ فرماتا ہے۔''[2]

٣: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر رحمت نازل فرمانا:

امام ابو عبید قاسم بن سلام ہرویؒ نے لکھا ہے: ''وہ [درود] اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔''[3]

٤: اللہ تعالیٰ کا بندوں کو عزت سے نوازنا:

یہ قول امام سفیانؒ کا ہے۔[4]

٥: اللہ تعالیٰ کا بندوں کو برکت عطا فرمانا:

یہ قول امام ابو عبیدہؒ کا ہے۔[5]

جہاں تک فرشتوں کے بندوں پر درود کا تعلق ہے حافظ ابن جوزیؒ اس بارے میں رقم طراز ہیں: ''فرشتوں کے درود کے بارے میں دو اقوال ہیں: پہلا

---

١ ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب (ان الله و ملائكته يصلّون على النبي) الآية، ٨/٥٣٢.

٢ المفردات في غريب القرآن، مادة ''صلا''، ص ٢٨٥.

٣ غريب الحديث ١/١٨٠؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح طيبي ٢/١٦٧.

٤ ملاحظہ ہو: زاد المسير ٦/٣٩٨.

٥ ملاحظہ ہو: مرجع سابق ٦/٣٩٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قول یہ ہے کہ اس سے مراد ان کا بندوں کے لیے دعا کرنا ہے اور یہ بات ابو عالیہؒ نے بیان کی ہے [1] اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا معنی ان کا بندوں کے لیے مغفرت طلب کرنا ہے۔" [2]

امام راغب اصفہانیؒ نے ان دونوں اقوال کو یکجا کر دیا ہے۔ وہ رقم طراز ہیں:

"فرشتوں کی جانب سے درود [بندوں کے لئے] دعا اور استغفار ہے۔" [3]

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت کا معنی:

امام راغب اصفہانیؒ تحریر کرتے ہیں: "لعنت سے مراد ناراض ہو کر دھتکارنا اور دور کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے [لعنت سے مراد] آخرت میں سزا پانا اور دنیا میں اس کی رحمت و توفیق سے فیض یابی کے سلسلے کا منقطع ہونا ہے۔ اور کسی انسان کی جانب سے [لعنت کا معنی] دوسرے شخص کے لیے بددعا کرنا ہے۔" [4]

امام ابن اثیر نے لکھا ہے: "اپنے اصل کے اعتبار سے لعنت [سے مراد] اللہ تعالیٰ کا دھتکارنا اور دور کرنا اور مخلوق کی جانب سے گالی اور بددعا ہے۔" [5]

کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں:

رب رحیم و کریم کی توفیق سے اس کتاب کی تیاری میں درج ذیل باتوں کا

---

[1] نیز ملاحظہ ہو: صحیح البخاري، کتاب التفسیر، باب (ان الله و ملائکته یصلّون علی النبي) الآیة، ۵۳۲/۸.

www.KitaboSunnat.com

[2] زادالمسیر ۳۹۸/٦.

[3] المفردات فی غریب القرآن، مادة "صلا"، ص ۲۸۵.

[4] مرجع سابق، مادة "لعن"، ص ٤٥١.

[5] النهایة في غریب الحدیث والأثر، مادة "لعن"، ٢٥٥/٤؛ نیز ملاحظہ ہو: تحفة الأریب بما في القرآن من الغریب، مادة "لعن"، ص ۲۷۷؛ و تفسیر القرطبي ۲۵/۲-۷٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اہتمام کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

۱: کتاب کے لیے بنیادی معلومات کتاب و سنت سے حاصل کی گئی ہیں۔

۲: احادیث شریفہ کو ان کے اصلی مراجع سے نقل کیا گیا ہے۔ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث سے منقولہ احادیث کے متعلق علمائے اُمت کے اقوال ذکر کیے گئے ہیں۔

۳: آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے وقت حضرات مفسرین اور محدثین کی تفاسیر اور شروح سے مقدور بھر استفادہ کیا گیا ہے۔ جزاھم اللّٰہ تعالی جمیعا خیر الجزاء۔

۴: فرشتوں کی دعاؤں سے فیض یاب ہونے والے سعادت مند حضرات' اور ان کی بد دعاؤں کے مستحق بد بخت لوگوں کی تعداد کے بارے میں کتاب و سنت کی جتنی معلومات اس بندہ عاجز کے علم میں آئیں انہیں اس کتاب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ میرا یہ دعویٰ نہیں۔ اور نہ ہی مجھے یہ دعویٰ کرنے کا حق ہے۔ کہ دونوں اقسام کے تمام لوگوں کا ذکر اس کتاب میں سمیٹ دیا گیا ہے۔ (أعوذ باللّٰہ أن أکون من الجاھلین)

۵: جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے بارے میں مراجع و مصادر کی فہرست میں تفصیلی معلومات ذکر کر دی گئی ہیں تاکہ ان سے مزید استفادہ کرنے میں آسانی رہے۔

کتاب کا خاکہ:

مولائے کریم کی توفیق سے اس کتاب کی تقسیم درج ذیل طریقے سے کی گئی ہے۔

دیباچہ

مبحث اول کن لوگوں کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں؟

مبحث دوئم کن لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خاتمہ کتاب کے نتائج اور تجاویز

شکر و دعا:

بندہ ضعیف اپنے رب قادر مقتدر عزوجل کا شکر گزار ہے کہ اس کی توفیق سے اس موضوع کے بارے میں کام کا آغاز ہوا- اور اب اس ہی سے عاجزانہ التجا ہے کہ اس حقیر اور معمولی کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے- انه جواد کریم.

رب ذوالجلال والاکرام سے یہ بھی عاجزانہ التماس ہے کہ وہ میرے والدین گرامی قدر پر اپنی لاتعداد رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے میری تربیت کرنے کے لیے بھرپور جدوجہد کی ﴿رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا﴾ اور اپنی رحمت بے پایاں سے مجھ ناکارہ کو اور میرے بہن بھائیوں کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے- انه سمیع مجیب.

وزارۃ الشؤون الاسلامیة والاوقاف والدعوة والارشاد سعودی عرب کے زیر سرپرستی کام کرنے والے المکتب التعاوني للدعوة والارشاد [قسم الجالیات] البطحاء الریاض کا شکر گزار ہوں کہ ان کے ہال میں اس موضوع پر اردو زبان میں پانچ دروس دینے کا بفضل رب تعالیٰ موقع میسر ہوا، اور وہی دروس اس کتاب کا نقطہ آغاز بنے-

اپنے دو معزز ساتھیوں اور بھائیوں پروفیسر ڈاکٹر زید بن عبدالکریم الزید اور پروفیسر ڈاکٹر سید محمد ساداتی الشنقیطی کا شکر گزار ہوں کہ کتاب کی تیاری میں ان کے قیمتی مشوروں سے استفادہ کیا گیا- اپنے دو بیٹوں عزیزان حافظ حماد الٰہی و حافظ سجاد الٰہی اور دو عزیزات القدر بیٹیوں کے لئے دعاگو ہوں کہ انہوں نے کتاب کی تیاری، مراجعت اور پھر اردو ترجمے میں خوب تعاون کیا-

اپنی اہلیہ اور سب بیٹوں بیٹیوں کے لیے دعاگو ہوں کہ ان سب نے میری تدریسی، تالیفی اور دیگر مصروفیات کا خیال رکھا اور مقدور بھر میری خدمت کی- اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کو، اور سب مسلمانوں کے گھر والوں اور اولادوں کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ہم سب کو اور ہمارے اہل و عیال کو دین حق کے مطابق زندگی بسر کرنے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مخلصانہ بار آور خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

قدوسی برادران عزیزان ابو بکر اور عمر فاروق کے لیے دعا گو ہوں کہ انہوں نے محبت و اخلاص اور محنت سے اس کتاب کی طباعت کی ذمہ داری کو پورا کیا۔ جزاهما الله تعالٰی خیرا في الدارین.

مولائے کریم اس کتاب کو میرے لیے اور سب قارئین کرام کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یاذاالجلال والإکرام۔

و صلی اللّٰه تعالٰی علی نبینا و علی آلہ و أصحابه و أتباعه و بارك و سلم.

فضل الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مبحث اول

فرشتوں کے درود اور دعا سے فیض یاب ہونے والے خوش نصیب حضرات

تمہید:

کچھ خوش بخت اور سعادت مند لوگ ایسے ہیں کہ فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں اور ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو خبر دی ہے۔ان خوش نصیب حضرات کی بعض اقسام درج ذیل ہیں:

۱: طہارت کی حالت میں سونے والے۔

۲: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے۔

۳: پہلی صفوں کے نمازی۔

۴: صفوں کی دائیں جانب کے نمازی۔

۵: صفوں کو ملانے والے۔

۶: امام کے قرأت فاتحہ کے اختتام کے وقت جماعت میں موجود نمازی۔

۷: نماز کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھنے والے۔

۸: فجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والے۔

۹: قرآن کریم ختم کرنے والے۔

۱۰: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے۔

۱۱: غیر حاضری میں جن کے لیے دعا کی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۲: غیر موجود بھائی کے لیے دعا کرنے والے۔

۱۳: راہ خیر میں خرچ کرنے والے۔

۱۴: سحری تناول کرنے والے۔

۱۵: وہ روزے دار جن کے روبرو کھایا جائے۔

۱۶: مریض کی عیادت کرنے والے۔

۱۷: مریض کے پاس بات کرنے والے۔

۱۸: میت کے پاس بات کرنے والے۔

۱۹: لوگوں کو خیر کی بات سکھلانے والے۔

۲۰: ایمان لانے، توبہ کرنے اور راہ اللہ تعالیٰ کی اتباع کرنے والے اور ان کے نیک عمل اقارب۔

۲۱: سید الاولین والآخرین ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

آئندہ صفحات میں ان میں سے ہر ایک قسم کے لوگوں کے بارے میں الگ الگ عنوان کے تحت ان شاء اللہ تعالیٰ گفتگو کی جائے گی البتہ ان میں سے چار اقسام کے لوگوں کا ذکر دو عنوانوں کے ضمن میں کیا جائے گا کیونکہ ان میں سے ہر دو قسموں کا ذکر ایک ایک حدیث میں یکجا آیا ہے، اور وہ چار اقسام درج ذیل ہیں:

ا: جن کی عدم موجودگی میں ان کے لیے دعا کی جائے۔

ب: غیر موجود بھائی کے لیے دعا کرنے والے۔

ج: مریض کے پاس بات کرنے والے۔

د: میت کے پاس بات کرنے والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱ -----

طہارت کی حالت میں سونے والے کے لیے فرشتے کا استغفار

جن خوش نصیب لوگوں پر فرشتے درود پڑھتے ہیں ان میں سے ایک قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو طہارت کی حالت میں سوتے ہیں یہ حضرات جب رات کو سونے کے لیے بستروں پر آتے ہیں تو باوضو ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقرر کردہ فرشتہ ان کے ساتھ رات بسر کرتا ہے اور وہ جب بھی رات کو کروٹ بدلتے ہیں تو وہی فرشتہ ان کے گناہوں کی معافی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے۔

امام طبرانیؒ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((طَهِّروا هذِه الأجسادُ طهَّركُمُ اللّٰهُ، فإنَّه لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يبيت طاهراً إلاباتَ مَعَه فِي شِعَارِه ملَكٌ. لا يَنْقلِبُ ساعةً مِن الليلِ إلاَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعبدِكَ فإنه بَاتَ طاهراً)).[1]

"ان جسموں کو پاک کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں سوئے یقیناً ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر

---

[1] منقول از الترغيب والترهيب، كتاب النوافل، الترغيب في أن ينام الإنسان طاهرا ناوياً القيام، ۱/۴۰۸-۴۰۹. حافظ منذریؒ نے اس کی سند کو [جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مرجع سابق ۱/۲۰۹)۔ حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس کی سند کو [جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱۱/۱۰۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتا ہے۔ جب بھی وہ شخص رات کے کسی وقت کروٹ بدلتا ہے تو وہ فرشتہ (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: "اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ حالت طہارت میں سویا تھا۔"

علاوہ ازیں جب ایسا شخص بیدار ہوتا ہے تب بھی وہی فرشتہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ اس بارے میں امام ابن حبان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ بَاتَ طاهرًا في شِعاره ملَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إلا قَالَ الملَكُ: "اللّٰهمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلانٍ فإنَّه بَاتَ طاهرًا)).[1]

"جو شخص حالت طہارت میں سوئے تو اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جب بھی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو معاف فرما۔ یقیناً وہ طہارت کی حالت میں سویا تھا۔"

امام ابن حبانؒ نے اپنی کتاب میں اس حدیث پر یہ عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكْرُ استغفارِ المَلَكِ لِلْبائتِ متطهِّراً عِنْد استيْقاظِه].[2]

"حالت طہارت میں سونے والے کے لیے بیدار ہونے پر فرشتے کا استغفار کرنا۔"

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے حالت طہارت میں سونے والے شخص کے بارے میں دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء و ذكر استغفار المَلَكِ للبائت متطهِّرًا عند استيقاظه، ۳/۳۲۸-۳۲۹. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ۱/۳۱۷؛ و سلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد ۶، القسم الأول /۸۹-۹۲).

[2] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۳/۳۲۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱: ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے۔ فرشتے کی صحبت کا میسر آنا کتنی عظیم الشان اور جلیل القدر نعمت ہے۔ حالت طہارت میں سونے کی اس کے علاوہ اور کچھ فضیلت بھی نہ ہو تو اس عمل کی عظمت پر دلالت کرنے کے لیے یہی ایک بات کافی ہے۔

۲: رات کو کروٹ بدلتے وقت اور بیدار ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ فرشتہ ایسے شخص کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

حالت طہارت میں سونے کی صرف یہی فضیلت نہیں۔ ایک حدیث شریف میں اس عمل کی ایک اور فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ امام احمدؒ اور امام ابوداوٗدؒ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مامِنْ مسلمٍ يَبِيْتُ على ذكرٍ طاهراً فيتعار مِن الليلِ، فيسأل اللّٰهَ خيراً من الدنيا والآخرة إلا أعطاه إياه)). [1]

"ذکر کرتے ہوئے حالت طہارت میں سونے والا مسلمان رات کو بیدار ہونے پر دنیا و آخرت کی جو بھلائی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے وہ اس کو عطا فرماتا ہے۔"

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث شریف سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ بندہ ذکر کرتے ہوئے حالت طہارت میں سوئے اور رات کو بیدار ہونے پر دعا کرے کیونکہ اس بات کی خبر رسول کریم ﷺ نے امت کو دی ہے اور معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ دینی باتوں کے متعلق خبر اللہ تعالیٰ

---

[1] المسند ٥/٢٣٥ (ط: المكتب الإسلامي)؛ و سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في النوم على طهارة، رقم الحديث ٥٠٣٢، ١٣/٢٦٢. متن میں نقل کردہ الفاظ سنن ابی داوٗد کے ہیں۔ شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ٩٥١/٣).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی وحی ہی سے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾﴾

''وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے ان کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

اے اللہ! ہمیں ایسے لوگوں میں شامل فرما جو رات کو حالت طہارت میں سوتے ہیں اور ان کے لیے مقرر کردہ اجر و ثواب ہمارے نصیب میں فرما آمین یارب العالمین۔

❀❀❀

[1] سورة النجم / آيتان ٣-٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۲ -----

نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہونے والے خوش نصیب لوگوں کی دوسری قسم ایسے حضرات پر مشتمل ہے جو باوضو نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھتے ہیں۔ امام مسلمؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أحدكُمْ ما قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصلاةَ في صلاةٍ ، مَالَمْ يُحْدِث، تَدْعُوْله الملائكةُ: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَه، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ")) [۱]

"تم میں سے جب تک کوئی شخص باوضو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے وہ نماز میں ہے۔ اس کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں: (اے اللہ! اس کو معاف فرما' اے اللہ! اس پر رحم فرما)۔"

امام ابن خزیمہؒ نے قریب قریب انہی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث اپنی کتاب صحیح ابن خزیمہ کے ایک باب میں روایت کی ہے اور باب کا عنوان یہ رکھا ہے:

[فَضْلُ الجُلُوسِ فِي المَسْجد انتظاراً لِلصَّلاةِ، وَ ذِكْرُ صلاةِ الملائكةِ عَلَيْه، وَ دُعَائِهِمْ لَه، ما لَمْ يُؤْذِ فيه، أو يحْدِث فيه] . [۲]

"نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت' اور وہاں بیٹھنے والے پر فرشتوں کے درود اور دعا کا بیان جب تک وہ ایذا نہ دے یا بے وضو نہ ہو۔"

---

[۱] صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و انتظار الصلاة، رقم الحديث ٦٤٩، ١/٤٦٠.

[۲] صحيح ابن خزيمة ، كتاب الإمامة في الصلاة، ٢/٣٧٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ اکبر! یہ عمل کتنا آسان اور سہل ہے! اور اس کا صلہ کس قدر عالی شان ہے! بندہ باوضو نماز کے انتظار میں بیٹھے اور اس کے نامہ اعمال میں نماز پڑھنا تحریر کیا جائے' اور فرشتے اس کی مغفرت و رحمت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔

خوش نصیب حضرات اس جلیل القدر عمل کے کرنے کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے اور مولائے کریم کی توفیق سے اب بھی کرتے ہیں۔ اسی بارے میں ایک واقعہ وہ ہے جس کو امام ابن المبارکؒ نے حضرت عطاء بن سائبؒ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ: "ہم ابو عبدالرحمٰن سلمی (جن کا نام عبداللہ بن حبیب تھا) کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور وہ اس وقت جان کنی کے عالم میں مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا: "اگر آپ اپنے گھر بستر پر منتقل ہو جائیں تو یہ آپ کے لیے زیادہ آرام دہ ہو گا۔"

انہوں نے جواب میں فرمایا: "مجھے فلاں شخص نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا:

((لا يَزَالُ أحدُكُمْ في صلاةٍ ما دام في مصلاّه يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ)).

"تم میں سے جب تک کوئی شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں رہے تو وہ نماز ہی میں ہے۔"

اور امام ابن سعدؒ کی روایت میں ہے (کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا):

((والملائكة تقول: "اللّٰهمَّ اغْفِرْلَه، اللّٰهُمَّ ارْحَمْه")).[1]

"اور فرشتے اس کے لیے (بایں الفاظ) دعائیں کرتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما' اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"

پھر انہوں نے (ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ) نے کہا:

---

[1] كتاب الزهد، باب فضل المشي إلى الصلاة والجلوس في المسجد وغير ذلك، رقم الرواية ٤٢٠، ص ١٤١-١٤٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"فأُرِيدُ أنْ أموتَ وَ أنَا فِي مَسْجِدي"[1]

"میں چاہتا ہوں کہ میری موت ایسی حالت میں آئے کہ میں اپنی مسجد میں (نماز کے انتظار میں بیٹھا) ہوں"

اے رب رحیم و کریم! اپنے اس بندے پر لا تعداد رحمتیں نازل فرما اور ہم ناکاروں کو بھی یہی مبارک اور مقدس جذبہ نصیب فرما- آمین یارب العالمین-

علاوہ ازیں ہمارے رسول کریم ﷺ نے امت کو ایک بہت ہی مفید بات بتلائی ہے جس سے مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بآسانی فیض یاب ہو سکتے ہیں- حضرات ائمہ احمدؒ، ابن خزیمہؒ اور ضیاء الدین مقدسیؒ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إنّ الدعاءَ لا يُرَدُّ بين الأذانِ والإقامةِ ، فَادْعُوا)).[2]

"بلاشک و شبہ اذان اور اقامت کے دوران دعا مسترد نہیں ہوتی پس تم (اس وقت) دعا کرو-"

امام ابن خزیمہؒ نے اس حدیث کو درج ذیل عنوان والے باب میں روایت کیا ہے:

[استحبابُ الدعاءِ بين الأذانِ والإقامةِ رجاءَ أن تكونَ الدعوةُ

---

[1] الطبقات الكبرى ٦/١٧٤-١٧٥.

[2] المسند ، رقم الحديث ١٣٦٦٨، ٢١/٢٤٧. (ط: مؤسسة الرسالة)؛ و صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، رقم الحديث ٤٢٧، ١/٢٢٢؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب الأذان، رقم الحديث ١٦٩٦، ٤/٥٩٣-٥٩٤؛ والأحاديث المختارة، مسند أنس بن مالك رضى الله عنه، رقم الحديث ١٥٦٢، ٤/٣٩٢-٣٩٣. اور الفاظ المسند کے ہیں- شیخ شعیب ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس حدیث کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے-(ملاحظہ ہو: هامش المسند ٢١/٢٤٧).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غیرَ مردودةٍ بینهما].[1]

"اس امید کے ساتھ اذان واقامت کے درمیان دعا کرنے کا مستحب ہونا کہ وہ رد نہ کی جائے۔"

اے رب رحیم وکریم! ہم سب کو اذان واقامت کے درمیان بہت زیادہ دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہماری التجاؤں کو شرفِ قبولیت سے نواز دے۔ آمین یاذاالجلال والإکرام۔

❀❀❀

[1] صحیح ابن خزیمة ۱/ ۲۲۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۳ -----

پہلی صفوں کے نمازیوں پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہونے والے خوش بخت حضرات کی تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو پہلی صفوں میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ اس بات پر کئی ایک احادیث شریفہ دلالت کناں ہیں۔

انہی احادیث مبارکہ میں سے ایک حدیث شریف وہ ہے جس میں پہلی صف پر فرشتوں کے درود کے بارے میں امام ابن حبانؒ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((كان رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلم يَقُولُ: "إنّ اللّهَ و ملائِكته يُصَلّون على الصفِّ الأوّلِ")).[1]

"رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "بلاشک و شبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر درود بھیجتے ہیں۔"

امام ابن حبانؒ نے اس حدیث پر یہ عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّهِ جلّ وَ علا مَعَ اسْتِغْفَارِ المَلائِكَةِ لِلْمُصَلّي في الصفِّ الأول].[2]

"صف اول کے نمازی کے لیے مغفرت الٰہی اور فرشتوں کے استغفار کا بیان"

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب فرض متابعة الإمام، جزء رقم الحديث ۲۱۵۷، ۵/ ۵۳۰-۵۳۱. شیخ شعیب ارناؤط نے اس حدیث کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: حاشیہ الإحسان ۵/ ۵۳۱).

[2] مرجع سابق ۵/ ۵۳۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث کے بارے میں درج ذیل دو باتیں پیش نظر رہیں:

ا: حدیث کے الفاظ:

((کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسلَّم يَقُولُ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔"

سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بات ایک مرتبہ نہیں متعدد مرتبہ ارشاد فرمائی کیونکہ صیغہ مضارع (یقول) کے ساتھ لفظ (کان) سے استمرار کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔اور معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کسی بات کو ایک ہی مرتبہ ذکر فرما دینا اس کی حقانیت اور صداقت کے ثبوت کے لیے کافی ہے اور جب آپ ﷺ اس کو متعدد بار دہرائیں تو وہ بات کس قدر پختہ، ٹھوس، حتمی اور قطعی ہو گی۔

آنحضرت ﷺ کے متعدد بار صحابہ کو اس بات کے بتلانے میں آپ کا یہ جذبہ بھی ٹپکتا ہے کہ امت کے لوگ صف اول کے عظیم اجر و ثواب کے پانے سے محروم نہ رہ جائیں۔

۲: نبی کریم ﷺ نے اپنی بات کے شروع میں لفظ [إنّ] استعمال فرمایا۔اور معلوم ہے کہ یہ لفظ جملہ میں تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ تو پیکر صدق اور سراپا سچائی ہیں۔ تاکید کے بغیر بھی آپ کی فرمائی ہوئی کسی بات میں شک و شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں، اور پھر جب آپ کسی بات کو تاکید کے صیغہ سے بیان فرمائیں تو وہ بات کس قدر اٹل اور قطعی ہو گی۔

صف اول کے ساتھ صف ثانی پر فرشتوں کے درود کے بارے میں ایک حدیث وہ ہے جس کو امام احمدؒ نے حضرت أبو أمامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إنَّ اللهَ وَ مَلاَئِكته يُصَلّون على الصفِّ الأوَّلِ)).

قالوا: "يا رَسُولَ اللهِ! وَ عَلَى الثَّاني".

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قال : ((إنّ اللّٰه و ملائِکته یصلّون علی الصفّ الأوّل."

قالوا: "یا رسولَ اللّٰه! و علی الثاني."

قال : ((و علی الثاني)).[1]

"یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود پڑھتے ہیں۔"

انہوں (صحابہ) نے عرض کی: "اے اللہ کے رسولؐ! دوسری صف پر"

آپ نے فرمایا: "یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود پڑھتے ہیں"

انہوں نے عرض کی: "اے اللہ کے رسولؐ! دوسری صف پر"

آپ نے فرمایا: "دوسری صف پر (بھی)"

اس حدیث شریف سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دوسری صف کے نمازیوں پر درود بھیجتے ہیں وہاں یہ بات تو اور زیادہ واضح ہے کہ صف ثانی کے مقابلے میں صف اول کی شان و عظمت زیادہ ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود کا ذکر دو مرتبہ کیا۔

اسی بارے میں شیخ احمد بن عبدالرحمٰن البنّاؒ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے صف اول پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے دو مرتبہ درود بھیجنے کے ذکر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ صف اول کی عظمت و فضیلت صف ثانی کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف میں کھڑا

[1] المسند ٢٦٢/٥. (ط: المکتب الإسلامي). اس حدیث کے بارے میں حافظ منذریؒ فرماتے ہیں: "احمد نے بے عیب اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے اور طبرانی وغیرہ نے بھی." (الترغیب و الترھیب ٣١٨/١). اور حافظ ہیثمیؒ فرماتے ہیں: "احمد اور طبرانی نے (المعجم) الکبیر میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس کے روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔" (مجمع الزوائد ٩١/٢). شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب و الترھیب ٢٦٩/١).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہو کر اپنے آپ کو صف اول کے عظیم اجر و ثواب سے محروم رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرے۔''[1]

صف اول اور صف ثانی کے ساتھ دیگر پہلی صفوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود کے بارے میں ایک حدیث وہ ہے جس کو امام ابوداوٗدؒ اور امام ابن خزیمہؒ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إنَّ اللّٰهَ عَزَّوجَلَّ و مَلاَئِكَته يُصَلّون عَلَى الصفوفِ الأُوَل].[2]

''بلاشک و شبہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر درود بھیجتے ہیں۔''

امام ابن خزیمہؒ نے اپنی کتاب میں اس پر یہ عنوان قائم کیا ہے:

[بابُ ذكرِ صلاةِ الربِّ على الصفوفِ الأُوَل و مَلاَئِكتِه].[3]

''رب تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے پہلی صفوں پر درود کا ذکر۔''

سنن نسائی کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

[إنَّ اللّٰهَ وَ مَلاَئِكَتَهُ يُصَلّونَ عَلَى الصُفوفِ المُتَقَدِّمة].[4]

---

[1] بلوغ الأماني ٥/٣٢٠. اور ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔''صف اول کا دو مرتبہ ذکر اس کی فضیلت کی تاکید اور کمال پر دلالت کرتا ہے۔'' (ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ٣/١٧٨).

[2] سنن ابي داؤد، تفريع أبواب الصفوف، باب تسوية الصفوف، جزء من رقم الحديث ٦٦٠، ٢/٢٥٧؛ و صحيح ابن خزيمة، كتاب الإمامة في الصلاة، جزء من رقم الحديث ١٥٥٧، ٣/٢٦. امام نوویؒ نے اس حدیث کی سند کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: رياض الصالحين ص ٤٤٦)؛ شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: صحيح سنن ابي داؤد ١/١٣٠).

[3] صحيح ابن خزيمة ٣/٢٦.

[4] سنن النسائی، كتاب الإمامة، كيف يقوِّم الإمام الصفوف، ٢/٩٠. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائی ١/١٧٥).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"بلاشک و شبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر درود بھیجتے ہیں۔"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی' دوسری اور دیگر اگلی صفوں پر درود بھیجتے ہیں البتہ صف اول پر درود دیگر صفوں سے زیادہ بھیجا جاتا ہے۔ رب رحیم و کریم ہمیں پہلی صف والوں میں شامل فرمادے۔ آمین یارب العالمین۔

پہلی صف کی شان و عظمت کے بارے میں اس کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں' انہی میں سے ایک حدیث وہ ہے جس کو امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَولِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلاّ أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ)).[1]

"اگر لوگوں کو اذان اور صف اول (کی شان و عظمت اور اجر و ثواب) کا علم ہو جائے۔ پھر وہ انہیں قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کرسکیں' تو وہ ان کے حصول کی خاطر آپس میں قرعہ اندازی ہی کریں۔"

❁ ❁ ❁

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الاستهام في الأذان ، جزء من رقم الحديث ٦١٥، ٢/٩٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۴ -----

صفوں کی دائیں جانب پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے استغفار سے فیض یاب ہونے والے خوش بخت لوگوں میں سے چوتھی قسم ان حضرات کی ہے جو نماز باجماعت میں امام کے دائیں جانب کھڑے ہوتے ہیں اس بات کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو حضرات ائمہ ابوداودؒ، ابن ماجہؒ اور ابن حبانؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّون عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ)).[1]

"بلاشک و شبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب (والوں) پر درود بھیجتے ہیں۔"

امام ابن ماجہؒ نے اس حدیث پر یہ عنوان قائم کیا ہے:

[بَابُ فَضْلِ مَيْمَنَةِ الصَّف].[2]

---

[1] سنن أبي داود، تفريع أبواب الصفوف، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، و كراهية التأخر، رقم الحديث ۶۷۲، ۲/۲۶۳؛ و سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلاة والسنة فيها، رقم الحديث ۹۹۱، ۱/۱۸۰-۱۸۱؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة ، باب فرض متابعة الإمام، رقم الحديث ۲۱۶۰، ۵/۵۳۳-۵۳۴. حافظ منذریؒ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا: "ابوداودؒ اور ابن ماجہؒ نے [اسناد حسن] کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔" (الترغيب والترهيب ۱/ ۳۲۰). حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس حدیث کی اسناد کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباری ۲/ ۲۱۳).

[2] سنن ابن ماجه ۱/ ۱۸۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"صف کی دائیں جانب کی فضیلت کے بارے میں باب"

امام ابن حبانؒ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكْرُ مغفرةِ اللهِ جلّ و عَلا و استغفارِ المَلائِكةِ لِلْمُصَلّي عَلَى مَيامِنِ الصفوف].[1]

"صفوں کی دائیں جانب نماز پڑھنے والے کے لیے مغفرت الٰہی اور فرشتوں کے استغفار کا ذکر"

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نماز باجماعت میں رسول کریم ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہونے کا بہت شوق رکھتے تھے۔ امام مسلمؒ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہماری یہ خواہش ہوتی کہ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہوں اور آپ اپنے چہرے کا رخ ہماری طرف فرمائیں۔"[2]

امام نوویؒ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

[بابُ اسْتِحْبابِ يمينِ الإمام].[3]

"امام کے دائیں جانب (کھڑے ہونے) کا استحباب۔"

ملا علی قاریؒ نے شیخ ابن ملکؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کے بارے میں بیان کیا کہ: "یہ (حدیث) صفوں کی دائیں جانب کی فضیلت پر دلالت کناں ہے۔"[4]

❀ ❀ ❀

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٥٣٣/٥.

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، رقم الرواية٦٢(٧٠٩)، ٤٩٢/١.

[3] مرجع سابق ٤٩٢/١.

[4] مرقاة المفاتيح ١٧٦/٣؛ نیز ملاحظہ ہو: عون المعبود ٢٦٣/٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۵ -----

صفوں کو ملانے والوں پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے مستفید ہونے والے خوش نصیب حضرات میں سے پانچویں قسم ان لوگوں کی ہے جو نماز باجماعت ادا کرتے ہوئے صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہوتے ہیں اور درمیان میں خلا نہیں چھوڑتے۔اس بات پر دلالت کرنے والی احادیث شریفہ میں سے دو حدیثیں درج ذیل ہیں:

(۱) حضرات ائمہ احمدؒ، ابن ماجہؒ، ابن حبانؒ اور حاکمؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَلَائِكَتَه عَلَيْهِم السَّلامُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْن يَصِلُوْنَ الصُّفُوف)).[1]

"بلاشک و شبہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے علیہم السلام صفوں کے ملانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔"

امام ابن خزیمہؒ نے اس حدیث پر قائم کردہ باب کا عنوان یوں تحریر کیا ہے:

---

[1] المسند ٦/٦٧. (ط: المكتب الإسلامى)؛ و سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلاة، باب إقامة الصفوف، جزء من رقم الحديث ٩٨١،١/١٧٩؛ و صحيح ابن خزيمة، كتاب الإمامة في الصلاة، ٣/٢٣؛ و الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب فرض متابعة الإمام، رقم الحديث ٢١٦٣، ٥/٥٣٦؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الصلاة، ١/٢١٤. امام حاکمؒ نے اس حدیث کو امام مسلمؒ کی شرط پر [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: مرجع سابق ١/٢١٤)؛ اور حافظ ذہبیؒ نے ان سے اس بارے میں موافقت کی ہے۔(ملاحظہ ہو: التلخيص ١/٢١٤). شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب و الترهيب ١/٢٧٢).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

[ذِكْرُ صَلَاةِ الربِّ و مَلَائِكَتِه عَلَى وَ اصِلِ الصُّفُوف]. [۱]

"صفوں کے ملانے والے پر رب تعالیٰ اور فرشتوں کے درود کا ذکر۔"

(ب) امام ابن خزیمہؒ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ:

"رسول اللہ ﷺ صف کی ایک جانب سے شروع ہو کر دوسری جانب تک تشریف لے جاتے اور ہمارے کندھوں اور سینوں کو (سیدھا کرنے کی غرض سے) چھوتے اور فرماتے:

((لاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ)). [۲]

"اختلاف نہ کرو (صفوں میں ٹیڑھے میڑھے کھڑے نہ ہو) (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے) تمہارے دلوں میں باہمی اختلاف پیدا ہو جائے۔"

انہوں (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما) نے کہا:

وَكَانَ يَقُوْلُ : "إِنَّ اللّٰهَ و مَلَائِكَتَه يُصَلّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ الأُوَل". [۳]

آپ فرمایا کرتے تھے: "پہلی صفوں کے ملانے والوں پر بلا شک و شبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں۔"

امام ابن خزیمہؒ نے اس حدیث پر قائم کردہ باب کا درج ذیل عنوان رکھا ہے:

[ذِكْرُ صَلَوَاتِ الرَّبِّ وَ مَلَائِكَتِه عَلَى وَ اِصِلِي الصُفُوفِ الأُوَل]. [۴]

"پہلی صفوں کے ملانے والوں پر رب تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود

---

[۱] صحيح ابن خزيمة ٢٣/٣ .

[۲] مرجع سابق ' كتاب الإمامة في صلاة ، ٢٦/٣ . شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب و الترهيب ٢٧٢/١).

[۳] صحيح ابن خزيمة ٢٦/٣ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کا ذکر-"

اس مقام پر قارئین کرام کی توجہ دو باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

۱: مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں نبی کریم ﷺ نے اپنی بات کے ابتداء میں لفظ (إنّ) استعمال فرمایا اور معلوم ہے کہ لفظ (إنّ) جملے کے معنی میں تاکید اور قطعیت کا فائدہ دیتا ہے-

۲: دوسری حدیث شریف میں حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ (کان یقول) (ترجمہ: آپ فرمایا کرتے تھے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہ کو یہ حدیث متعدد بار بتلائی- اور اس سے بھی حدیث میں بیان کردہ بات کی مزید پختگی اور قطعیت واضح ہوتی ہے-

علاوہ ازیں حضرات صحابہ نماز باجماعت میں صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہونے کا شدت سے اہتمام کرتے تھے- اس بارے میں درج ذیل دو شواہد پیش کیے جارہے ہیں-

۱: امام بخاریؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ)).

"اپنی صفوں کو درست کرو یقیناً میں تمہیں اپنی پشت پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں-"

((وكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَه بِمَنْكِبِ صَاحِبِه، و قَدَمَه بِقَدَمِه))[1]

"(حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) ہم اپنے کندھے کو ساتھی کے کندھے کے ساتھ' اور اپنے پاؤں کو ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملاتے تھے-"

۲: امام ابوداؤدؒ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف، رقم الحديث ٧٢٥، ٢/ ٢١١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور فرمایا:

((''أَقِيْمُوا صُفُوفَكُم'' -ثلاثًا- ''وَاللهِ! لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُم أَوْ لَيُخَالِفَنَّ بَيْنَ قُلُوبكم)).

''اپنی صفوں کو درست کرو'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی- ''اللہ کی قسم! تم اپنی صفوں کو درست کرو گے' وگرنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیا جائے گا-''

(قال: فرأيتُ الرجلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَه بِمَنْكب صاحبِه ، وَ رُكْبَتَه بِرُكْبَةِ صَاحِبِه، وَ كَعْبَه بِكَعْبِه). [1]

''انہوں (راوی) نے کہا: میں نے دیکھا کہ آدمی اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے' اور اپنے گھٹنے کو اس کے گھٹنے' اور اپنے ٹخنے کو اس کے ٹخنے کے ساتھ ملاتا-''

اللہ اکبر! حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم صفوں کو ملانے کا کس قدر اہتمام کرتے! اور ان کے برعکس ہمارے بہت سے نمازی ساتھی اس بارے میں کس قدر غفلت اور کوتاہی کا شکار ہیں-

علامہ محمد شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں: ''یہ احادیث اس بات پر واضح طور پر دلالت کناں ہیں کہ صفوں کو درست کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے' اور ان کو درست کرنا نماز کو مکمل کرنے والی باتوں میں شامل ہے' اور یہ کہ کوئی نمازی نہ صف سے آگے بڑھے اور نہ پیچھے ہٹے' اور یہ کہ نمازی اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ کندھا' اس کے پاؤں کے ساتھ اپنا پاؤں' اور اس کے گھٹنے کے ساتھ اپنا گھٹنا ملائے-

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، تفريع أبواب الصفوف، باب تسوية الصفوف، رقم الحديث ٦٥٨، ٢/٢٥٥-٢٥٦. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے-(ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داؤد ١/١٣٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لیکن آج اس سنت کو (عام طور پر) فراموش کیا جا چکا ہے اور اگر اس سنت پر عمل کرنے کا اہتمام کیا جائے تو لوگ جنگلی گدھوں کی طرح بدکتے ہیں۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ [1]

رب رحیم و کریم ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ فرمائے۔ ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جو صفوں کو ملاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان پر درود پڑھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

---

[1] التعليق المغني على سنن الدارقطني ١/٢٨٣-٢٨٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ٦ -----

امام کے قرأت کے اختتام پر فرشتوں کا آمین کہنا

صریح اور صحیح احادیث شریفہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب امام نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھ لیتا ہے تو فرشتے (آمین) کہتے ہیں۔ انہی احادیث میں سے دو حدیثیں درج ذیل ہیں:

ا: امام بخاریؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إذَا قَالَ الإمَامُ (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) فَقُوْلوا: "آمين" فإنَّه مَنْ وَافَقَ قَوله قولَ المَلائِكة[1] غُفِرلَه ما تَقَدَّم مِنْ ذَنْبِه)).[2]

"جب امام (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) کہے تو تم (آمین) کہو، کیونکہ جس کی بات (یعنی آمین کہنا) فرشتوں کی بات (یعنی ان کے آمین کہنے) سے موافقت کر گئی اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔"

ب: امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إذَا قَالَ أحَدُكُمْ آمين، وَ قَالت المَلائِكَةُ في السماءِ آمين،

---

[1] (وافق قوله قول الملائكة): بندے کی (آمین) کا فرشتوں کی (آمین) سے موافقت کا معنی یہ ہے کہ بندوں اور فرشتوں کی جانب سے ایک ہی وقت میں (آمین) کہی جائے۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووي ٤/١٣٠).

[2] صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب جهر الإمام بالتأمين، رقم الحديث ٢٦٦/٢،٧٨٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه)). [1]

"جب تم میں سے کوئی (آمین) کہے اور آسمان میں فرشتے (آمین) کہیں ' اور دونوں کا آمین کہنا بیک وقت ہو تو اس کے (آمین کہنے والے بندہ کے) گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔"

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امام کے فاتحہ پڑھ لینے کے وقت فرشتے (آمین) کہتے ہیں اور ان کے (آمین) کہنے کا معنی یہ ہے: کہ "اے اللہ! اس دعا کو قبول فرما۔" اس بارے میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: "لفظ (آمین) (صهٍ) [2] کے لفظ کی طرح اسمائے افعال میں سے ہے اور جمہور علماء کی رائے میں اس کا معنی یہ ہے: "اے اللہ! قبول فرما۔" (آمین) کے معنی کے بارے میں کچھ دیگر اقوال بھی ہیں لیکن سب کا ماحاصل یہی معنی ہے۔" [3]

امام بخاریؒ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "آمين دعاء" "آمین دعا ہے" [4]

مذکورہ بالا گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ امام کے سورۃ فاتحہ پڑھ لینے کے وقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور نمازیوں کے لیے لفظ (آمین) کے ساتھ شفاعت کرتے ہیں جس کا معنی یہ ہے: "اے اللہ! ان نمازیوں کی دعا کو قبول فرما۔"

اے مولائے رحیم و کریم! ہمیں بھی انہی خوش بخت حضرات میں شامل فرما آمین یاحي یاقیوم۔

---

[1] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل التأمين، رقم الحديث ٧٨١، ٢٦٦/٢؛ و صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسبيح والتحميد والتأمين، رقم الحديث ٧٢ (٤١٠)، ٣٠٧/١. اور الفاظ صحیح بخاری کی روایت کے ہیں۔

[2] (صهٍ) : یعنی: چپ ہو جاؤ۔

[3] فتح الباري ٢٦٢/٢

[4] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين، ٢٦٢/٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۷ -----

نماز کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھنے والے پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے بہرہ ور ہونے والے خوش قسمت حضرات میں سے ساتویں قسم ان لوگوں کی ہے جو فرض نماز ادا کرنے کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھتے ہیں۔ اس بات پر دلالت کرنے والی احادیث شریفہ میں سے تین حدیثیں درج ذیل ہیں:

ا: امام احمدؒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَلائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحِدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الّذي صَلَّى فِيْه، مَالَمْ يُحْدِثْ: "اَللّهم اغْفِرْلَه، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ"))۔[1]

"تم میں سے نماز کے بعد اپنی نماز ہی کی جگہ پر بیٹھنے والے پر فرشتے اس وقت تک درود پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ رہے اور بے وضو نہ ہو۔ (فرشتے کہتے ہیں) "اے اللہ! اس کو معاف فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما!"

ب: امام احمدؒ حضرت ابی عبد الرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ: "میں نے علی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إنَّ الْعَبْدَ إذَا جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصَّلاةِ صَلَّتْ عَلَيْه المَلَائِكَةُ، وَصَلَاتُهُم عَلَيه: "اللّهُمَّ اغْفِرْلَه، اللّهُمَّ ارْحَمْهُ"))۔

---

[1] المسند، رقم الحديث ۸۱۰۶، ۱۶/ ۳۲. شیخ احمد شاکرؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۱۶/ ۳۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَ إِنْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَ صَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ"))۔ [1]

"یقیناً جب بندہ نماز کے بعد اپنی نماز ہی کی جگہ پر بیٹھتا ہے تو فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں' اور ان کا اس پر درود یہ ہے: "اے اللہ! اس کو معاف فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"

اور اگر نماز کے انتظار میں بیٹھے' تو (بھی) فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں' اور ان کا اس پر درود یہ ہے: "اے اللہ! اس کو معاف فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"

ج: امام احمدؒ نے حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: میں ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ نماز فجر ادا کر کے نماز ہی کی جگہ پر بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا: "اگر آپ اپنے بستر پر تشریف لے جائیں تو آپ کے لیے زیادہ آرام دہ ہو گا۔"

انہوں نے کہا: "میں نے علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

((مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَ صَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ".

وَ مَنْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَ صَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ".)) [2]

---

[1] المسند، رقم الحدیث ۱۲۱۸، ۲/۲۹۲. شیخ احمد شاکرؒ نے اس حدیث کی سند کو [حسن] قرار دیا ہے. (ملاحظہ ہو: ھامش المسند ۲/۲۹۲)؛ اور شیخ شعیب اور شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس حدیث کو (حسن لغیرہ) قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: ھامش المسند ۲/۳۹۱' ط: "مؤسسة الرسالة)

[2] المسند، حدیث نمبر ۱۲۵۰، ۲/۳۰۵-۳۰۶. شیخ احمد شاکرؒ نے اس حدیث کی =

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"جو شخص نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اس پر فرشتے درود پڑھتے ہیں اور ان کا اس پر درود یہ ہے: "اے اللہ! اس کی مغفرت فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"

اور جو شخص نماز کے انتظار میں (بیٹھا) رہے فرشتے اس پر درود پڑھتے ہیں۔ اور ان کا اس پر درود یہ ہے: "اے اللہ! اس کی بخشش فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"

شیخ احمد بن عبدالرحمٰن البناؒ نے آخری دو حدیثوں پر عنوان ان الفاظ کے ساتھ باندھا ہے:

[بَابُ فَضْلِ جُلُوْسِ الْمُصَلِّي فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصَّلاةِ].[1]

"نماز کے بعد نمازی کا اپنی جائے نماز پر بیٹھنے کی فضیلت کے بارے میں باب"

اور پھر انہوں نے اس باب میں ذکر کردہ حدیث پر تعلیق کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے: "اس باب میں ذکر کردہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر بندہ ضروری کاموں میں مشغول نہ ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ ایک نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز ہی پر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے' یا (مشغولیت کی صورت میں) صرف اپنے اوراد پڑھنے کے لیے بیٹھے اور جیسا کہ دیگر احادیث میں آیا ہے کہ جب تک وہ اپنی نماز ادا کرنے کی جگہ پر بیٹھا رہے اور بے وضو نہ ہو تو فرشتے اس کے لیے مغفرت و رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔"[2]

شیخ موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک سوال اٹھا کر خود ہی اس کا جواب

= سند کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۲/ ۳۰۵). شیخ شعیب ارناؤوط اور ان کے ساتھیوں نے اس حدیث کو [حسن لغيره] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۲/ ۴۰۷-۴۰۸). (ط: مؤسسة الرسالة).

[1] الفتح الرباني في ترتيب مسند الإمام أحمد ٤/ ٥٢.

[2] بلوغ الأماني ٤/ ٥٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیا ہے- فرماتے ہیں: "کیا یہ (فضیلت) سب نمازوں کے متعلق ہے یا فجر کی نماز کے ساتھ مختص ہے جیسا کہ ظاہری طور پر اس باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے؟"

میں کہتا ہوں کہ: دیگر عام احادیث کی روشنی میں- جن کا ہم نے ذکر کیا ہے- یہ فضیلت سب نمازوں (کے بعد اپنی جگہ بیٹھنے والوں) کے لیے ہے- بعض احادیث میں فجر اور عشاء کی نمازوں کا ذکر ان کی مزید شان و عظمت کو واضح کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے- اور یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

﴿ حَـٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ ﴾ [1]

"نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی-"

میں عام کے بعد خاص کا ذکر کیا گیا ہے- [2]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھے اور وہ جب تک وہاں باوضو بیٹھا رہے فرشتے اس پر درود پڑھتے رہتے ہیں- اے مولائے کریم! اپنے فضل وکرم سے ہمیں ایسے خوش بخت حضرات میں شامل فرما- آمین یاذالجلال والاکرام.

علاوہ ازیں ہمارے نبی کریم ﷺ نے بتلایا ہے کہ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا ایسے تین اعمال میں سے ایک ہے جن کے درج ذیل فضائل ہیں:

۱: مقرب اور برگزیدہ فرشتے ان اعمال کے تحریر کرنے اور آسمان کی طرف لے جانے میں مسابقت کی خاطر آپس میں جھگڑتے ہیں-

۲: ان اعمال کا نام کفارات ہے-

۳: ان اعمال کے ادا کرنے والا جب تک زندہ رہے گا عافیت سے زندہ رہے گا' اور اس کو موت بھی عافیت سے آئے گی-

۴: ان اعمال کی حفاظت کرنے والا اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا

---

[1] سورة البقرة / جزء من الآية ٢٣٨.

[2] بلوغ الأماني ٤/٥٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جس طرح کہ وہ اپنی ماں کے ہاں پیدا ہونے کے دن تھا۔

ان باتوں کا ذکر اس حدیث شریف میں ہے جس کو امام ترمذیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ"

قَالَ: "أَحْسِبُه قَالَ: "فِي الْمَنَام."

فَقَالَ: يَا مُحَمَّد! هَلْ تَدْرِي فِيم يَخْتَصِمُ الْمَلأُ الأَعْلَى؟"

قُلْتُ: "نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَات. والكَفَّاراتُ: المَكْثُ فِي المَسْجِد بَعْدِ الصَّلاة، وَالْمَشْيُ عَلَى الأَقْدَام إِلَى الْجَمَاعَات، وَإِسْبَاغُ الوُضُوءِ فِي المَكارِه.

وَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَ مَاتَ بِخَيْرٍ، وَ كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِه كَيَوْم وَلَدَتْه أُمُّه." [1]

"رات کو میرے رب تبارک و تعالیٰ بہترین صورت میں میرے پاس جلوہ افروز ہوئے۔"

(راوی نے) کہا: میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: "حالت خواب میں۔" [2]

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: "اے محمد! کیا تمہیں وہ باتیں معلوم ہیں جن میں برگزیدہ فرشتے آپس میں جھگڑتے ہیں؟

میں نے کہا: "ہاں، کفارات میں۔ اور کفارات یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، باجماعت نماز ادا کرنے کی خاطر پیدل چل کر جانا، دل کے نہ چاہنے کے باوجود مکمل وضو کرنا، اور جس نے یہ اعمال کیے وہ زندگی عافیت

---

[1] جامع الترمذى، أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، سورة ص، ٤/١٧٣-١٧٤ باختصار. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي ٣/٩٨؛ و صحيح الترغيب والترهيب ١/١٩٤).

[2] (حالت خواب میں): یعنی اللہ رب العزت کی زیارت حالت خواب میں ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے بسر کرے گا' اور اس کو موت بھی عافیت سے آئے گی اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اپنی ماں کے ہاں جنم لینے کے دن تھا۔"

اللہ اکبر! ان تین اعمال کا اجر و صلہ کس قدر جلیل القدر اور عظیم الشان ہے اے رب رحیم و کریم! ہمیں ان تین اعمال کی حفاظت کرنے والوں میں شامل فرما۔ آمین.

اس مقام پر قارئین کرام کی عنان توجہ دو سوالات اور ان کے جوابات کی طرف مبذول کروانا شاید مناسب اور مفید ہو۔

پہلا سوال یہ ہے کہ آیا فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ مسجد میں کسی ایک جگہ نماز ادا کرنے کے بعد اسی مقام پر بیٹھا رہے یا مسجد میں کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کے بعد بھی فرشتوں کے درود کا حصول ممکن ہے؟

اس سوال کے جواب کے لیے ذیل میں حافظ ابن حجرؒ کی وہ عبارت نقل کی جا رہی ہے جو انہوں نے ایک حدیث شریف کے الفاظ:

((فإذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلاَّه))

"جب وہ نماز ادا کرے' تو جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔"

کی شرح میں تحریر کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے: "آپ ﷺ کے فرمان: ((في مُصَلاَّه)) سے مراد مسجد کی وہ جگہ ہے جہاں اس نے نماز ادا کی۔ اور یہ بات عام حالات کے اعتبار سے کہی گئی ہے وگرنہ اگر کوئی شخص انتظار نماز کی نیت کو برقرار رکھتے ہوئے مسجد ہی میں دوسری جگہ منتقل ہو جائے تو پھر بھی اس کو وہی ثواب حاصل ہو گا۔"[1]

علامہ عینیؒ نے بھی اس حدیث کی شرح میں یہی بات بیان فرمائی ہے۔[2]

---

[1] فتح الباري ٢/١٣٦.
[2] ملاحظہ ہو: عمدة القاري ٥/١٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا گھروں میں نماز ادا کرنے کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھنے والی عورتیں فرشتوں کے اس درود کو حاصل کرتی ہیں؟

مولائے کریم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ایسی عورتیں اس فضیلت کو حاصل کرتی ہیں کیونکہ ان پر نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں آنا ضروری نہیں بلکہ ان کی گھر کی نماز ان کی مسجد والی نماز سے اعلیٰ و افضل ہے۔ اسی طرح ان کا گھروں میں نماز کی جگہ بیٹھنا مسجد میں نماز کی جگہ بیٹھنے سے بہتر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ذیل میں سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ ابن بازؒ کا ایک فتویٰ درج کیا جا رہا ہے جو کہ انہوں نے اس سے ملتے جلتے ایک سوال کے جواب میں دیا تھا:

س: کیا گھر میں نماز فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کے لیے بیٹھنا' پھر دو رکعت نماز ادا کرنا ثواب میں مسجد میں کیے ہوئے اس عمل کے مانند ہے؟

ج: یہ عمل بہت بڑی خیر اور عظیم اجر والا ہے لیکن احادیث سے بظاہر یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ اجر و ثواب نماز کے بعد مسجد ہی میں اپنی جگہ بیٹھنے والے شخص کے لیے ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص بیماری یا خوف کے سبب نماز فجر اپنے گھر میں ادا کرے پھر طلوع آفتاب تک نماز ہی کی جگہ بیٹھا ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن کریم کرتا رہے پھر دو رکعت نماز ادا کرے تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ احادیث میں بیان کردہ اجر و ثواب کو حاصل کرے گا کیونکہ اس نے شرعی عذر کی بنا پر اپنے گھر میں نماز ادا کی۔

اسی طرح اگر کوئی عورت نماز فجر کے بعد اپنے گھر ہی میں اپنی نماز کی جگہ بیٹھے' اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہے' پھر دو رکعت ادا کرے' تو وہ بھی احادیث میں بیان کردہ اجر کو پا لے گی۔ [1]

---

[1] مجموع فتاوى و مقالات متنوعة للشيخ ابن باز، الصلاة (القسم الثاني)، ١١/٤٠٣-٤٠٤ باختصار.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۸ -----

فجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا استغفار

فرشتوں کے استغفار سے بہرہ ور ہونے والے خوش نصیب حضرات کی آٹھویں قسم وہ لوگ ہیں جو فجر اور عصر کی نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اس کی دلیل وہ حدیث شریف ہے جس کو حضرات ائمہ احمدؒ ابن خزیمہؒ اور ابن حبانؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((یَجْتَمِعُ ملائکۃُ اللَّیلِ وَ مَلَائِکَۃُ النھارِ فِيْ صَلَاۃِ الفَجْرِ وَ صَلَاۃِ الْعَصْرِ. فَیَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاۃَ الفجرِ، فَتَصْعَدُ مَلَائِکَۃُ اللَّیلِ و تَثْبتُ مَلَائِکَۃُ النھَار، وَ یَجْتَمِعُون فِي صَلَاۃِ العَصْر، فَتَصْعَدُ مَلَائکۃُ النھار، وَ تَثْبتُ مَلَائکۃُ اللَّیلِ، فَیَسْألھم رَبُّھُم: "کَیْفَ ترکْتُمْ عِبادِي؟"

www.kitabosunnat.com

فیقولون: "أتَیْنَاھُمْ وَ ھُمْ یُصَلّون، و تَرَکْنَاھُمْ وَ ھُمْ یُصَلّون، فاغفِرْلھُمْ یومَ الدین.")[1]

---

[1] المسند، رقم الحدیث ۹۱٤۰، ۱۷/۱٥٤؛ و صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، رقم الحدیث ۳۲۲، ۱/۱٦٥؛ والإحسان في تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب الإمامة والجماعة، رقم الحدیث ۲۰٦۱، ٥/٤۰۹-٤۱۰. حدیث کے الفاظ صحیح ابن خزیمہ سے نقل کیے گئے ہیں۔ شیخ احمد شاکرؒ نے مسند احمد کی حدیث کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو: ھامش المسند ۱۷/۱٥٤). شیخ شعیب ارناؤوط نے صحیح ابن حبان کی حدیث کی سند کو صحیحین کی شرط کے مطابق [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: ھامش الإحسان ٥/٤۱۰).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"رات اور دن کے فرشتوں کا باہمی اجتماع نماز فجر اور عصر میں ہوتا ہے۔ نماز فجر میں اکٹھے ہونے پر رات والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے (لوگوں کے پاس) رہتے ہیں اور نماز عصر میں اکٹھے ہونے پر دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے (لوگوں کے پاس) رہتے ہیں۔

ان کے رب تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں: "تم میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟"

وہ (فرشتے) جواب میں عرض کرتے ہیں: "ہم جب ان کے پاس پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان سے جدا ہوئے تب بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ پس آپ انہیں قیامت کے دن معاف فرمادینا۔"

امام ابن خزیمہؒ نے اس حدیث پر قائم کردہ باب کا عنوان درج ذیل رکھا ہے:

[ذِكْرُ اجتِمَاعِ ملائكةِ اللَّيل و ملائكةِ النهارِ فِيْ صلاةِ العَصْرِ جميعا، و دعاءُ الملائكةِ لِمَنْ شَهِدَالصَّلاتَيْن جميعًا].[1]

"نماز فجر اور نماز عصر میں رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کے اجتماع، اور دونوں نمازوں میں حاضر ہونے والوں کے لیے فرشتوں کی دعا کا ذکر۔"

امام ابن حبانؒ نے اپنی کتاب میں اس حدیث پر یہ عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكْرُ استغفارِ المَلائكةِ لِمُصَلِّي صلاةِ العَصْرِ وَ الْغداةِ فِيْ الجَمَاعةِ].[2]

"عصر اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے والوں کے لیے فرشتوں کے

---

[1] صحيح ابن خزيمة ١/١٦٥.

[2] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٥/٤٠٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

استغفار کا ذکر"

شیخ احمد بن عبدالرحمٰن البناؒ فرشتوں کے دعائیہ جملے (فَاغْفِرْلَهُمْ یوم الدِین) کی شرح میں فرماتے ہیں: "فرشتے اللہ تعالیٰ سے ایسے لوگوں کے لیے قیامت کے دن مغفرت کی التجا کرتے ہیں۔"[1]

اے مولائے کریم! اپنی رحمت سے ہمیں ایسے خوش بخت حضرات میں شامل فرما۔ آمین یارب العالمین۔

❀ ❀ ❀

---

[1] بلوغ الأماني ۲/۲۶۰-۲۶۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

-----۹-----

قرآن کریم ختم کرنے والے پر فرشتوں کا درود

جن خوش بخت حضرات پر فرشتے درود بھیجتے ہیں ان میں سے نویں قسم ان لوگوں کی ہے جو قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔ امام دارمیؒ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"إِذَا وَافَقَ خَتْمُ الْقُرْآنِ أَوَّلَ لَيلةٍ صَلَّتْ عَلَيهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَ إِنْ وَافَقَ خَتْمُه آخِرَ اللَّيلِ صَلَّتْ عَلَيه الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمْسِي.

فَرُبما بَقِي عَلَى أَحدِنا شَيءٌ فيُؤَخِّره حَتَّى يُمْسِي أَوْيُصْبِحَ."[1]

"جب ختم قرآن رات کے ابتدائی حصے میں ہو تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر (ختم قرآن کرنے والے پر) درود بھیجتے رہتے ہیں اور اگر ختم قرآن رات کے آخری حصے میں ہو تو شام تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

بسا اوقات ہمارے بعض ساتھیوں کا ختم قرآن میں سے کچھ حصہ باقی رہتا تو وہ اس کو شام یا صبح تک مؤخر کر دیتے۔"

---

[1] سنن الدارمي، كتاب فضائل القران، باب في ختم القران، رقم الرواية ۳۴۸۶، ۲/ ۳۳۷. امام دارمیؒ نے اس روایت کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مرجع سابق ۲/ ۳۳۷)۔ نیز ملاحظہ ہو: إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة للحافظ ابن حجر، مسند سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه، رقم الرواية ۵۱۱۵، ۵/ ۱۵۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس مقام پر قارئین کرام درج ذیل دو باتوں کی طرف توجہ فرمائیں:

ا: مذکورہ بالا روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اگرچہ ختم قرآن کرنے والوں پر فرشتوں کے درود بھیجنے کی بات نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب نہیں کی لیکن محدثین کرام کے بیان کردہ اصول کے مطابق ایسی روایت حکماً مرفوع ہوتی ہے یعنی اس کی حیثیت آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مانند ہے کیونکہ حضرات صحابہ اعمال کے مخصوص ثواب و عقاب کے بارے میں کوئی بات اپنی رائے سے بیان نہ کرتے تھے بلکہ نبی کریم ﷺ سے فیض یاب ہو کر ہی دوسروں کو اس بارے میں آگاہ کرتے تھے۔[1]

ب: مذکورہ بالا روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر ختم قرآن کریم کا موقع رات یا دن کے دوران آتا تو حضرات صحابہ شام یا صبح تک اس کو مؤخر کر لیتے تاکہ شام کو ختم قرآن کی صورت میں صبح تک فرشتوں کا درود حاصل ہوتا رہے اور صبح کو ختم کرنے کی حالت میں شام تک ان کے درود سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ بعض دیگر سلف صالحین نے بھی ختم قرآن کرنے والوں پر فرشتوں کے دُرود بھیجنے کا ذکر کیا ہے امام دارمیؒ نے حضرت عبدۃ[2] رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''إِذَا خَتَمَ الرجلُ القُرْآنَ بِنَهَارٍ صَلَّتِ المَلَائِكَةُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَ إِنْ

---

[1] ملاحظہ ہو: شرح نخبة الفكر ص ، و لمحات في أصول الحديث تألیف ڈاکٹر محمد ادیب صالح ص ۲۱٦۔

[2] عبدة بن أبي لبابة رحمہ اللہ تعالیٰ تابعین میں سے ہیں۔ امام اوزاعی ان کے متعلق فرماتے ہیں: ''ہمارے پاس سرزمین عراق میں عبدۃ بن ابی لبابہ اور حسن بن حر سے افضل کوئی نہیں آیا:''

ملاحظہ ہو: تهذيب التهذيب ٦/٤٦١-٤٦٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَرَغَ مِنه لیلاً صَلَّتْ عَلَیه المَلائِكَةُ حَتّٰی یُصْبِحَ." [1]

"جب آدمی دن کے وقت قرآن ختم کرتا ہے تو شام تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اور جب رات کو ختم کرتا ہے تو صبح تک فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔"

اللہ کریم اپنے فضل وکرم سے ہمیں زیادہ سے زیادہ ختم قرآن کریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فرشتوں کے درود کو ہمارے نصیب میں فرمائے۔ آمین یا حي و قیوم۔

[1] سنن الدارمي، کتاب فضائل القران، باب في ختم القران، رقم الروایة ۲،۳٤٧٨/۳۳۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۰ -----

نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے والے پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہونے والے خوش نصیب حضرات میں سے دسویں قسم ان لوگوں کی ہے جو رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں اس کی دلیل وہ روایت ہے جس کو امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

((مَنْ صَلَّى عَلَى رَسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّم صلاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَ مَلَائِكَتُهُ سَبْعِين صَلَاةً فَلْيَقِلَّ عبدٌ مِنْ ذلك اَوْلِيُكْثِرْ)). [1]

"جس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ پس بندہ اس کو چاہے تو اس کو کم کرے اور چاہے تو اس کو زیادہ کرے۔"

اللہ اکبر! عمل کتنا آسان ہے! اور اس کا صلہ کتنا عظیم الشان اور جلیل القدر ہے۔ بندہ خاکی رسول کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اور ساری کائنات کے خالق، مالک اور رازق اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجیں۔

رب کعبہ کی قسم! اگر کسی عمل کے صلے میں رب العالمین کا درود صرف ایک

---

[1] المسند، رقم الحديث ٦٦٠٥، ١٠٦/١٠-١٠٧. حافظ منذریؒ، حافظ ہیثمیؒ، علامہ سخاویؒ اور شیخ احمد شاکرؒ نے اس قول کی سند کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغيب والترهيب ٤٩٧/٢؛ و مجمع الزوائد ١٦٠/١٠؛ والقول البديع ص ١٥٣؛ و هامش المسند ١٠٦/١٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہی مرتبہ حاصل ہو تو یہ بات اس عمل کی شان و عظمت پر دلالت کرنے کے لیے بہت کافی ہے اب جس عمل کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود ستر مرتبہ حاصل ہو اس عمل کی قدر و منزلت کتنی زیادہ ہو گی!

مذکورہ بالا روایت اگرچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا قول ہے لیکن محدثین کرام کے بیان کے مطابق حضرات صحابہ کے ایسے اقوال کی حیثیت آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی طرح ہوتی ہے کیونکہ ایسی باتیں صحابہ کرام اپنے شخصی اجتہاد کی بنا پر نہ کہتے تھے بلکہ نبی کریم ﷺ سے سن کر ہی دوسروں کو بتلاتے تھے۔

علامہ سخاویؒ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما کے قول کے متعلق تحریر کیا ہے: ''اس کی حیثیت مرفوع (نبی کریم ﷺ کے فرمان) کی ہے کیونکہ ایسی بات میں شخصی اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں۔''[1]

شیخ احمد بن عبدالرحمٰن البناؒ فرماتے ہیں: ''یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا قول ہے لیکن اس کی حیثیت مرفوع کی ہے کیونکہ ایسی بات کی خبر دینے میں شخصی رائے کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔''[2]

مولائے کریم اپنے فضل و کرم سے ہمیں رسول کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے نصیب میں اپنا اور فرشتوں کا درود فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ان پر بہت زیادہ درود پڑھا جائے۔ امام ترمذیؒ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

---

[1] القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وسلم ص١٥٣.

[2] بلوغ الأماني ١٤/٣١٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"قلتُ: ((يا رسولَ اللّٰهِ! إني أُكثِرُ الصَّلاةَ عَلَيكَ، فكَمْ أجْعَل لَكَ مِنْ صَلاَتي؟)).

قال: ((ما شِئتَ)).

قلتُ: ((الرُّبعَ؟)).

قال : ((ما شِئتَ، فإنْ زدتَ فهُوَ خيرٌ لَكَ)).

قلتُ: ((فَالنِصْفُ؟)).

قال : ((ما شئتَ ، و إنْ زدتَ فهُوَ خَيرٌ)).

قلتُ: ((فَالثُّلُثَيْنِ؟)).

قال : ((ما شِئتَ فإن زِدْتَ فهُوَ خَيرٌ)).

قلتُ: ((أجْعَلُ لَكَ صَلاَتِي كُلَّهَا)).

قَالَ : إذًا تُكْفَي هَمَّك و يُغفَر ذَنبُكَ)). [1]

میں نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ پر بہت زیادہ درود پڑھنا چاہتا ہوں۔ (آپ میری رہنمائی فرمایئے کہ) میں اپنے لیے کی ہوئی دعاؤں کا کتنا حصہ آپ پر درود پڑھنے کے لیے مخصوص کر دوں؟"

آپ نے فرمایا: "تم جس قدر پسند کرو۔"

میں نے عرض کی: "ایک چوتھائی؟"

آپ نے فرمایا: "تم جس قدر پسند کرو۔ لیکن اگر تم زیادہ حصہ مخصوص کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔"

میں نے عرض کی: "تو آدھا حصہ؟"

آپ نے فرمایا: "تم جس قدر پسند کرو لیکن اگر تم زیادہ حصہ مخصوص کرو

---

[1] جامع الترمذی، أبواب صفة القيامة، باب، جزء من رقم الحديث ٢٥٧٤، ١٢٩/٧-١٣٠ . امام ترمذی نے اس حدیث کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (مرجع سابق ١٣٠/٧). شیخ البانیؒ نے بھی اس حدیث کو [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذی ٢٩٩/٢).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔"

میں نے عرض کی: "تو دو تہائی۔"

آپ نے فرمایا: تم جس قدر پسند کرو لیکن اگر تم زیادہ حصہ مخصوص کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔"

میں نے عرض کی: "میں اپنے لیے دعا کرنے کی بجائے آپ پر ہی درود پڑھوں گا۔"

آپ نے فرمایا: "تو پھر تو تمہارے غموں کی کفایت کی جائے گی اور گناہوں کو معاف کیا جائے گا۔"

اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص اپنے لیے دعا کرنے کی بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس کو دو باتیں عطا فرماتا ہے:

ا: دنیا و آخرت کے غموں سے نجات دیتا ہے۔

ب: اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے جس کو امام احمدؒ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ:

قَالَ رجلٌ: ((یا رسولَ اللّٰهِ! أرأیتَ إنْ جعلتُ صَلَاتي کلَّها عَلَیْكَ؟)).

قال: ((إذاً یَکْفِیْكَ اللّٰهُ تَبارَكَ وَ تَعَالَی مَا أھَمَّكَ مِنْ دُنْیَاكَ و آخِرَتِكَ)).[1]

ایک شخص نے عرض کی: "یارسول اللہ ﷺ! آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے

---

[1] المسند ٥/١٣٦. (ط: المکتب الإسلامي). حافظ منذریؒ نے اس حدیث کی اسناد کو [جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغیب والترھیب ٢/٥٠١).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں کہ میں اپنے لیے دعا کرنے کی بجائے آپ پر ہی درود پڑھتا رہوں۔"

آپ نے فرمایا: "تو پھر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے غموں سے تمہاری کفایت کرے گا۔"

امام طیبیؒ نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد ((إذا تكفى همك)) کی شرح میں تحریر کیا ہے: اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی جو جو بات تمہارے لیے باعث پریشانی بن سکتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے تمہاری کفایت کرے گا اور یہ (عظیم الشان صلہ) اس لیے کہ آنحضرت ﷺ پر درود میں اللہ تعالیٰ کا ذکر' رسول کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر' آپ کے حق کو ادا کرنے کی غرض سے ذاتی مصلحت کو نظر انداز کرنا' اور اپنے لیے دعا کرنے پر ان کے لیے دعا کرنے کو ترجیح دینا شامل ہے۔ اور یہ ساری باتیں کتنی قدر و منزلت والی اور اپنے نتائج کے اعتبار سے کس قدر بلند و بالا ہیں!"[1]

مولائے رحیم و کریم اپنے فضل و کرم سے ہم ناکاروں کو ایسے اعمال کرنے والے خوش نصیب لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین یاذا الجلال والإکرام.

❀ ❀ ❀

---

[1] شرح الطيبي ۳/۱۰۴۶. نبی کریم ﷺ پر درود شریف کے فضائل کے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: "جلاء الأفهام في فضل الصلاة والسلام على محمد صلى الله عليه وسلم خير الأنام" (تالیف: امام ابن قیمؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ١١ ، ١٢ -----

غیر حاضر مسلمان اور جو اس کے لیے دعا کرے دونوں کے لیے فرشتے کی دعا

فرشتوں کی دعاؤں سے مستفید ہونے والے سعادت مند حضرات میں سے گیارھویں قسم ان لوگوں کی ہے جن کی غیر حاضری میں ان کے مسلمان بھائی ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور بارھویں قسم کے خوش بخت حضرات وہ ہیں جو کسی غیر حاضر مسلمان بھائی کے لیے دعا کرتے ہیں- ان دونوں باتوں کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو امام مسلمؒ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے' اور وہ عبداللہ بن صفوان کے بیٹے اور الدرداء کے شوہر تھے- انہوں نے بیان کیا کہ : ''میں شام آیا تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے گھر حاضر ہوا' لیکن ان کو گھر میں نہ پایا- ام الدرداء رحمہا اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ''اس سال تمہارا حج کا ارادہ ہے؟''

میں نے کہا: ''جی ہاں''

کہنے لگی: ''اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے خیریت کی دعا کرنا- کیونکہ بلاشک و شبہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: ''آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ.''

''مسلمان شخص کی اپنے غیر حاضر بھائی کے بارے میں دعا قبول کی جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اس کے سر کے پاس ایک مقرر کردہ فرشتہ ہوتا ہے' جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے آمین (اے اللہ! اس کی دعا کو قبول فرما)' اور تیرے لیے اس کے مثل (جو تو اپنے بھائی کے لیے طلب کر رہا ہے وہی چیز اللہ تعالیٰ تجھے عطا فرمائے)"

اس (صفوان) نے کہا: "پھر میں بازار کی طرف نکلا تو وہاں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ویسی ہی حدیث مجھے بتلائی۔"[1]

اس حدیث شریف کے بارے میں قارئین کرام کی توجہ دو باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

۱: ام الدرداء رحمہا اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ:

(كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْل)

"نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔"

اور جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے صیغہ مضارع (یقول) کے ساتھ لفظ (کان) کے استعمال سے استمرار کا معنی حاصل ہوتا ہے۔ یعنی یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار بیان فرمائی اور معلوم ہے کہ تکرار تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔

۲: اس حدیث کی روشنی میں دو قسم کے لوگ فرشتے کی دعا سے فیض یاب ہوتے ہیں پہلی قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی عدم موجودگی میں کوئی مسلمان شخص ان کے لیے دعا کرتا ہے کیونکہ ایسی دعا کے بارے میں متعین کردہ فرشتہ کہتا ہے: "آمین" یعنی اے اللہ! غیر حاضر بھائی کے بارے میں اس کی دعا کو قبول فرما۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اپنے غیر حاضر بھائی کے لیے دعا کرتے ہیں کیونکہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، رقم الحديث ۸۸ (۲۷۳۳)، ۴/۲۰۹۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مقرر کردہ فرشتہ ان کی دعا کے بارے میں (آمین) کہنے کے بعد کہتا ہے (ولك بمثله) یعنی اللہ تعالیٰ تجھے وہی چیز عطا فرمائے جس کا تو نے اپنے بھائی کے لیے سوال کیا ہے۔

امام ابن حبانؒ نے اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں ایک باب کا درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكرُ استحبابِ كَثْرَةِ دعاءِ المَرْءِ لِأَخِيه بِظَهْرِ الغَيْبِ رَجاءَ الإجابةِ لَهُما به].[1]

"بندے کا اپنے غیر حاضر بھائی کے لیے اس امید پر زیادہ دعا کرنے کے استحباب کا ذکر کہ اس وجہ سے دونوں کے لیے دعا قبول ہو جائے۔"

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"اس حدیث سے غیر حاضر بھائی کے لیے دعا کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اگر مسلمانوں کے کسی گروہ کے لیے دعا کی جائے تو تب بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی' اور اگر کوئی سارے مسلمانوں کے لیے دعا کرے گا تو حدیث سے ظاہری طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اس فضیلت کو پا لے گا۔"[2]

فرشتوں کی دعاؤں کے حصول کے خواہش مند حضرات اپنے غیر حاضر بھائیوں کے لیے دعا کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کرتے ہیں۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: "سلف میں بعض حضرات اپنے بارے میں جب کسی دعا کے کرنے کا ارادہ کرتے تو وہی دعا اپنے غیر حاضر بھائی کے لیے کرتے کیونکہ ایسی دعا قبول کی جاتی ہے' اور دعا کرنے والے کے لیے فرشتہ وہی

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأدعية،٣/٢٦٨.

[2] شرح النووي ١٧/٤٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دعا کرتا ہے۔''[۱]

حافظ ذہبیؒ نے ام الدرداء رحمہا اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے تین سو ساتھ دینی دوست تھے جن کے لیے وہ نماز میں دعا کیا کرتے تھے۔ ان کی زوجہ نے اس بارے میں ان سے بات کی تو فرمانے لگے:

(أَفَلا أَرْغَبُ أَنْ تَدْعُوَلِي الْمَلائِكَةُ؟).[۲]

''کیا میں اس بات کی رغبت نہ رکھوں کہ فرشتے میرے لیے دعا کریں؟''

مزید بر آں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان اہل ایمان کی تعریف کی ہے جو سابقہ مومنوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُو مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا﴾[۳]

''اور جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے ہیں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے بارے میں بغض وعداوت کو جگہ نہ دے۔''

شیخ محمد بن علان صدیقیؒ اس آیت کریمہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے غیر حاضر اہل ایمان کے لیے دعا کرنے کی بنا پر ان کی تعریف کی ہے۔''[۴]

رب العالمین اپنے فضل وکریم سے ہمیں انہی لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین یاذاالجلال والإکرام.

---

[۱] شرح النووي ١٧/ ٤٩؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح الطيبي ٥/ ١٧٠٧.
[۲] ملاحظہ ہو: سير أعلام النبلاء ٢/ ٣٥١.
[۳] سورة الحشر آیت/ ١٠.
[۴] دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين ٤/ ٣٠٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۳ -----

راہ خیر میں خرچ کرنے والے کو بہتر بدل ملنے کی فرشتے کی دعا

جن سعادت مند حضرات کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں ان میں سے تیرھویں قسم کے لوگ وہ ہیں جو خیر کی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔اس بات پر دلالت کرنے والی احادیث شریفہ میں سے تین درج ذیل ہیں:

ا: امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ العِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَان يَنْزِلَان، فَيَقُولُ أَحَدُهُما: "اللّٰهُمَّ أعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا" وَ يَقُوْلُ الآخرُ: "اللّٰهُمَّ أعْطِ مُمْسِكاً تلفًا)).[۱]

"کوئی دن ایسا نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں[۲] مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ان میں سے ایک (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما" اور دوسرا (بددعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: "اے اللہ! روکنے والے کو تباہی دے" (مال کو راہِ خیر میں خرچ سے روکنے والے کے مال کو تباہ فرما)"

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے امت کو اس بات کی خبر دی ہے کہ

---

[۱] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى: ﴿فأما من أعطى واتقى و صدق بالحسنى...﴾، رقم الحديث ١٤٤٢، ٣/٣٠٤؛ و صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب في المنفق والممسك، رقم الحديث ٥٧(١٠١٠)، ٢/٧٠٠.

[۲] یعنی ہر روز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خیر کی راہوں میں خرچ کرنے والے کے بارے میں فرشتہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو خرچ شدہ مال کا بدل عطا فرمائے۔ علامہ عینیؒ شرح حدیث میں تحریر فرماتے ہیں: فرشتے کی دعا کا مقصود یہ ہے کہ خرچ کرنے کی وجہ سے جو مال تمہارے ہاتھ سے نکل چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کا عوض تمہیں عطا فرمائے۔[1]

ملا علی قاریؒ نے شرح حدیث میں لکھا ہے کہ فرشتے کی دعا میں جو (خَلَفًا) کا لفظ آیا ہے اس سے مراد عظیم بدلہ ہے۔[2]

حافظ ابن حجرؒ نے حدیث کی شرح کرتے ہوئے ایک عمدہ نکتہ بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ فرشتے کی دعا میں خرچ کیے ہوئے مال کے بدل کا تعین نہیں، اور اس کی حکمت یہ ہے تاکہ بدل میں مال، ثواب اور دیگر چیزیں شامل ہو جائیں۔ راہ خیر میں خرچ کرنے والے کتنے لوگ مالی بدلہ پانے سے پیشتر فوت ہو جاتے ہیں، اور ان کا صلہ آخرت میں تیار کردہ ثواب کی صورت میں ہوتا ہے یا خرچ کے عوض مصیبت سے بچائے جانے کی شکل میں ہوتا ہے۔[3]

۲: حضرات ائمہ احمدؒ، ابن حبانؒ، اور حاکمؒ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِث بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَان يُنَادِيَان، يُسْمِعَان أهلَ الأرضِ إلا الثقَلَيْن: يا أيُّهَا الناسُ! هَلُمّوا إلى ربكم فإِنَّ مَا قلّ و كَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَ أَلْهَى.

ولا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إلا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَان يُنَادِيَان يُسْمِعَان أَهْلَ الأَرْضِ إِلاَّ الثقَلَيْن: ((اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خلَفًا، وَ أَعْطِ

---

[1] ملاحظہ ہو: عمدة القاری ۸/۳۰۷.

[2] ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتیح ٤/٣٦٦.

[3] ملاحظہ ہو: فتح الباري ٣/٣٠٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ممسكاً تلفًا)).[1]

"ہر روز طلوع آفتاب کے وقت اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور وہ دونوں بلند آواز سے پکارتے ہیں جس کو جن و انس کے علاوہ سارے زمین والے سنتے ہیں: "اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ" کفایت کرنے والا تھوڑا (مال) غافل کرنے والے زیادہ (مال) سے بہتر ہے۔"

اور ہر روز غروب آفتاب کے وقت اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور وہ دونوں بلند آواز سے پکارتے ہیں جس کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ سارے اہل زمین سنتے ہیں: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما۔ اور روکنے والے کو تباہی دے۔"

۳: امام احمدؒ اور امام ابن حبانؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

((إنّ ملكاً بِبَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الجنَّةِ يَقُولُ: "مَنْ يُقْرِضِ اليَوْمَ يُجْزَ غدًا، و مَلَكٌ بِبَابٍ آخر يقولُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنفِقًا خَلَفًا، وَ أَعْطِ مُمْسِكاً تلفًا)).[2]

---

[1] المسند ٥/١٩٧. (ط: المكتب الإسلامي)؛ و الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الزكاة، باب صدقة التطوع، ذكر الإخبار عما يجب على المرء من توقع الخلاف فيما قدّم لنفسه و توقّع ضده إذا أمسك، رقم الحديث ٣٣٢٩، ٨/١٢١-١٢٢؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، ٢/٤٤٥. امام حاکمؒ نے اس حدیث کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مرجع سابق ٢/٤٤٥) اور حافظ ذہبیؒ نے ان سے اتفاق کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخیص ٢/٤٤٥). حافظ ہیثمیؒ نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے روایت کرنے والے صحیح کے راویوں میں سے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٣/١٢٢). شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ٤٤٤؛ و صحيح الترغيب والترهيب ١/٤٥٦).

[2] المسند ٢/٣٠٥-٣٠٦. (ط: المكتب الإسلامي)؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الزكاة، باب صدقة التطوع، رقم الحديث ٣٣٣٣، =

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے پاس ایک فرشتہ کہتا ہے: ''آج قرض دینے والے کو کل بدلہ دیا جائے گا۔''

اور ایک دوسرے دروازے پر فرشتہ (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما' اور روکنے والے کو تباہی دے۔''

امام ابن حبانؒ نے اس حدیث پر یہ عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكْرُ دُعَاءِ الْمَلَكِ لِلْمُنْفِقِ بالخَلَف و لِلْمُمْسِكِ بِالتَلَف].[1]

''خرچ کرنے والے کے لیے فرشتے کی بدل کی دعا' اور خرچ سے ہاتھ روکنے والے کے لیے تباہی کی بددعا۔''

اللہ کریم ہمیں ان خرچ کرنے والوں میں شامل فرمائے جن کے لیے فرشتہ بدل کے عطا کیے جانے کی دعا کرتا ہے۔ آمین یاذاالجلال والإکرام۔

❀ ❀ ❀

= ۸/ ۱۲۴. اور الفاظ بھی صحیح ابن حبان کے ہیں۔ شیخ احمد محمد شاکرؒ نے مسند احمد کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۱۵/ ۱۹۶)؛ شیخ شعیب ارناؤوط نے صحیح ابن حبان کی روایت کو امام مسلم کی شرط کے مطابق [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ۸/ ۱۲۴)۔

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۸/ ۱۲۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۴ -----

سحری تناول کرنے والوں پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے بہرہ ور ہونے والے خوش نصیب حضرات میں سے چودھویں قسم سحری تناول کرنے والے لوگ ہیں۔ درج ذیل دو حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں:

۱: امام ابن حبانؒ اور امام طبرانیؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَه يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ)).[1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے سحری تناول کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔''

امام ابن حبانؒ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا وَ اسْتِغْفَارُ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَسَحِّرِيْنَ].[2]

''سحری تناول کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور فرشتوں کے استغفار کا ذکر''

۲: امام احمدؒ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الصوم، باب السحور، رقم الحديث ٣٤٦٧، ٨/٢٤٦۔ اور حافظ منذریؒ نے اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے: ''اس کو طبرانی نے الاوسط میں اور ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے'' (الترغيب والترهيب ٢/١٣٧)؛ شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ١/٥١٩)؛ شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس حدیث کو [صحیح] کہا ہے۔ (هامش الإحسان ٨/٢٤٦).

[2] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٨/٢٤٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((السَّحُورُ أَكْلُه بَرَكَة ، فَلاَ تَدَعُوه، وَ لَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُم جَرْعَةً مِنْ مَاءٍ، فَإنَّ اللّٰهَ وَ مَلاَئِكَته يُصَلّون عَلَى المُتَسَحِّرِين)).[1]

''سحری کا کھانا تناول کرنا بابرکت ہے اس کو چھوڑنا نہیں' خواہ تم میں سے کوئی پانی کا صرف ایک گھونٹ ہی پی لے کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری تناول کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔''

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول کریم ﷺ کو اس بات کی کس قدر شدید رغبت اور خواہش تھی کہ امت کے لوگ سحری تناول کر کے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہو جائیں۔ اسی لئے اہل اسلام کو ترغیب دی کہ وہ اگر اور کچھ تناول نہ کر پائیں تو کم از کم پانی کا ایک گھونٹ پی کر سحری تناول کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔[2]

شیخ احمد عبدالرحمٰن البناؒ اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا درود یہ ہے کہ وہ ان (سحری تناول کرنے والوں) پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتوں کا درود یہ ہے کہ وہ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور سحری نہ کھانے والا اس وقت رحمت الٰہی اور فرشتوں کے استغفار سے محروم رہا۔''[3]

اے مولائے کریم! ہمیں اپنی رحمت اور فرشتوں کے استغفار سے محروم لوگوں میں شامل نہ فرمانا۔ آمین یا سمیع الدعوات۔

اور جب صرف سحری تناول کرنے کا صلہ یہ ہے تو اللہ کی رضا کی خاطر سارا دن روزہ رکھنے کا اجر و ثواب کتنا عظیم الشان ہوگا!

علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ نے دیگر احادیث شریفہ میں بھی سحری تناول کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ان احادیث میں سے چار درج ذیل ہیں:

---

[1] المسند ۱۲/۳. (ط:المکتب الإسلامي). حافظ منذریؒ نے اس حدیث کی اسناد کو قوی قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغیب والترهیب ۱۳۹/۳).

[2] ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ۱۶/۱۰.

[3] مرجع سابق ۱۶/۱۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱: امام مسلمؒ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيامِنا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكلَةُ السَحَرِ)).[1]

"ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں مابہ الامتیاز بات سحری کا تناول کرنا ہے۔"

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "ہمارے اور ان کے روزوں میں حد فاصل اور تمیز کرنے والی بات سحری کا تناول کرنا ہے کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے اور ہمارے لیے سحری تناول کرنا مستحب ہے۔"[2]

۲: امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوا فإِنَّ فِي السَحُورِ بَرَكَة)).[3]

"سحری تناول کرو۔ بے شک سحری کے تناول کرنے میں برکت ہے۔"

۳: امام نسائیؒ نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَحُورِ، فَإِنَّه هُوَالغَداءُ الْمُبَارَكُ)).[4]

"سحری کا کھانا ضرور تناول کرو کیونکہ وہی تو بابرکت کھانا ہے۔"

۴: امام نسائی حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل السحور و تأكيد استحبابه، ... رقم الحديث ٤٦ (١٠٩٦)، ٢/٧٧٠-٧٧١.

[2] شرح النوي ٧/٢٠٧.

[3] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب بركة السحور من غير إيجاب، رقم الحديث ١٩٢٣، ٤/١٣٩؛ و صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل السحور و تاكيد استحبابه'... رقم الحديث ٤٥(١٠٩٥)،٢/٧٧٠.

[4] سنن النسائي، كتاب الصيام، تسمية السحور غداء، ٤/١٤٦. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کی اسناد کو [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ٢/٤٦٦).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان میں سحری تناول کرنے کی دعوت دیتے سنا۔ آپ نے فرمایا:

((هَلُمُّوْا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)).[1]

"مبارک کھانے کی طرف آؤ۔"

سلف صالحین سحری کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ اسی سلسلے میں ایک واقعہ امام دارمی نے ابو قیس مولی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہمیں سحری کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور خود اس سے زیادہ تناول نہ کرتے۔ ہم نے عرض کی: "آپ ہمیں تو اس کی تیاری کا حکم دیتے ہیں لیکن خود اس سے زیادہ تناول نہیں کرتے؟"

انہوں نے جواب میں کہا:

"إِنِّي لَا آمُرُكُمْ بِهِ أَنِّي أَشْتَهِيهِ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلَّم يقول: "فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ"[2]

"میں تمہیں کھانا تیار کرنے کا حکم اس لیے نہیں دیتا کہ مجھے کھانے کی رغبت ہوتی ہے لیکن (میرے حکم دینے کا سبب یہ ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان حد فاصل سحری کا تناول کرنا ہے۔"

رب رحیم و کریم اس مبارک کھانے کو تناول کرنا اور اس کی خیر و برکات کا حصول ہمارے نصیب میں فرمائے۔ آمین یاحي یاقیوم.

---

[1] سنن نسائي، كتاب الصيام' دعوة السحور، ٤/ ١٤٥. شیخ البانی نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ٢/ ٤٦٥-٤٦٦).

[2] سنن الدارمي، كتاب الصيام، باب في فضل السحور، رقم الحديث ١٧٠٤، ١/ ٣٣٨-٣٣٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۵ -----

روزے دار کے روبرو کھانا تناول کیے جانے کے وقت فرشتوں کا اس پر درود

فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہونے والے خوش بخت حضرات میں سے پندھوریں قسم ان روزے داروں کی ہے جن کے روبرو کچھ تناول کیا جائے اور وہ رضائے الٰہی کے حصول کی غرض سے کھانے سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے روزے کو جاری رکھیں۔ امام احمدؒ اور امام ابن ماجہؒ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے۔

راوی نے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کئی اشخاص بھی ان کے گھر جمع ہو گئے۔ انہوں نے سب کے لئے کھجوریں پیش کیں۔ سب نے انہیں تناول کیا، لیکن ان میں سے ایک شخص الگ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ماشأنه؟)).

فقال: "إني صائم".

فقال رسولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَا إِنَّه مَا مِنْ صَائِمٍ يَأْكُلُ عِنْده فَواطُر إلا صَلَّتْ عَلَيْه الملائكةُ حتَّى يَقوموا)).[1]

"اس کا کیا ماجرا ہے؟"

اس شخص نے عرض کیا: "میں روزے سے ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو، یقیناً کوئی روزے دار ایسا نہیں کہ روزے

[1] المسند ۷/۳۷۰ (ط: المكتب الاسلامی)؛ و سنن ابن ماجه، ابواب ماجاء في الصيام، باب في الصائم اذا اكل عنده، رقم الحديث ۱۷۵۲، ۱/۳۲۰-۳۲۱۔ شیخ احمد البنا نے اس حدیث کی سند کو [جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ الامانی ۹/۲۱۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے بغیر لوگ اس کے روبرو کھائیں مگر فرشتے تب تک اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ کھانے والے وہاں سے اٹھ نہ جائیں۔"

ایک دوسری روایت میں ہے جس کو حضرات ائمہ احمد' ترمذی' ابن خزیمہ' اور ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ام عمارة بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَه حَتّٰى يَفْرُغُوا)).[1]

"جب روزے دار کے سامنے کھایا جائے تو یقیناً فرشتے اس پر ان کھانے والوں کے کھانے سے فراغت تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔"

امام ابن خزیمہؒ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكرُ صلاةِ الملائكةِ على الصائِم عِنْد أكل المُفْطِرِيْن عِنْده]

[بے روزہ لوگوں کے روزے دار کے روبرو کھانے کے وقت فرشتوں کا اس پر درود]۔[2]

امام ابن حبانؒ نے اس حدیث پر قائم کردہ باب کا عنوان یوں رکھا ہے:

[ذِكرُ استغفارِ الملائكةِ للصائِم إذا أُكِلَ عنده حتى يفرغوا]

[فرشتوں کا روزے دار کے پاس کسی کے کھانے کے وقت کھانے سے فارغ ہونے تک استغفار]۔[3]

---

[1] المسند ٧/٤٣٩ (المكتب الاسلامی)، وجامع الترمذی' أبواب الصوم' باب ما جاء فی فضل الصائم إذا أكل عنده' ٤/٦٧(ط: دارالكتاب العربي بيروت)؛ وصحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' رقم الحديث ٢١٣٨' ٣/٣٠٧؛ والإحسان فی تقريب صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب فضل الصوم' رقم الحديث ٢٤٣٠' ٨/٢١٦-٢١٧.

متن میں درج کردہ الفاظ حدیث المسند سے نقل کیے گئے ہیں۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو (حسن صحیح) قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذی ٢/٦٧)

[2] صحيح ابن خزيمه ٣/٣٠٧.

[3] الإحسان فی تقريب صحيح ابن حبان ٨/٢١٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شیخ احمد عبدالرحمٰن البنا رسول کریم ﷺ کے ارشاد گرامی (صَلَّتْ عَلَيه المَلَائكَةُ) کی شرح میں تحریر کرتے ہیں: ”کھانے کے میسر آنے کے باوجود بھوک پر صبر کرنے کے سبب فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور خصوصاً جب کہ اس کا دل کھانے کی طرف مائل ہو اور روزے کو برداشت کرنے میں صعوبت ہو۔“[1]

رب رحیم وکریم اپنے فضل وکرم سے ہمیں ایسے مبارک لوگوں میں شامل فرمائے آمین یاذاالجلال والاکرام۔

❁ ❁ ❁

---

[1] بلوغ الأماني ۲۱۷/۹. نیز ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ۵۷۸/٤؛ و تحفة الاحوذی ۶۷/۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۶ -----

مریض کی عیادت کرنے والے پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہونے والے خوش بخت حضرات میں سے سولہویں قسم اپنے بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کرنے والے لوگ ہیں۔ امام احمدؒ اور امام ابن حبانؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ مُسْلِم عَادَ أخاه إلا ابتعث اللّٰهُ له سَبْعين ألفَ مَلَك يُصَلُّونَ عَلَيْه من أيِّ ساعاتِ النَّهَارِ كَانَ، حتى يُمْسِي، وَ مِنْ أيِّ ساعاتِ الليل كان، حتى يُصْبِح)).[1]

"جب کوئی مسلمان دن کی کسی گھڑی میں اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجتے ہیں جو شام تک اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور اگر رات کے کسی وقت تیمار داری کرے تو وہ فرشتے صبح تک اس پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔"

امام ابن حبانؒ نے اس حدیث شریف پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

[ذِكْرُ اسْتِغْفَار الملائكةِ لِعائِد المريض مِن الغداة إلى العشيِّ، ومن العشيِّ إلى الغَداة]

[مریض کی مزاج پرسی کرنے والے کے لیے صبح سے شام اور شام سے صبح تک فرشتوں کے استغفار کا ذکر]۔[2]

---

[1] المسند، جزء من رقم الحديث ٧٥٤، ٢/ ١١٠؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الجنائز، باب المريض و ما يتعلق به، جزء من رقم الحديث ٢٩٥٨، ٧/ ٢٢٤-٢٢٥. متن میں مندرجہ الفاظ المسند کے ہیں۔ شیخ احمد شاکرؒ نے اس حدیث کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٢/ ١١٠).

[2] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٧/ ٢٢٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شیخ احمد عبدالرحمن البناؒ حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں: ''لوگوں کے لیے فرشتوں کے درود سے مراد ان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرنا ہے۔ اور آپ ﷺ کے ارشاد (من أی ساعات النهار) سے مراد یہ ہے کہ اگر عیادت دن کے دوران ہو تو عیادت کے وقت سے لے کر غروب آفتاب تک فرشتے درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اسی لیے بیمار پرسی کرنے والے کو چاہیے کہ وہ دن کے ابتدائی حصے میں' یا رات کے اولین حصے میں عیادت کرے تاکہ اس پر فرشتوں کے درود کا سلسلہ زیادہ دیر تک جاری رہے۔[۱]

ایک دوسری روایت میں فرشتوں کے عیادت کرنے والے پر درود کے معنی بیان کیے گئے ہیں نیز یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ عیادت کرنے والے کو جنت میں ایک باغ دیا جاتا ہے۔ امام احمدؒ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے بیان کیا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ عَادَ مریضًا بُکْرًا شَیَّعه سبعون ألفَ مَلَكٍ، کلُّهم یَسْتَغْفِرله حَتّٰی یُمْسِيَ، وَ کَانَ لَه خَرِیفٌ في الجنة. و إِنْ عَادَهُ مساءً شیَّعه سبعون ألف مَلَكٍ، کلُّهم یَسْتَغْفِرله حتی یُصْبِحَ، و کان له خریفٌ في الجنة)).[۲]

''جو صبح سویرے مریض کی عیادت کی غرض سے نکلے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ سب شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کو جنت میں ایک باغ عطا کیا جاتا ہے۔ اور اگر شام کے وقت اس کی بیمار پرسی کے لیے روانہ ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ سب صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جنت میں ایک باغ اس کو عطا کیا جاتا ہے۔''

---

[۱] بلوغ الأمانی ۱۶/۸.

[۲] المسند' جزء من رقم الحدیث ۹۷۵' ۲۰۶/۲. شیخ احمد شاکرؒ نے اس حدیث کی اسناد کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۲۰۶/۲).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ اکبر! یہ عمل کتنا آسان اور سہل ہے اور اس کا اجر و ثواب کس قدر عظیم الشان ہے! اے مولائے کریم! اپنے فضل و کرم سے ہم ناکاروں کو اس عمل کا وافر حصہ نصیب فرما- آمین یارب العالمین-

عیادت کرنے والے کے اجر و ثواب کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے امت کو اور باتیں بھی بتلائی ہیں جن میں سے تین درج ذیل ہیں:

۱: مریض کی عیادت کے لیے جانے والا اپنے گھر سے نکلتے ہی رحمت الٰہی کی آغوش میں آ جاتا ہے اور جب مریض کے پاس بغرض عیادت بیٹھتا ہے تو رحمت الٰہی میں غوطہ زن ہو جاتا ہے- امام احمدؒ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مريضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرحمةِ حتَّى يَرْجِعَ. فَإِذَا جَلَسَ اغتمَسَ فيها)). [1]

"جس نے مریض کی عیادت کی وہ پلٹنے تک رحمت میں داخل رہا اور جب (مریض کے پاس) بیٹھ گیا تو رحمت میں غوطہ زن ہو گیا-"

علامہ ملا علی قاریؒ شرح حدیث میں فرماتے ہیں: [لم يزل يخوض في الرحمة] یعنی اپنے گھر سے عیادت کی نیت سے روانہ ہوتے ہی رحمت میں داخل ہو گیا- [فإذا جلس اغتمس] یعنی جب (مریض کے پاس) بیٹھ گیا تو رحمت میں غوطہ زن ہو گیا- اور ایک دوسری روایت میں ہے: [استغرق فيها] یعنی رحمت میں ڈوب جاتا ہے- [2]

---

[1] المسند ۳/۳۰۴. (ط: المكتب الإسلامی). حافظ ہیثمی اس کے بارے میں فرماتے ہیں: "احمد اور البزار نے اس (حدیث) کو روایت کیا اور احمد کے روایت کرنے والے صحیح کے روایت کرنے والے ہیں-" (مجمع الزوائد ۲/۲۹۷). شیخ البانی نے کثرت شواہد کی بنا پر حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے- (ملاحظہ ہو: هامش مشكاة المصابيح ۱/۴۹۷).

[2] ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ۴/۵۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲: عیادت کرنے والا صرف جاتے وقت ہی رحمت الٰہی کی آغوش میں نہیں رہتا بلکہ اپنے گھر واپس لوٹتے ہوئے بھی رحمت الٰہی ہی میں پلٹتا ہے۔ اس بات پر مذکورہ بالا حدیث شریف کے الفاظ:

﴿لَمْ يَزَلْ يخوضُ فِي الرحمةِ حَتى يَرْجِع﴾

''واپس پلٹنے تک رحمت میں داخل رہتا ہے۔''

دلالت کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے:

((وَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْده فَلَا يَزالُ يخُوضُ فيها حَتَّى يَرْجِعَ حيثُ خَرَجَ)).[1]

''اور جب وہ مریض کے ہاں سے اٹھتا ہے تو رحمت ہی میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ وہاں لوٹ کر چلا جائے جہاں سے آیا تھا۔''

۳: عیادت کرنے والا مریض کے پاس پہنچ کر مولائے رحیم و کریم کے اجر و ثواب اور خوشنودی کو حاصل کر لیتا ہے۔ امام مسلمؒ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوجلَّ يقولُ يومَ القيامة: يا ابنَ آدم! مَرِضتُ فَلَمْ تَعُدْنِي))

قال: ((يا ربِّ! كيفَ أَعُودكَ و أنتَ ربُّ العالمين؟))

قال: ((أما علمتَ أنَّ عَبْدي فلانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْه؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ

---

[1] ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب عيادة المريض، جزء من حديث رواه عمرو بن حزم رضي الله عنه، ۲/۲۹۷. حافظ ہیثمیؒ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا: ''اس کو طبرانی نے الکبیر اور الأوسط میں روایت کیا اور اس کے روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔'' (المرجع السابق ۲/۲۹۷).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِنْ عُدتَّه لَوَجَدْتَّنِي عِنْده؟)). [1]

"اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: "اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہ کی؟"

بندہ عرض کرے گا: "اے رب! میں تیری عیادت کیسے کروں جب کہ تو رب العالمین ہے؟"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "کیا تجھے علم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی؟ کیا تجھے اس بات کی خبر نہ تھی کہ اگر تو اس کی عیادت کے لیے جاتا تو یقیناً مجھے وہاں پالیتا؟"

امام نوویؒ اللہ تعالیٰ کے ارشاد [لو جدتني عنده] کی شرح میں رقمطراز ہیں: "تو وہاں میرے ثواب اور تکریم کو پالیتا۔" [2]

علامہ ملا علی قاریؒ اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کی شرح میں تحریر کرتے ہیں: "تو وہاں میری رضا کو حاصل کرلیتا۔" [3]

اللہ اکبر! عیادت مریض کا اجر و صلہ کس قدر عظیم ہے!

ہمارے رسول کریم ﷺ مریضوں کی عیادت کا بہت اہتمام فرماتے۔ وہ نہ صرف مسلمان مریضوں کی عیادت فرماتے بلکہ وہ اہل کتاب اور منافق مریضوں کی عیادت کے لیے بھی تشریف لے جاتے۔ ذیل میں حدیث کی مشہور کتاب سنن اُبی داؤد کے چند ابواب ذکر کیے جارہے ہیں ان میں سے ہر ایک باب میں نبی کریم ﷺ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البروا الصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، جزء من رقم الحديث ٤٣ (٢٥٦٩)، ٤/١٩٩٠.

[2] شرح النودى ١٦/١٢٦.

[3] مرقاة المفاتيح ٤/١٠.

[4] ملاحظہ: سنن أبي داود، كتاب الجنائز، ٨/ ٢٢٦ - ٢٥٣، و ص ٢٥٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے کسی ایک مریض کی عیادت کرنے کا ذکر کیا گیا ہے:

ا: عورتوں کی عیادت کے بارے میں باب

ب: عیادت کے بارے میں باب

ج: ذمی کی عیادت کے بارے میں باب

د: عیادت کے لیے پیدل چل کر جانے کے متعلق باب

ہ: متعدد مرتبہ عیادت کے لیے جانے کے بارے میں باب

و: آنکھ کی خرابی کے مریض کی عیادت کے متعلق باب.

ز: عیادت کے وقت مریض کی شفایابی کے لیے دعا کرنے کے متعلق باب

ان ابواب کے عناوین ہی سے مریضوں کی عیادت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے اہتمام کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس موضوع کے بارے میں گفتگو ختم کرنے سے پیشتر ذیل میں نبی کریم ﷺ کا ایک یہودی بچے کی عیادت کا واقعہ نقل کیا جا رہا ہے:

روى الإمام البخاري عن أنس رضِيَ اللّٰهُ عَنْه قال: ((كَانَ غلامٌ يهوديٌّ يخدمُ النبيَ ﷺ فَمَرِض، فأتاهُ النبيُ ﷺ يعودُه، فقَعَد عِنْدِ رأسِه، فقال له: ((أَسْلِم)).

فَنظَرَ إلى أبيه، و هو عنده، فقالَ له: ((أَطِعْ أبا القاسم - ﷺ))- فأسلَم، فَخرَج النبيُ ﷺ، وَ هُوَ يَقُولُ: ((الحمدُللّٰهِ الَّذي أَنقَذَهُ من النارِ)). [1]

"امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا: "ایک یہودی بچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے

---

[1] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبى فمات هل يُصَلّى عليه؟ وهل يعرض على الصبي الإسلام؟ رقم الحديث ١٣٥٦، ٣/ ٢١٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تشریف فرما ہوئے اور بچے سے فرمایا: ”مسلمان ہو جاؤ۔“
بچے نے اپنے باپ کی طرف نگاہ اٹھائی جو اس کے پاس ہی موجود تھا۔
اس شخص نے اپنے بیٹے سے کہا: ”ابو القاسم ۔ﷺ۔ کی بات مان لو۔“
بچہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے:
”سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اس کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۷ ، ۱۸ -----

مریض اور میت کے پاس کہی جانے والی بات پر فرشتوں کا آمین کہنا

جن باتوں کی قبولیت کے لیے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ان میں سے ایک بات وہ ہے جو مریض یا میت کے پاس کہی جائے۔ حضرات ائمہ احمد، مسلم، ترمذی اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا حَضَرْتُم المريضَ أَو الميتَّ فَقُولوا خيراً، فإنّ المَلائِكَةَ يؤمِّنون عَلَى مَاتَقُولون)). [1]

"جب تم مریض یا میت کے پاس پہنچو تو بھلی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔"

حدیث شریف میں وارد لفظ (المیت) کے دو معانی ہو سکتے ہیں ایک معنیٰ: قریب المرگ شخص اور دوسرا معنیٰ: مردہ شخص ہے۔

اگر پہلا معنیٰ مراد ہو تو حدیث شریف کی عبارت [المريض أو الميت] میں لفظ [أو] سے راوی اپنے شک کا اظہار کر رہا ہے کہ حدیث میں [المريض] کا

---

[1] المسند ٦/٣٢٢ (ط: المكتب الإسلامي)؛ و صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المريض والميت، رقم الحديث ٦ (٩١٩)، ٢/٦٣٣؛ وجامع الترمذي، أبواب الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عندالموت والدعاء، رقم الحديث ٩٨٤، ٤/٤٦؛ والسنن الكبرى للبيهقي، كتاب الجنائز، باب الرغبة في أن يتعزى بما أمر الله تعالى به، جزء من رقم الحديث ٧١٢٤، ٤/١٠٧. متن میں مندرجہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لفظ ہے یا (المیت) کا' جس کا معنی قریب المرگ شخص ہے۔

اور اگر دوسرا معنی مراد ہو تو مذکورہ بالا عبارت (المريض أو الميت) سے مراد یہ ہے کہ تم خواہ مریض کے پاس پہنچو یا میت کے پاس دونوں جگہ اس بات کا اہتمام کرو کہ خیر کی بات کہو۔

مریض کے ہاں جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے شفا طلب کرو' میت کے ہاں پہنچو تو اس کی مغفرت کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ اسی طرح اپنے متعلق بھی دونوں میں سے جس جگہ بھی جاؤ بھلی بات کہو۔ [1]

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی ترغیب ہے کہ ایسے موقع پر بھلی بات کہی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس (مریض یا میت) کے لئے مغفرت کا سوال کیا جائے اور اس کے ساتھ شفقت' نرمی اور آسانی کا معاملہ کرنے کی دعا کی جائے۔ علاوہ ازیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایسے موقع پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو بات کہی جائے اس پر آمین کہتے ہیں۔ [2]

اس حدیث میں جہاں مریض اور میت کے پاس بھلی بات کہنے والوں کے لیے فرشتوں کے ان کی بات پر آمین کہنے کی بشارت ہے' وہاں ان دونوں جگہ نامناسب بات بولنے والوں کے لئے شدید خطرہ بھی ہے کیونکہ ان کی بات کی قبولیت کے لیے بھی فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اللہ رحیم و کریم ہمیں ان دونوں جگہ عمدہ بات کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

---

[1] ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ٤/ ٨٤.

[2] ملاحظہ ہو: شرح النووي ٦/ ٢٢٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۹ -----

لوگوں کو خیر کی بات سکھلانے والے پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود سے فیض یاب ہونے والے حضرات میں سے انیسویں قسم ان سعادت مندوں کی ہے جو لوگوں کو خیر کی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ امام ترمذیؒ نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا' ایک عابد اور دوسرا عالم' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَضْلُ العالِمِ[1] عَلَى العَابِدِ[2] كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ)).

"عالم کی عابد پر فضیلت تم میں سے سب سے کم مرتبہ والے شخص پر میری فضیلت کے مانند ہے۔"

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَه وَ أَهلَ السموات وَالْأَرْضِين حَتَى النملةَ في جُحْرِها، وَ حَتّى الحُوْت لَيُصَلُّونَ عَلَى معلِّمِ الناسِ الخَيْر)). [3]

---

[1] (العالم) : اس سے مراد علوم شرعیہ کا وہ عالم ہے جو فرائض کی پابندی کرنے والا ہو۔ (ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ١/٤٧٢)

[2] (العابد) : اس سے مراد وہ عبادت گزار ہے جو ضروری علوم شرعیہ سے آگاہ ہو۔ (مرجع سابق ١/ ٤٧٢).

[3] جامع الترمذی' أبواب العلم' باب فضل الفقه على العبادة' رقم الحديث ٢٨٢٥' ٧/٣٧٩-٣٨٠. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذی ٢/٣٤٣).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"یقیناً اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے' آسمانوں اور زمینوں والے' یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی لوگوں کو خیر کی بات سکھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں۔"

حدیث شریف میں تعلیم خیر کا جو ذکر ہے اس سے مراد (جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے بیان فرمایا ہے۔) علم دین اور ایسے علم کی تعلیم ہے جس سے انسان کی نجات وابستہ ہوتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ہر معلم پر درود کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ [معلم الناس الخیر] فرمایا تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اس درود کا مستحق وہ معلم ہے جو لوگوں کو خیر تک پہنچانے والا علم سکھلائے۔[1]

اللہ اکبر! دین کی بات سکھلانے والے کا اجر و ثواب کتنا عظیم ہے! اے مولائے کریم ہم ناکاروں کو اس سعادت سے محروم نہ فرمانا۔ آمین یارب العالمین۔

خیر کی بات کی تعلیم دینے والے کے اس جلیل القدر ثواب کی حکمت بیان کرتے ہوئے امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں: "جب اس کی تعلیم لوگوں کی نجات و سعادت کا سبب بنی اور اس وجہ سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسی قسم کا اس کو صلہ عطا فرمایا کہ اس کو اپنے فرشتوں اور اہل زمین کے درود کا مستحق ٹھہرایا' جو کہ اس کی نجات' سعادت اور کامرانی کا سبب ہوا۔ علاوہ ازیں جب خیر کی تعلیم دینے والے نے اللہ تعالیٰ کے دین اور احکام کو آشکارا کیا اور اس کے اسماء و صفات سے لوگوں کو آگاہ کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں اپنے اور آسمانوں اور زمین کی مخلوق کے درود کے ذریعے سے اس کی عظمت کا چرچا اور تعریف و توصیف آسمان و زمین والوں کے سامنے کی۔"[2]

---

[1] ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح ۱/ ۴۷۳.

[2] مفتاح دارالسعادۃ ۱/ ۶۳. مذکورہ بالا حدیث شریف میں اور بھی کتنی قیمتی اور مفید باتیں موجود ہیں۔ ان کی تفصیل جاننے کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب (فضل الدعوۃ إلی اللہ تعالی) راقم السطور کی تالیف ص ۵۶- ص ۶۰.

خیر کی بات سکھلانے کے بہت سے اور فضائل بھی ہیں۔ ان سے آگاہی کے لیے مذکورہ بالا کتاب ملاحظہ کیجیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۲۰ -----

مومنوں اور ان کے نیک اقارب کے لیے حاملین عرش اور اس کے گرد والے فرشتوں کی دعائیں

کچھ خوش بخت حضرات وہ بھی ہیں کہ عرش الٰہی کے اٹھانے اور اس کے گرد و پیش کے معزز و محترم فرشتے ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اس حقیقت کو قرآن کریم کی درج ذیل آیات کریمہ بیان کرتی ہیں:

﴿ ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ وَمَن تَقِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُۥ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٩﴾ ﴾ [1]

"عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز پر چھایا ہوا ہے پس تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب! ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک عمل ہیں۔ یقیناً تو ہی زبردست کمال حکمت کا

[1] سورۃ غافر / الآیات ۷-۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مالک ہے اور ان کو برائیوں کی پاداش سے بچالے، اور جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں کی پاداش سے بچالیا تو اس پر واقعی تو نے رحم کیا، اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

شاید کہ اس مقام پر درج ذیل امور کا ذکر مناسب ہو:

۱: عرش عظیم کے اٹھانے اور اس کے گرد و پیش والے فرشتے مومنوں کے لیے دعائیں کرتے ہیں انہی فرشتوں کے بارے میں امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ وہ معزز ترین اور افضل فرشتے ہیں۔[1]

شیخ سعدیؒ ان فرشتوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: یہ "فرشتے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش عظیم اٹھانے کی ذمہ داری سونپی ہے بلاشک و شبہ سب سے بزرگ، معزز اور طاقتور فرشتوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا انہیں اپنے عرش اٹھانے کے لیے منتخب فرمانا، ذکر میں ان کی تقدیم کرنا، اور ان کا قرب الٰہی یہ سب باتیں اس حقیقت پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ فرشتوں کی افضل اور اعلیٰ جنس سے ہیں۔"[2]

۲: یہ فرشتے جن لوگوں کے لیے دعائیں کرتے ہیں مذکورہ بالا آیات میں ان کی تین صفات بیان کی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

(ا) ایمان: اس صفت کا ذکر ارشاد باری تعالیٰ [يستغفرون للذين آمنو] [اہل ایمان کے لیے گناہوں کی معافی کا سوال کرتے ہیں] میں ہے۔ شیخ سعدیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: "ایمان کے بہت زیادہ فوائد و فضائل میں سے ایک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے گناہوں سے پاک فرشتے اہل ایمان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ ایمان والوں کو یہ عظیم سعادت ان کے ایمان کے سبب حاصل ہوئی۔"[3]

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ١٥/ ٢٩٤؛ نیز ملاحظہ ہو: المحرر الوجيز ١٤/١١٦؛ و تفسير البيضاوي ٤/٣٣٥.

[2] تفسير السعدي ص ٨٠٠.

[3] مرجع سابق ص ٨٠٠، نیز ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي ٢/٣٣٥؛ و تفسير القاسمي ١٤/ ٢٢٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(ب) توبہ: اس صفت کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی [فاغفر للذین تابوا] (پس تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی) میں ہے۔ امام قرطبیؒ اس کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے شرک اور دیگر گناہوں سے توبہ کی[1]

(ج) راہ اللہ کی اتباع: اس وصف کا ذکر مولائے کریم کے ارشاد گرامی [واتبعوا سبیلك] (اور تیری راہ پر چلے) میں ہے۔ امام قرطبیؒ اس کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ وہ دین اسلام کی اتباع کرتے ہیں۔[2]

۳: مذکورہ بالا صفات والے اہل ایمان کے لیے وہ فرشتے مندرجہ ذیل پانچ باتوں کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں:

(ا) ان کے گناہوں کی معافی کا: اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی

﴿و یستغفرون للذین آمنوا ربنا و سعت کل شیء رحمة و علما فاغفر للذین تابوا و اتبعوا سبیلك﴾.

"اور مومنوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز پر چھایا ہوا ہے پس تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے" میں ہے۔

(ب) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کا: اس کا ذکر رب کریم کے فرمان

((وقهم عذاب الجحیم)).

"اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے" میں ہے۔

(ج) ان کو سدا بہار جنتوں میں داخل فرمانے کا: اس کا ذکر مولائے کریم کے

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبي ۱۵/۲۹۵؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص ۸۰۱.

[2] ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبي ۱۵/۲۹۵، نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي ٤/۹۳، و زادالمسیر ۷/۲۰۹؛ و فتح القدیر ٤/۲۸٦.

15040

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرمان: ﴿ربنا و أدخلهم جنات عدن التي و عدتهم﴾

"اے ہمارے رب! ان کو سدا بہار جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے" میں ہے۔

(د) ان کے نیک عمل باپ دادوں' بیویوں اور اولادوں کو سدا بہار جنتوں میں داخل فرمانے کا: اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿و من صلح من آبائهم و أزواجهم و ذرياتهم﴾

"ان کے اور ان کے باپ دادوں' بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک عمل ہیں" میں ہے۔

اس دعا سے مراد یہ ہے ان تین اقسام کے لوگوں کو ان کے ساتھ جنتوں میں داخل فرما۔ اور بات یہ ہے کہ جب خوشی و مسرت کے موقع پر کنبے اور خاندان کے لوگ ساتھ موجود ہوں تو مسرت و شادمانی دوچند ہو جاتی ہے۔[1]

(ہ) ان کو برائیوں اور ان کے وبال سے بچانے کا: اس دعا کا ذکر مولائے کریم کے ارشاد گرامی ﴿وقهم السيئات و من تق السيئات يومئذ فقد رحمته﴾ [انہیں برائیوں سے بچا اور جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں (کی پاداش) سے بچا لیا تو اس پر واقعی تو نے رحم کیا] میں ہے۔ شیخ سعدیؒ اس کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں: "برے اعمال اور ان کی سزا سے بچا۔"][2]

(۴) فرشتوں کی مذکورہ بالا دعاؤں کا حصول کس قدر عظیم صلہ ہے! اور اس صلہ کے پانے والے کس قدر خوش نصیب ہیں! حضرت یحییٰ بن معاذؒ نے اس آیت کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے فرمایا: "سارے جہاں میں جنت کی

---

[1] ملاحظہ ہو: التفسير الكبير ٢٧/ ٣٧.

[2] تفسير السعدي ص ٨٠١' نیز ملاحظہ ہو: تفسير ابن كثير ٤/ ٧٦؛ و فتح القدير ٤/ ٦٨٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

امید دلانے والی اس سے بڑھ کر کوئی بات نہیں۔ اگر صرف ایک فرشتہ تمام اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرے تو وہ ان سب کو معاف فرما دے۔ اور پھر جب تمام فرشتے اور عرش کے اٹھانے والے فرشتے مومنوں کے لیے استغفار کریں تو کیا اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے گا؟[1]

شیخ محمد جمال الدین قاسمیؒ فرماتے ہیں: ”فرشتوں کی تسبیح و تحمید (جو کہ ان پر فرض ہے) اور ان کے تذکرہ ایمان کے ساتھ، مومنوں کے متعلق ان کی دعائے مغفرت کے بیان میں اس بات کا اشارہ ہے کہ انہیں اہل ایمان کے لیے استغفار کا کتنا اہتمام ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس استغفار کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔“[2]

قاری خلف بن ہشامؒ نے بیان کیا: ”میں حضرت سلیم بن عیسیٰؒ کے روبرو قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا۔ میں نے جب یہ آیت کریمہ تلاوت کی ﴿ویستغفرون للذین آمنوا﴾ تو وہ آب دیدہ ہو گئے، پھر فرمایا: ”اے خلف! مومن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنی شان و عظمت ہے! وہ اپنے بستر پر سو رہا ہوتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہوتے ہیں۔“[3]

حضرت مطرف بن شخیرؒ نے فرمایا: ”میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مخلوق میں سے بندوں کے لیے سب سے مخلص فرشتے ہیں اور مخلوق میں سے بندوں کے ساتھ سب سے زیادہ دغابازی کرنے والا شیطان ہے۔“[4]

قاضی ابن عطیہؒ نے بیان کیا: ”مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک شخص نے کسی نیک

---

[1] تفسير القرطبي ١٥/ ٢٩٥.

[2] تفسير القاسمي ١٤/ ٢٢٥.

[3] تفسير القرطبي ١٥/ ٢٩٥.

[4] المحرر الوجيز ١٤/ ١١٧، نیز ملاحظہ ہو: تفسير البغوي ٤/ ٩٣؛ و تفسير القرطبي ١٥/ ٢٩٥؛ و تفسير ابن كثير ٤/ ٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شخص سے کہا: ''میرے لیے دعا کیجئے۔ میرے لیے استغفار کیجئے۔''

اس نیک شخص نے جواب دیا: ''توبہ کرو' راہ اللہ تعالیٰ کی پیروی کرو۔ تمہارے لیے وہ دعائے مغفرت کریں گے جو مجھ سے بہتر ہیں۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔''[1]

اے مولائے کریم! اپنے فضل و کرم سے ہم ناکاروں کو ایسے لوگوں میں شامل فرما جو ایمان لائے' توبہ کی اور آپ کی راہ کی پیروی کی اور فرشتوں نے ان کے لیے دعائیں کیں۔ آمین یاذا الجلال والإکرام

❁ ❁ ❁

[1] المحرر الوجیز ١١٧/١٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۲۱ -----

سید الاوّلین والآخرین ہمارے نبی کریم ﷺ پر فرشتوں کا درود

فرشتوں کے درود پانے والوں میں سے سب سے بلند و بالا، جلیل القدر، افضل و اعلیٰ اور اکمل ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴾ [۱]

"یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اچھی طرح سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔"

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں: "اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ملأ اعلیٰ میں اپنے بندے اور نبی (حضرت محمد ﷺ) کی اپنے ہاں شان و عظمت کے متعلق بتلایا کہ وہ مقرب فرشتوں کے روبرو ان پر درود بھیجتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے عالم سفلی کے لوگوں کو ان پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا تاکہ دونوں جہان (عالم علوی اور عالم سفلی) والوں کی ثنا آنحضرت ﷺ کے لیے اکٹھی ہو جائے۔" [۲]

آیت کریمہ کے بارے میں قارئین کرام اپنی عنان توجہ درج ذیل باتوں

---

[۱] سورة الأحزاب/ الآية ٥٦.

[۲] تفسیر ابن کثیر ٣/٥٥٧، نیز ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ٢٥/٢٢٧؛ و فتح القدیر ٤/٤٥٧؛ و تفسیر السعدي ص ٧٣١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی طرف مبذول فرمائیں:

۱: آیت کریمہ کی ابتدا میں ﴿إن اللّه و ملائکته﴾ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود میں دوام ہے۔ اور آیت کریمہ کا دوسرا حصہ ﴿یصلّون علی النبی﴾ جملہ فعلیہ ہے اور یہ جملہ آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے بار بار درود بھیجنے پر دلالت کناں ہے۔ اس بارے میں علامہ آلوسی تحریر کرتے ہیں: ''جملہ اسمیہ دوام اور استمرار پر دلالت کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ جملہ ﴿إن الله و ملائکته یصلون علی النبی﴾ اپنے ابتدائی حصے کے اعتبار سے دوام پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابتدائی حصہ جملہ اسمیہ ہے اور اپنے دوسرے حصے کی رو سے درود کے بار بار بھیجنے پر دلالت کناں ہے کیونکہ دوسرا حصہ جملہ فعلیہ ہے اس طرح مجموعی طور پر اس جملے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود میں دوام اور تکرار و تسلسل ہے۔''[1]

۲: جملہ کے شروع میں تاکید کے لیے لفظ ''إن'' استعمال کیا گیا ہے۔ اس بارے میں علامہ آلوسی بیان کرتے ہیں: ''لفظ (إنّ) کے ساتھ جملے کی تاکید' اس جملے میں بیان کردہ بات کے متعلق اہتمام کے پیش نظر ہے۔''[2]

ہمارے مولائے کریم کی ہر بات شک و شبہ سے بلند و بالا ہے' لیکن جب اس کے کسی فرمان کے ساتھ تاکیدی لفظ استعمال ہو تو اس فرمان کی قطعیت اور پختگی کا کیا عالم ہوگا۔

---

[1] روح المعانی ۲۲/۷۵.

[2] مرجع سابق ۲۲/۷۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳: آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کے اسم گرامی کی بجائے آپ کا وصف (نبی) ذکر کیا گیا ہے یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کی عظمت و شان اور جلالت قدر پر دلالت کرتی ہے۔ علامہ الوسی اس بارے میں رقم طراز ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے عام طور پر اپنے انبیاء کا ذکر ان کے ناموں سے کیا ہے' لیکن آنحضرت ﷺ کا ذکر ان کے نام کی بجائے وصف (نبی) سے فرمایا ہے اس میں آپ ﷺ کے بلند مقام و مرتبہ اور عظیم قدر و منزلت کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس حقیقت کی تاکید مزید لفظ (نبی) کے ساتھ (ال) استعمال کر کے فرمائی کہ جب (النبی) (The Prophet) کہا جائے تو اس وصف کے سب سے زیادہ مستحق یقیناً نبی کریم ﷺ ہیں۔''[1]

(۴) نبی کریم ﷺ پر فرشتوں کے درود کے ذکر کے موقع پر ان کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے۔ آیت کریمہ میں ہے ﴿و ملائکته﴾ [اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے]. اس اضافت کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ الوسیؒ رقم طراز ہیں: ''اللہ تعالیٰ کی طرف فرشتوں کی اضافت استغراق کے لیے ہے (یعنی سارے کے سارے فرشتے آنحضرت ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''الملائکة'' (فرشتے) کی بجائے ﴿ملائکته﴾ [اللہ تعالیٰ کے فرشتے] فرمایا (یعنی ان کی اضافت اپنی طرف کی) اور اس اضافت میں فرشتوں کی جلالت قدر اور شرف عظیم کی طرف اشارہ ہے اور اس بات سے بھی آنحضرت ﷺ کی شان و عظمت کا یہ پہلو واضح ہوتا ہے کیونکہ جلیل القدر فرشتوں کا بھیجا ہوا درود بھی جلیل القدر ہوگا۔''[2]

علامہ الوسیؒ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ: ''اس میں فرشتوں کی کثرت کے بارے

---

[1] روح المعاني ۲۲/ ۷۵-۷۶.

[2] مرجع سابق ۲۲/۷۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں تنبیہ ہے کہ ان کی اس قدر کثیر تعداد، جس کا احاطہ ان کے خالق عزوجل کے سوا کوئی نہیں کر سکتا، آنحضرت ﷺ پر دوام اور تسلسل کے ساتھ سب دنوں اور زمانوں میں ہر وقت درود پڑھ رہی ہے۔ اور اس میں آنحضرت ﷺ کی جامع، کامل، پاکیزہ اور انتہائی عظیم عزت و تکریم ہے۔'' [1]

❀ ❀ ❀

[1] روح المعاني ۲۲/۷٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مبحث ثانی

فرشتوں کی لعنت اور بد دعا حاصل کرنے والے بد نصیب لوگ

تمہید:

کچھ بد نصیب اور محروم لوگ ایسے ہیں کہ فرشتے ان پر لعنت کرتے ہیں اور ان کے لیے بد دعا کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ نے امت کو خبر دی ہے۔ان بد بخت لوگوں کی بعض اقسام درج ذیل ہیں:

(۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بد گوئی کرنے والے۔

(۲) مدینہ طیبہ میں ارتکاب بدعت کرنے یا وہاں بدعتی کو پناہ دینے والے۔

(۳) اہل مدینہ پر ظلم کرنے اور انہیں خوفزدہ کرنے والے۔

(۴) باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنے والے۔

(۵) مسلمان کے عہد و امان کو توڑنے والے۔

(۶) رمضان کو پانے کے باوجود اپنے گناہوں کو معاف نہ کروانے والے۔

(۷) اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پانے کے باوجود جہنم میں داخل ہونے والے۔

(۸) نبی کریم ﷺ کے اپنے روبرو ذکر کے باوجود آپ پر درود نہ پڑھنے والے۔

(۹) راہ خیر میں مال کو خرچ سے روکنے والے۔

(۱۰) مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے والے۔

(۱۱) قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بننے والے۔

(۱۲) شوہر کے بستر سے دور رہنے والی عورت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۱۳) قریش میں سے دینی تعلیمات سے روگردانی کرنے والے۔

(۱۴) حالت کفر میں مرنے والے۔

(۱۵) ایمان لانے' صداقت رسول کریم ﷺ کی شہادت دینے اور واضح دلائل کے بعد کفر کرنیوالے۔

آئندہ صفحات میں ان میں سے ہر ایک قسم کے لوگوں کے بارے میں الگ الگ عنوان کے تحت ان شاء اللہ تعالیٰ گفتگو کی جائے گی۔ البتہ ان میں سے تین اقسام کے لوگوں کا ذکر ایک ہی عنوان کے ضمن میں کیا جائے گا کیونکہ ان کا تذکرہ ایک ہی حدیث شریف میں یکجا آیا ہے۔ اور وہ تین اقسام یہ ہیں:

ا: رمضان کو پانے کے باوجود اپنے گناہوں کو معاف نہ کروانے والے۔

ب: اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پانے کے باوجود جہنم میں داخل ہونے۔

ج: نبی کریم ﷺ کے اپنے روبرو ذکر کے باوجود آپ پر درود نہ پڑھنے والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱ -----

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بدگوئی کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

جن بد نصیب لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے ایک گروہ وہ ہے جو سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب و شتم کرتا ہے۔ امام طبرانیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيه لعنة اللهِ وَالْمَلائِكةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِين)).[۱]

''جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔''

علامہ مناویؒ شرح حدیث میں تحریر کرتے ہیں: ''(سَبَّهم) یعنی گالی دی۔ ''فَعَلَيْه لعنةُ اللهِ والْمَلائكةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِين'' یعنی اللہ تعالیٰ اس کو صالح اور اچھے لوگوں کی صفوں سے دھتکار دیتے ہیں اور مخلوق اس کے لیے بددعا کرتی ہے۔''[۲]

علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کو سب و شتم کا نشانہ بنانے سے واضح انداز میں منع فرمایا: امام مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[۱] المعجم الکبیر، رقم الحدیث ۱۲۷۰۹، ۱۲/ ۱۱۰-۱۱۱. شیخ البانیؒ اس حدیث شریف کے متعدد شواہد ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ یہ حدیث میرے نزدیک اپنے متعدد طرق کی بنا پر کم از کم (حسن) کے درجہ کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة' رقم الحديث ۲۳٤۰' ٥/٤٤٦-٤٤٧. نیز ملاحظہ ہو: صحيح الجامع الصغير و زيادته' رقم الحديث ٦١٦١' ٥/٢٩٩.

[۲] فيض القدير ٦/١٤٦- ١٤٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِيْ، لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي. فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُم أَنْفَقَ مِثْلَ أُحدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِيفَه))[1]

"میرے صحابہ کو گالی نہ دو' میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے خرچ کردہ مد[2] کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ ان کے خرچ کردہ نصف مد کو بھی نہیں پا سکتا۔"

امام طیبیؒ نبی کریم ﷺ کے فرمان مبارک "لو أن أحدکم انفق مثل أحد ذھبا ما أدرك مد أحدھم ولا نصیفه" کی شرح میں تحریر کرتے ہیں: "حضرات صحابہ میں سے کوئی شخص ایک مد یا آدھا مد اناج خرچ کر کے اپنے اخلاص' صدق نیت اور کمال نفس کے سبب جو اجر و ثواب حاصل کرتا ہے تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر کے بھی وہ اجر و ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔"[3]

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو نشانہ سب و شتم بنانے سے منع کرنے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ اس شخص کے لیے لعنت کی دعا کی جو ان کو گالی دے۔ امام طبرانیؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: رسول

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب تحریم سبّ الصحابة رضی الله عنهم' رقم الحدیث ۲۲۱ (۲۵٤۰)' ٤/ ۱۹٦۷. امام بخاریؒ نے ایسی ہی ایک حدیث حضرت ابوسعید الخدریؓ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی۔ ملاحظہ ہو: صحیح البخاري' کتاب فضائل الصحابة، باب قول النبی ﷺ: "لو کنت متخذا خلیلا قاله أبوسعید رضي الله عنه' رقم الحدیث ۳٦۷۳' ۷/ ۲۱.

[2] (مد) صاع (قریباً پونے تین کلو) کا چوتھا حصہ. (ملاحظہ ہو النهایة في غریب الحدیث والأثر ۳۰۸/٤).

[3] شرح الطیبي ۱۲/ ۳۸٤۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ)).[1]

"میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو میرے صحابہ کو گالی دے۔"

علامہ مناویؒ حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں: "نصرت دین کے لیے حضرات صحابہ کی خدمات کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے ایسے لوگوں کے لیے بد دعا کی جو انہیں نشانہ سب و شتم بنائیں۔ ان کو گالی دینا بہت بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ اور انتہائی سنگین جرائم میں سے ایک جرم ہے۔"[2]

حضرات صحابہ کو نشانہ سب و شتم بنانے پر سلف صالحین اور علمائے امت نے شدید تنقید کی ہے۔ ذیل میں اس بارے میں ان کا ایک واقعہ اور چند ایک اقوال پیش کیے جا رہے ہیں:

(ا) قیس بن ربیع نے وائل بن بہی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: "عبید اللہ بن عمر اور مقداد رضی اللہ عنہما میں کچھ جھگڑا ہوا۔ عبید اللہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو گالی دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لوہار کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں اس (عبید اللہ) کی زبان کٹوا دوں تاکہ اس کے بعد کوئی نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو گالی دینے کی جرأت نہ کر سکے۔"

---

[1] نقلا عن مجمع الزوائد، کتاب المناقب' باب ۱۰/ ۲۱. حافظ ہیثمیؒ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا: "طبرانی نے اس کو الاوسط میں روایت کیا ہے علی بن سہل کے سوا تمام روایت کرنے والے صحیح کے راویوں میں سے ہیں اور وہ بھی ثقہ ہے۔" (مرجع سابق ۱۰/ ۲۱) امام طبرانیؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے میرے صحابہ کو گالی دی۔" (ملاحظہ ہو: صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ' رقم الحدیث ۴۹۸۷' ۵/ ۲۳. اور شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (مرجع سابق ۵/ ۲۳).

[2] فیض القدیر ۵/ ۲۷۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک روایت میں ہے: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زبان کاٹنے کا ارادہ کیا' تو حضرت محمد ﷺ کے صحابہ نے اس بارے میں ان سے گفتگو (معافی کی سفارش) کی۔ انہوں نے فرمایا: "مجھے اپنے بیٹے کی زبان کاٹنے دو تاکہ اس کے بعد کسی کو حضرت محمد ﷺ کے کسی بھی صحابی کو گالی دینے کی جرأت نہ ہو۔"

اس واقعہ کے نقل کرنے کے بعد شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ تحریر کرتے ہیں:

"شاید کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کی سفارش پر اس کی زبان کو نہ کاٹا ہو اور وہ ہی اصحاب حق تھے اور شاید کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بھی شفاعت کرنے والوں میں شامل تھے۔" [1]

www.kitabosunnat.com

(ب) امام مسلمؒ نے حضرت عروہؒ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: "اے میرے بھانجے! انہیں اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے لیے استغفار کریں لیکن انہوں نے ان کو نشانہ سب وشتم بنایا۔" [2]

(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کو گالی نہ دو' کیونکہ ان کا ایک ایک کارنامہ تمہارے تمام اعمال سے بہتر ہے۔" [3]

(د) امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: "کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ صحابہ میں سے کسی کے بارے میں بری بات کا ذکر کرے' یا کسی خامی اور خلل کے ساتھ ان پر طعن زنی کرے۔ اگر کوئی ایسی حرکت کا ارتکاب کرے تو حاکم وقت پر لازم

---

[1] الصارم المسلول ص ٥٨٥.

[2] صحیح مسلم' کتاب التفسیر' رقم الحدیث ١٥ (٣٠٢٢)' ٢٣١٧/٤.

[3] منقول از الصارم المسلول ص ٥٨٠' اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس کے بارے میں کہا: "اللالکائی نے اس کو روایت کیا ہے۔" (مرجع سابق ص ٥٨٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہو جاتا ہے کہ اس کی تادیب کرے اور اس کو سزا دے۔ وہ اس بات کا مجاز نہیں کہ اس کو معاف کر دے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ اس کو سزا دے اور توبہ کروائے۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی توبہ کو قبول کیا جائے گا۔ اور اگر اپنی بدگوئی پر جما رہے تو حاکم وقت اس کو دوبارہ سزا دے اور ہمیشہ کے لیے اس کو قید کر دے۔ اس کو موت یا توبہ ہی کی صورت میں قید سے آزاد کرے۔"[1]

(ہ) انہوں نے یہ بھی فرمایا: "جب تم کسی کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا برائی کے ساتھ ذکر کرتے دیکھو تو اس کے اسلام کے بارے میں نظر ثانی کرو۔"[2]

(و) امام نوویؒ نے فرمایا: "صحابہ کو نشانہ سب و شتم بنانا حرام اور بہت بڑے گناہوں میں سے ہے خواہ وہ صحابہ فتنوں میں الجھ گئے یا ان سے بچے رہے کیونکہ ان باہمی لڑائیوں میں ان کی شرکت ان کے اجتہاد کی روشنی میں تھی۔"[3]

(ز) حضرات صحابہ سے بغض رکھنے سے منع کرنے والی بعض احادیث شریفہ کے ذکر کرنے کے بعد شیخ الإسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "جس نے حضرات صحابہ کو گالی دی اس نے ان کے ساتھ بغض رکھنے سے بھی زیادہ برا کام کیا۔ ایسا شخص تو لازما منافق ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان نہ ہو گا۔"[4]

مولائے کریم ہمیں ایسے بدنصیب لوگوں میں شامل نہ فرمائے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کو گالی دے کر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

---

[1] منقول از الصارم المسلول ص ٥٦٨.

[2] منقول از مرجع سابق ص ٥٦٨.

[3] شرح النووي ١٦/٩٣.

[4] الصارم المسلول ص ٥٨١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

-----۲-----

مدینہ طیبہ میں ارتکاب بدعت کرنے یا وہاں بدعتی کو پناہ دینے والے پر فرشتوں کی لعنت

جن بد بخت لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں یا بدعت کا ارتکاب کرنے والے شخص کو وہاں پناہ دیتے ہیں- امام مسلمؒ نے حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ. فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرفٌ)).[1]

"مدینہ حرم ہے جس شخص نے اس میں بدعت کا ارتکاب کیا یا بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے- قیامت کے دن اس کی نفلی عبادت قبول ہوگی اور نہ فرضی عبادت-"

اس مقام پر قارئین کرام درج ذیل باتوں کی طرف توجہ فرمائیں:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدينة و دعاء النبي صلى الله عيه وسلم فيها بالبركة، رقم الحديث ٤٦٩ (١٣٧١)، ٢/٩٩٩. اس مضمون کی حدیثیں امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے امیر المومنین علی بن ابی طالب اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیں ہیں-(ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، رقمي الحديثين ١٨٦٧، ١٨٧٠، ٤/٨١؛ و صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة و دعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، رقمي الحديثين ٤٦٣ (١٣٦٦) و ٤٦٧ (١٣٧٠)، ٢/٩٩٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱: رسول کریم ﷺ کے ارشاد گرامی [مَنْ أَحْدَثَ فِي الْمَدِينَةِ حَدَثًا] کی شرح میں قاضی عیاضؒ تحریر کرتے ہیں: ''اس کا معنی یہ ہے کہ جس شخص نے وہاں کسی گناہ کا ارتکاب کیا۔'' [1]

علامہ ابن اثیرؒ تحریر کرتے ہیں: ''(اَلْحَدَث) سے مراد ایسا نیا برا کام ہے جس کا سنت سے ثبوت نہ ہو۔'' [2]

ملا علی قاریؒ شرح حدیث میں رقم طراز ہیں: ''یعنی اس نے مدینہ میں برائی اور بدعت کو چلایا اور اس سے مراد ہر وہ بات ہے جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔'' [3]

۲: نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک (أَوْ آوٰی مُحْدِثًا) کی شرح میں قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں: ''گناہ کا ارتکاب کرنے والے کو پناہ دی' اس کو اپنے ہاں جگہ دی' اس کو تحفظ فراہم کیا۔'' [4]

علامہ ابن اثیرؒ تحریر کرتے ہیں: (اَلْمُحْدِث) دال کی زیر اور زبر دونوں طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔ دال کی زیر کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں فاعل ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ: اس نے زیادتی کرنے والے کی مدد کی' یا اس کو پناہ دی' اس کے مدمقابل سے اس کا بچاؤ کیا' اور اس سے قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بنا۔

اور دال کی زبر کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں مفعول ہوگا اور اس سے مراد: نیا برا کام ہوگا۔ اور اس کے برے کام کو پناہ دینے سے مراد یہ ہے کہ اس نے ایسے کام کو گوارا اور پسند کیا۔ کیونکہ بدعت کو گوارا کرنے والا اور بدعتی کو بلا محاسبہ بغیر تنقید کے چھوڑنے والا گویا کہ بدعتی کو پناہ دیتا ہے۔ [5]

---

[1] منقول از شرح النووی ۹/ ۱٤۰.

[2] النهاية في غريب الحديث والأثر' مادة "حدث"، ۱/ ۳۵۱.

[3] مرقاة المفاتيح ۵/ ٦۰۸.

[4] منقول از شرح النووی ۹/ ۱٤۰.

[5] ملاحظہ ہو: النهاية في غريب الحديث والأثر، مادة "حدث"، ۱/ ۳۵۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ملا علی قاریؒ رقم طراز ہیں: (محدثا) صحیح روایت کے مطابق یہ لفظ دال کی زیر کے ساتھ ہے اور اس سے مراد بدعتی ہے- اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد زیادتی کرنے والا ہے- اور اس کو پناہ دینے سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کے مدمقابل کی جانب سے اس سے قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بنے-

ایک روایت دال کی فتح کے ساتھ بھی ہے اور اس سے مراد بدعت ہے اور بدعت کو پناہ دینے سے مراد اس کو گوارا کرنا اور اس پر راضی ہونا ہے-[۱]

۳: امام نووی رقم طراز ہیں: آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی: "عليه لعنة.... إلى آخره" میں ایسا کام کرنے والے کے لیے شدید وعید ہے- قاضی عیاضؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ایسا کرنا (مدینہ طیبہ میں بدعت کا ارتکاب یا وہاں بدعتی کو پناہ دینا) کبیرہ گناہ ہے کیونکہ لعنت کبیرہ گناہ ہی پر ہوتی ہے-

اور آپ ﷺ کے اس فرمان کا معنی یہ ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرتا ہے اور اسی طرح فرشتے اور سارے لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں- اور اس میں رحمت الٰہی سے اس کی شدید دوری کا بیان ہے کیونکہ لغت میں (لعن) سے مراد دھتکارنا اور دور کرنا ہے-[۲]

ملا علی قاریؒ تحریر کرتے ہیں: [فعليه] یعنی ان دونوں (بدعتی اور بدعتی کو پناہ دینے والے) میں سے ہر ایک پر- [لعنة الله] یعنی دھتکارا جانا اور دور کیا جانا ہے- [والملائكة] یعنی وہ اس کے لیے رحمت الٰہی سے دور کیے جانے کی دعا کرتے ہیں-[۳]

---

[۱] ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ٥/٦٠٨

[۲] ملاحظہ ہو: شرح النووي ٩/١٤٠- ١٤١.

[۳] ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ٥/ ٦٠٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۴: نبی مکرم ﷺ کے ارشاد گرامی [لا یُقْبَلُ مِنْه یومَ القیَامة عدلٌ ولا صَرفٌ] کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ تحریر کرتے ہیں: ان دونوں (''عدل''اور ''صرف'') کی تفسیر میں علمائے امت کے مختلف اقوال ہیں۔ جمہور علمائے امت کے نزدیک ''الصرف'' سے مراد فرضی عبادت اور ''العدل'' سے مراد نفلی عبادت ہے۔[1]

مذکورہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مدینہ طیبہ میں برے کام کا ارتکاب کرنا اور بدعت کو وہاں جاری کرنا انتہائی سنگین جرم ہے۔ اسی طرح وہاں برا کام کرنے والے کو پناہ دینا' اس کو جگہ مہیا کرنا' زیادتی کرنے والے کی اعانت کرنا' اس سے قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بننا' بدعتی کو پناہ دینا' یا وہاں بدعت کے چلن کو گوارا کرنا اور اس پر راضی ہونا اور اس کے خاتمے کے لیے مقدور بھر کوشش نہ کرنا انتہائی سنگین گناہ ہیں۔ ایسے گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کو جبار و قہار رب اپنی رحمت سے دھتکار دیتا ہے۔ فرشتے اور سب لوگ رحمت الٰہی سے ان کے دھتکارے جانے کے لیے بددعائیں کرتے ہیں۔ اور ان کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جاتی۔ مولائے رحیم و کریم اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو ایسے گناہوں سے محفوظ رکھے۔ آمین یا حی یا قیوم.

[1] ملاحظہ ہو: فتح الباري ٤/٨٦؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي ٩/١٤١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۳ -----

اہل مدینہ پر ظلم کرنے اور انہیں خوفزدہ کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

جن بدنصیب اور محروم لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے شہر مبارک مدینہ طیبہ والوں پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں خوفزدہ کرتے ہیں۔ درج ذیل احادیث شریفہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں:

۱: امام طبرانیؒ نے حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَھْلَ الْمَدَنِیَة وَ أَخَافَھُمْ فَأَخِفْهُ، وَ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالناسِ أَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ منه صرفٌ وَ لَا عَدْلٌ)) [1]

"اے اللہ! جس نے اہل مدینہ پر ظلم کیا اور انہیں ڈرایا تو اس کو ڈرا اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرضی عبادت قبول ہوگی اور نہ نفلی عبادت۔"

۲: حضرات ائمہ احمد، نسائی اور طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَخَافَ أَھْلَ الْمَدِیْنَةِ أَخَافَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ

---

[1] مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب فیمن أخاف أھل المدینة وأرادھم بسوء، ۳۰۶/۳. حافظ ہیثمیؒ اس حدیث کے بارے میں تحریر کرتے ہیں: "طبرانی نے اس کو الأوسط اور الکبیر میں روایت کیا ہے، اور اس کے روایت کرنے والے صحیح کے روایت کرنے والوں میں سے ہیں۔ (مرجع سابق ۳۰۶/۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْن. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يومَ القيامةِ صرفًا ولا عدلاً)). [1]

"جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو خوف زدہ کرے۔ اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرضی عبادت قبول کرتا ہے اور نہ نفلی عبادت۔"

۳: امام ابن ابی شیبہؒ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْن. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صرفًا و لا عدلاً)). [2]

"جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرضی عبادت کو قبول کرتا ہے اور نہ نفلی عبادت کو۔"

علاوہ ازیں دیگر احادیث شریفہ میں بھی اہل مدینہ کو ڈرانے کے جرم کی سنگینی اور اس کے برے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔ انہی میں سے دو حدیثیں ذیل میں درج کی جارہی ہیں:

امام احمدؒ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امرائے فتنہ میں سے ایک امیر مدینہ آیا، اور اس زمانے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہو چکی تھی، ان سے کہا گیا: اگر آپ اس امیر سے دور ہو جائیں (تو

---

[1] المسند، رقم الحديث ١٦٥٥٩، ٢٧/ ٩٤؛ و كتاب السنن الكبرى، كتاب الحج، من أخاف أهل المدينة أو أرادبهم سوءًا، رقم الحديث ٤٢٦٥/ ١، ٢/ ٤٨٣؛ والمعجم الكبير، رقم الحديث ٦٦٣١، ٧/ ١٤٣. شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی اسناد کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٢٧/ ٩٤. ط: مؤسسة الرسالة)

[2] المصنف، كتاب الفضائل، ماذكر في المدينة و فضلها، جزء من رقم الحديث ٢٤٧٣، ١٢/ ١٨٠-١٨١. شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی اسناد کو [قوی] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٢٣/ ١٢١. ط مؤسسة الرسالة).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مناسب ہوگا)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان نکلے۔ انہیں (راستے میں) ٹھوکر لگی تو کہنے لگے: ''رسول اللہ ﷺ کو خوف زدہ کرنے والا ذلیل و رسوا ہو جائے۔''

ان کے دونوں بیٹوں یا ان میں سے ایک نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ تو فوت ہو چکے ہیں اس نے ان کو کیسے ڈرایا ہے؟''

انہوں نے جواب میں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

((مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَقَدْ أَخَافَ بَيْنَ جَنْبَيَّ)). [1]

''جس نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا اس نے مجھے خوف زدہ کیا۔''

اہل مدینہ کو خوف زدہ کر کے اللہ تعالیٰ کے خلیل اور حبیب حضرت محمد ﷺ کو خوف زدہ کرنا کس قدر سنگین جرم ہے! اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والا کتنا بڑا بدنصیب اور بدبخت شخص ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس انتہائی سنگین جرم سے بچائے رکھے آمین۔

۲: امام مسلمؒ نے حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)). [2]

---

[1] المسند، رقم الحدیث ۱۴۸۱۸، ۲۳/ ۱۲۱. (ط: مؤسسة الرسالة)۔ حافظ ہیثمی نے اس کے بارے میں تحریر کیا ہے: ''اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے روایت کرنے والے صحیح کے روایت کرنے والے ہیں۔'' (مجمع الزوائد ۳/ ۳۰۶). اور شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ہامش المسند ۲۳/ ۱۲۱)

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله، رقم الحدیث ۴۹۴ (۱۳۸۷)، ۲/ ۱۰۰۸. اور صحیح البخاری میں ہے: ''لَا يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ'' (ترجمہ: اہل مدینہ کے خلاف برائی کی تدبیر =

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"جس شخص نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسے گھلا دیتے ہیں۔ جس طرح کہ نمک پانی میں گھول دیا جاتا ہے۔"

اے مولائے کریم! ہمیں ایسے بدنصیب لوگوں میں شامل نہ کرنا جو اہل مدینہ کے خلاف تدبیریں بناتے ہیں۔ اے ہمارے رب رحیم! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو مدینے والے نبی کریم ﷺ اور اہل مدینہ سے محبت کرتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

= کرنے والا اس طرح گھل (کر ختم ہو) جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک گھل (کر ختم ہو) جاتا ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب إثم من كاد أهل المدينة، رقم الحديث ۱۸۷۷، ۹۴/۴ عن سعد رضی الله عنه مرفوعا.)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۴ -----

باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

جن بدنصیب لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے باپوں اور مالکوں کو چھوڑ کر دوسرے اشخاص کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ وہ اپنے حقیقی باپوں کی بجائے کسی اور کو اپنا باپ قرار دیتے ہیں اور اسی طرح بعض غلام اپنے حقیقی مالک کی بجائے کسی اور کا بطور حقیقی مالک ذکر کرتے ہیں۔ امام مسلمؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَ مَنِ ادّعی إلی غیر أبیهِ، أو انتمی إلی غیر مَوالِیه فعلَیهِ لَعنةُ اللّٰهِ وَالْمَلائِکةِ والناسِ أجْمَعِین لاَ یَقْبَل اللّٰهُ منهُ یوم القِیامةِ صرفًا و لا عدلاً)).[1]

''اور جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف انتساب کیا' یا اپنے مالکوں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی فرضی عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی عبادت۔''

امام نوویؒ اس حدیث شریف کی شرح میں رقم طراز ہیں: ''اس سے یہ بات واضح ہے کہ انسان کا اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا یا غلام کا اپنے مالکوں کے سوا کسی اور کی طرف انتساب کرنا شدید حرام ہے۔ کیونکہ اس میں کفران

---

[1] ملاحظہ ہو: صحیح مسلم' کتاب الحج' باب فضل المدینة و دعاء النبی صلی اللہ علیه وسلم فیها بالبرکة' جزء من رقم الحدیث ٤٦٧ (١٣٧٠)' ٤/ ٩٩٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نعمت' وراثت' ولاء اور دیت وغیرہ کے حقوق کا ضائع کرنا' قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی ہے۔"[1]

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے:

((وَ مَنْ وَالٰی قوماً بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْن. لاَ يُقْبَلُ مِنه يوم القِيَامةِ صَرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ)).[2]

"جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی اور قوم سے ناطہ جوڑا اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کی فرضی عبادت قبول ہوگی اور نہ ہی نفلی عبادت۔"

امام بخاریؒ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

[بابُ إِثْمِ مَنْ تبرأ مِنْ مَوَالِيه].[3]

"اپنے مالکوں سے قطع تعلق کرنے کے گناہ کے بارے میں باب۔"

نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی "من والی قوما" کی شرح میں ملا علی قاریؒ تحریر کرتے ہیں: "اس کی صورت یہ ہے کہ آزاد شدہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کی بجائے کسی اور شخص سے کہے: 'تو میرا مولا (سابقہ مالک) ہے۔"[4]

بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ کچھ لوگ اس بات کا دعوی کرتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں قوم یا نسل سے ہیں حالانکہ ان کا اس قوم یا نسل سے قطعا کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔ ان کا یہ طرز عمل شریعت اسلامیہ کے منافی اور نتائج کے اعتبار سے انتہائی سنگین ہے۔

مذکورہ بالا حدیث شریف کی رو ایسے لوگ اپنے جھوٹے دعوے کی وجہ سے

---

[1] شرح النووي ۹/ ۱٤٤.

[2] ملاحظہ ہو: صحيح البخاري' كتاب الفرائض' جزء من رقم الحديث ٦٧٥٥' ١٢/ ٤٢.

[3] مرجع سابق، ٤١/١٢.

[4] مرقاة المفاتيح ٦٠٩/٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں اور ان کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

اپنے باپوں کی بجائے دوسروں کی طرف نسبت کی حرمت کے بارے میں کتاب و سنت میں اور بھی دلائل موجود ہیں انہی دلائل میں سے تین ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَآءَكُمْ أَبْنَآءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَٰهِكُمْ وَٱللَّهُ يَقُولُ ٱلْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى ٱلسَّبِيلَ ﴿٤﴾ ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ [1]

"اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا نہیں بنایا ہے یہ تو تمہارے اپنے منہ کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔"

ب: نبی محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَاتَرْغَبُوا عَنْ آبائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيه فَقَدْ كَفَرَ)). [2]

"اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو۔ (یعنی انہیں چھوڑ کر اپنی نسبت دوسروں کی طرف نہ کرو) جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا اس نے کفر کیا۔"

ج: نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَن ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّه غَيْرُ أَبِيه فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). [3]

---

[1] سورة الأحزاب/ الآيتان ٤-٥.

[2] رواه الإمام البخاري في صحيحه عن أبي هريرة رضي الله عنه، كتاب الفرائض، باب من ادعى إلى غير أبيه، رقم الحديث ٦٧٦٨، ١٢/ ٥٤.

[3] رواه أيضا الإمام البخاري في صحيحه عن سعد رضي الله عنه، كتاب الفرائض، باب من ادعى إلى غير أبيه، رقم الحديث ٦٧٦٦، ١٢/ ٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف یہ جانتے ہوئے انتساب کیا کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔''

مولائے کریم اپنے فضل و کریم سے ہم سب کو اس سنگین گناہ سے بچائے رکھے۔ آمین یا حی یا قیوم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۵ -----

مسلمان کے عہد وامان کو توڑنے والے پر فرشتوں کی لعنت

فرشتوں کی لعنت کے مستحق بدبخت لوگوں میں سے پانچویں قسم ان لوگوں کی ہے جو کسی مسلمان کے عہد وامان کو توڑتے ہیں امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ. فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يومَ القِيَامة صرفٌ وَلَا عَدْلٌ)).[1]

"سب مسلمانوں کا عہد وامان ایک ہے۔ سب سے کم رتبے والا مسلمان عہد وامان دے سکتا ہے۔ جس نے کسی مسلمان کے عہد وامان کو توڑا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کی فرضی عبادت قبول کی جائے گی اور نہ ہی نفلی عبادت۔"

اس مقام پر قارئین کرام اپنی عنان توجہ درج ذیل باتوں کی طرف مبذول فرمائیں:

۱: حافظ ابن حجرؒ شرح حدیث میں رقم طراز ہیں: "اس کا معنی یہ ہے کہ مسلمانوں

---

[1] ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الفرائض باب أثم من تبرأمن مواليه، جزء من رقم الحديث ٦٧٥٥، ١٢/ ٤٢؛ و صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبى ﷺ فيها بالبركة، رقمي الحديثين ٤٦٧ (١٣٧٠) ٤٦٨، (-) ٩٩٥-٩٩٩. یہ حدیث امام مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو: مرجع سابق، رقم الحديث ٤٧٠ (١٣٧١)، ٨/ ٩٩٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے عطا کردہ امان کی حیثیت ایک جیسی ہے خواہ یہ امان ایک شخص نے دیا ہو یا زیادہ اشخاص نے، اسی طرح یہ امان کسی عالی مرتبت شخص نے دیا ہو یا فرد تر حیثیت کے شخص نے، جب کوئی ایک مسلمان کسی کافر کو امان دے دے تو کسی بھی مسلمان کے لیے اس امان کو ختم کرنا جائز نہیں۔ امان کے دینے میں مرد و عورت، آزاد و غلام سب یکساں ہیں کیونکہ سب اہل اسلام ایک جان کی مانند ہیں۔"[۱]

۲: سلف صالحین آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی (ذمة المسلمين واحدة) پر سختی سے عمل کرتے ہوئے مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کے دیئے ہوئے امان کی شدت سے پاس داری کرتے۔ ہماری اسلامی تاریخ اس بات کے بہت سے شواہد ہیں انہی میں سے ایک واقعہ امام عبدالرزاق نے فضیل رقاشی سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا: "فارس کی بستیوں میں سے ایک بستی "شاہرتا" کے محاصرے کے موقع پر میں بھی وہاں موجود تھا۔ ہم نے ایک ماہ تک اس بستی کا محاصرہ جاری رکھا۔ ایک دن ہم پچھلے پہر اس ارادے سے پیچھے پلٹے کہ اگلے دن صبح کے وقت اس بستی پر حملہ کریںگے۔

ہمارا ایک غلام پیچھے رہ گیا۔ بستی والوں نے اس سے امان طلب کی۔ اس نے ایک تیر پر امان لکھ کر تیر ان کی طرف پھینک دیا۔

جب ہم بستی والوں کی طرف واپس آئے تو وہ عام لباس میں ہمارے سامنے آئے انہوں نے اپنے ہتھیار اتار دیئے ہوئے تھے۔ یہ صورت حال دیکھ کر ہم نے کہا: "کیا ماجرا ہے؟"

انہوں نے کہا کہ: "تم نے ہمیں امان دی ہے۔"

اور ساتھ ہی انہوں نے ہمیں وہ تیر نکال کر دکھایا جس پر ان کے لیے امان

---

[۱] فتح الباري ٤/٨٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تحریر کی ہوئی تھی۔ ہم نے کہا: "یہ امان تو ایک غلام نے لکھی ہے اور غلام کو امان دینے کا اختیار نہیں۔"

انہوں نے جواب میں کہا: "ہم تو تمہارے غلام اور آزاد میں فرق نہیں جانتے' اور اس امان ہی کی بنیاد پر (اپنی بستی سے) باہر نکل کر آئے ہیں۔"

ہم نے کہا: "امان کے ساتھ ہی پلٹ جاؤ۔"

انہوں نے کہا: "ہم تو کبھی بھی نہ پلٹیں گے۔"

ہم نے ان کا ماجرا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کیا۔ انہوں نے جواباً تحریر فرمایا: "مسلمان غلام یقیناً مسلمانوں ہی میں سے ہے۔ اور اس کی دی ہوئی امان ان کی امان ہے۔"

راوی نے کہا: "ان کے مال غنیمت کے حصول کا جو موقع ہمیں میسر آ رہا تھا وہ ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا۔"[1]

امام سعید بن منصورؒ کی بیان کردہ روایت میں ہے۔ "انہوں (عمر فاروق رضی اللہ عنہ) نے تحریر فرمایا: "یقیناً غلام مسلمانوں ہی کا ایک فرد ہے اور اس کا عہد و امان تمہارا عہد و امان ہے۔"[2]

امام طبریؒ کی روایت میں ہے: "انہوں (عمر فاروق رضی اللہ عنہ) نے ان کو لکھا: "یقیناً اللہ تعالیٰ نے وفا کو عظیم قرار دیا ہے پابندی عہد ہی سے تم وفا شعار شمار کیے جاؤ گے۔ شک کی صورت میں ان کے عہد کو برقرار رکھو اور اس کی پاس داری کرو۔" مسلمانوں نے ان کے عہد کو پورا کیا اور ان کی بستی سے واپس پلٹ آئے۔"[3]

---

[1] المصنف، کتاب الجهاد، باب الجوار، و جوار العبد والمرأة، رقم الرواية ٩٤٠، ٥/٢٢٢-٢٢٣.

[2] سنن سعيد بن منصور، باب ما جاء في أمان العبد، رقم الرواية ٢٦٠٨، ٢/٢٣٣.

[3] تاريخ الطبري ٤/٩٤. نیز ملاحظہ ہو: مجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوي والخلافة الراشدة ص ٤١١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۴: ہمارے زمانے میں بعض مسلمانوں نے معاہدوں سے منحرف ہونے کے لیے کتنے حیلے تراش رکھے ہیں۔ کتنے شرکاء ایسے ہیں کہ ان کا حصے دار کسی سے معاملہ طے کرلے اور وہ اس معاہدے کو اپنے مفاد کے خلاف سمجھیں تو وہ فوراً اس معاہدہ سے یہ کہ مکر جاتے ہیں کہ ایسا معاہدہ کرنے کا ہمارے ساتھی کو کوئی اختیار سرے سے ہے ہی نہیں۔ اور جب والد کسی سے کوئی بات طے کر لے اور بیٹے اس کو اپنے لیے مفید نہ سمجھیں تو فوراً بولتے ہیں کہ والد صاحب محترم تو عرصہ دراز سے کاروبار سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ دکان یا فیکٹری میں ان کی تشریف آوری تو صرف برکت کے لیے ہے وگرنہ کاروباری معاملات سے تو ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر بیٹا کسی سے کوئی معاملہ طے کر لے اور والد صاحب محترم اس معاملہ سے منحرف ہونا چاہیں تو ان کی حجت یہ ہوتی ہے کہ کاروبار تو میرا ہے اس کا سرمایہ میری ساری زندگی کی شب و روز کی جگر سوز محنت کا نتیجہ ہے۔ بیٹے کی اس سارے کاروبار میں حیثیت ایک ملازم کی ہے۔ ایسے معاملات طے کرنا اس کے دائرہ اختیار سے خارج ہے۔

اپنے تئیں عقل منداور ہوشیار سمجھنے والے یہ لوگ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: [1]

﴿ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَمَا يَخۡدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمۡ ﴾

”وہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں سے دغا بازی کرتے ہیں لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دغا دیتے ہیں۔“

ان ہی پر تو چسپاں نہیں ہوتا؟ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ فرمائے۔ آمین یا حی یا قیوم۔

---

[1] سورۃ البقرہ/۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

-----۲-----

راہ خیر میں مال کو خرچ سے روکنے والے کے لیے فرشتے کی بد دعا

جن بد نصیب لوگوں کے لیے فرشتے بد دعا کرتے ہیں ان میں سے چھٹی قسم ان لوگوں کی ہے جو راہ خیر میں اپنے مالوں کو خرچ نہیں کرتے۔ متعدد احادیث شریفہ میں نبی کریم ﷺ نے امت کو اس بات کی اطلاع دی ہے۔ ایسی ہی احادیث شریفہ میں سے تین درج ذیل ہیں:

ا: امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ العِبَادُ فِيهِ إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُوْلُ أَحدُهُمَا: "اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا"، وَ يَقُوْلُ الآخَرُ: "اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا"))[1]

"کوئی دن ایسا نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما" اور دوسرا (بد دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: "اے اللہ! روکنے والے کو تباہی دے" (مال کو راہِ خیر میں خرچ سے روکنے والے کے مال کو تباہ فرما)"

"حافظ ابن حجر شرح حدیث میں تحریر کرتے ہیں: "جہاں تک تباہی و بربادی کی دعا کا تعلق ہے اس سے مراد یا تو راہ خیر میں نہ خرچ کیے ہوئے اسی مال کا تباہ و برباد ہونا ہے یا صاحب مال کا تباہ ہونا ہے اور اس کی بربادی کی شکل یہ ہے کہ وہ دوسرے (بے کار) کاموں میں اس قدر الجھ جائے کہ اعمال خیر کی طرف توجہ ہی نہ کر سکے۔"[2]

---

[1] ملاحظہ ہو: حوالہ حدیث کتاب کے ص ۶۷ میں

[2] فتح الباري ۳/۳۰۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ب: حضرات ائمہ احمد، ابن حبان، اور حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَان يُنَادِيَان، يُسْمِعَان أَهْلَ الأَرْضِ إِلاَّ الثَّقَلَيْن: ((يَا أَيُّها النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُم فَإِنَّ مَا قَلَّ، وَ كَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى)). وَلاَ آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَان يُنَادِيَان يُسْمِعَان أَهْلَ الأَرْضِ إِلاَّ الثَّقَلَيْن: ((اَللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَ أَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفًا)). [1]

''ہر روز طلوع آفتاب کے وقت اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور وہ دونوں بلند آواز سے پکارتے ہیں جس کو جن و انس کے علاوہ سارے زمین والے سنتے ہیں: ''اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، کفایت کرنے والا تھوڑا (مال) غافل کرنے والے زیادہ (مال) سے بہتر ہے۔''

اور ہر روز غروب آفتاب کے وقت اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور وہ دونوں بلند آواز سے پکارتے ہیں جس کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ سارے اہل زمین سنتے ہیں: ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما۔ اور روکنے والے کو تباہی دے۔''

ج: امام احمدؒ اور امام ابن حبانؒ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَلَكاً بِبَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الجنَّةِ يَقُوْلُ: "مَنْ يُقْرِضِ الْيَوْمَ يُجْزَ غَدًا، وَ مَلَكٌ بِبَابٍ آخَر يَقُوْلُ: "اَللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَ أَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفًا")). [2]

''جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے پاس ایک فرشتہ کہتا ہے: ''آج قرض دینے والے کو کل بدلہ دیا جائے گا۔''

[1] ملاحظہ ہو: حوالہ حدیث کتاب کے ص ۶۹ میں

[2] ملاحظہ ہو: حوالہ حدیث کتاب کے ص ۶۹ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ایک دوسرے دروازے پر فرشتہ (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: ”اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما' اور روکنے والے کو تباہی دے۔“

مولائے کریم اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو ان سعادت مند لوگوں میں شامل فرمائے جو راہ خیر میں اپنے مالوں کو خوب خرچ کرتے ہیں اور فرشتہ ان کے لیے بہترین بدل کی دعا کرتا ہے' اور رب رحمٰن ورحیم ایسے بد نصیبوں میں شریک نہ فرمائے جو اپنے مالوں کو راہ خیر میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں اور فرشتہ ان کے لیے تباہی و بربادی کی دعا کرتا ہے۔ آمین یاذا الجلال والإکرام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۷-۸-۹ -----

تین اقسام کے لوگوں کے بارے میں جبریل علیہ السلام کی بددعا

لوگوں کی تین اقسام ایسی ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کے لیے بددعا کی اور ہمارے رسول کریم رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بددعا پر آمین کہا-وہ تین اقسام درج ذیل ہیں:

ا: جن لوگوں نے ماہ رمضان کو پایا لیکن اپنے گناہوں کو معاف نہ کروایا-

ب: جن لوگوں نے اپنے بوڑھے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا اور پھر جہنم میں داخل ہوئے-

ج: جن کے روبرو نبی کریم ﷺ کا ذکر آیا اور انہوں نے آپ پر درود نہ بھیجا-

اس بات پر دلالت کرنے والی دو حدیثیں درج ذیل ہیں:

ا: امام ابن حبانؒ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

صَعِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ المِنبر، فلمّا رَقِيَ عتبةً قال: ((آمين)).

ثُمَّ رَقِيَ عتبةً أخرى، فقالَ: ((آمين)).

ثُمَّ رَقِيَ عتبةً ثالثةً، فقال: ((آمين)).

ثُمَّ قَالَ: "أتَانِي جبريل فقال: يا مُحَمَّدُ-ﷺ- مَنْ أَدْرَكَ رَمضَانَ فَلَمْ يُغفَرْلَهُ، فَأبعَدَهُ اللّٰهُ" قلتُ: ((آمين)).

قالَ: وَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْه أوْ أحدَهُمَا، فَدَخَلَ النَّار، فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ" قلتُ: ((آمين)).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فقال: "مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ"، قل: ((آمين)).

فقلتُ : ((آمين)). [1]

رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے۔ آپ نے پہلی سیڑھی پر تشریف لانے پر کہا: "آمین"

پھر آپ دوسری سیڑھی پر چڑھے اور کہا: "آمین"

پھر آپ تیسری سیڑھی پر چڑھے اور کہا: "آمین"

پھر آپ نے فرمایا: "میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: "اے محمد۔ ﷺ۔! جس نے رمضان کو پایا لیکن بخشش حاصل نہ کی اس کو اللہ تعالیٰ (اپنی رحمت سے) دور کرے۔"

میں نے کہا: "آمین"

انہوں نے (جبریل علیہ السلام) نے کہا: "جس نے اپنے والدین یا ان دونوں میں سے ایک کو پایا اور پھر جہنم میں داخل ہو گیا اس کو اللہ تعالیٰ (اپنی رحمت سے) دور کرے۔"

میں نے کہا: "آمین۔"

پھر (انہوں نے) کہا: "جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ (اپنی رحمت سے) دور کرے۔" آپ کہیے:

"آمین۔"

پس میں نے کہا: "آمین۔"

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، باب حق الوالدين، رقم الحديث ٤٠٩، ٢/ ١٤٠. حافظ ہیثمی نے اس حدیث کے بارے میں کہا: "اس کو طبرانی نے روایت کیا۔ اس میں ایک راوی عمران بن ابان ہے۔ ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے اور دوسرے کئی لوگوں نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے، باقی روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔ ابن حبان نے اسی اسناد سے اپنی صحیح میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔" (مجمع الزوائد ١٠/ ١٢٢). شیخ شعیب ارناؤوط نے تحریر کیا ہے کہ: یہ حدیث [صحیح لغیرہ] ہے اگرچہ یہ اسناد ضعیف ہے۔" (هامش الإحسان ٢/ ١٤٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲: امام طبرانیؒ حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يومًا إلى المِنبَرِ، فَقَالَ حِينَ ارْتَقَى درجةً:
((آمين)).
ثُمَّ رَقِي أُخرى، فَقَال: ((آمين)).
ثُمَّ رَقِي الثَالِثَة، فقال: ((آمين)).
فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ المِنْبرِ، وَ فَرَغَ، قلنا: "يَا رَسولَ اللّٰهِ-ﷺ- لَقَدْ سَمِعْنا مِنْكَ كَلامًا اليوم."
قال: ((وَسَمِعْتُمُوْهُ)).
قالوا: ((نعم)).
قال: "إِنَّ جِبْرِيلَ عليه السلام عَرَضَ بي حِينَ ارْتَقَيْتُ درجةً، فقال: "بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْه عِنْدَ الكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الجَنَّةَ."
قال: قلتُ: ((آمين))
و قال: "بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عليك."
فقلتُ: ((آمين)).
ثم قال: "بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَه."
فقلتُ: ((آمين)).[1]

"بے شک رسول اللہ ﷺ ایک دن منبر کی طرف تشریف لائے۔ جب آپ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو کہا: "آمین"
پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو کہا: "آمین"
پھر آپ تیسری سیڑھی پر چڑھے اور کہا: "آمین"

---

[1] مجمع الزوائد، کتاب الأدعية' باب فيمن ذكر ﷺ عنده فلم يصل عليه' ۱۰/۱۶۶.
حافظ ہیثمیؒ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں- "طبرانی نے اس کو روایت کیا اور اس کے روایت کرنے والے [ثقہ] ہیں-" (مرجع سابق ۱۰/۱۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھر جب آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور (جبریل علیہ السلام کی آمد کی وجہ سے آپ پر جو کیفیت طاری تھی) اس سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: "یارسول اللہ ﷺ! آج ہم نے آپ کی (خلاف معمول) بات کو سنا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے میری بات کو سنا ہے؟"

انہوں نے عرض کی: "جی ہاں۔"

آپ نے فرمایا: "جب میں سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے، اور کہا: "جس نے اپنے والدین یا ان دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر جنت میں داخل نہ ہوا وہ (رحمت الٰہی سے) دور ہو جائے۔"

آپ نے فرمایا: "میں نے کہا "آمین۔"

انہوں نے (جبریل علیہ السلام) نے کہا: "جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا وہ (رحمت الٰہی سے) دور ہو جائے۔"

اس پر میں نے کہا: "آمین۔"

پھر انہوں (جبریل علیہ السلام) نے کہا: "جس نے رمضان کو پایا لیکن گناہوں سے مغفرت حاصل نہ کی وہ (رحمت الٰہی سے) دور ہو جائے۔"

میں نے (جواب میں) کہا: "آمین۔"

ان تینوں اقسام کے لوگ کس قدر بد نصیب ہیں کہ جبریل امین علیہ السلام نے ان کے بارے رحمت الٰہی سے محروم ہو جانے کی بددعا کی اور رحمت دو عالم حضرت محمد ﷺ نے ان کے بارے میں کی ہوئی بددعا پر آمین کہی۔

امام طیبیؒ مذکورہ بالا تینوں اقسام کے لوگوں کے بارے میں بددعا کا سبب بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: نبی کریم ﷺ پر درود آپ کی تکریم و تعظیم کی ایک شکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے رسول اور حبیب ﷺ کی تعظیم کی اللہ تعالیٰ اس کو عظمت ورفعت سے نوازتا ہے اور جس نے آنحضرت ﷺ کی توقیر نہ کی اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل ورسوا کرتا ہے۔

اسی طرح ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا شان و عظمت والا مہینہ ہے جس کے بارے میں اس نے خود فرمایا:

﴿ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ﴾ ؎١

"جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لیے سراپا ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کی' اور حق و باطل کی تمیز کی واضح نشانیاں ہیں۔"

جس شخص کو اس ماہ کی تعظیم کا موقع میسر ہوا اور اس نے رمضان کے اعمال کو ایمان اور احتساب سے سرانجام دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو عزت سے نوازتا ہے۔ اور جس نے رمضان کی تعظیم نہ کی اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دیتا ہے۔

جہاں تک والدین کی تعظیم کا تعلق ہے ان کی توقیر میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان اور نیکی کرنے کا ذکر' اپنی توحید و عبادت کے ساتھ اس آیت کریمہ میں فرمایا:

؎٢

"اور تیرا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا"

اسی لیے جس شخص کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا موقع میسر آجائے خصوصاً جب کہ وہ بڑھاپے اور بے چارگی کے عالم میں اس کے پاس ہوں اور

---

١ سورة البقرة/جزء من الآية ١٨٥.

٢ سورة الإسراء/جزء من الآية ٢٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کا مخلوق میں سے اس کے سوا اور کوئی سہارا نہ ہو، لیکن وہ اس موقع سے فائدہ نہ اٹھائے تو ایسے شخص کا طرز عمل انتہائی معیوب ہے اور وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ اس کی تحقیر و تذلیل کی جائے۔ [1]

مولائے کریم اپنے فضل و کرم سے ہم ناکاروں کو ان تینوں اقسام کے بدنصیب اور محروم لوگوں میں شامل ہونے سے بچائے رکھے۔ آمین یاذا الجلال والإکرام۔

www.KitaboSunnat.com

[1] ملاحظہ ہو: شرح الطیبی ۳/ ۱۰٤٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۰ -----

مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

جن لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے دسویں قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتے ہیں- امام مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ:

"ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيْه بِحَدِيْدة فَإِنَّ المَلاَئِكَةَ تَلْعَنُه، حَتَّى وَ إِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْه وَ أُمِّه)).[1]

"جس نے اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کیا تو یقیناً فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں' خواہ وہ اس کا سگا بھائی ہی ہو-"

نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی: (وإن كان أخاه لأبيه وأمه)[اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو] سے مقصود یہ ہے کہ کسی بھی شخص کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے' خواہ اس شخص کے ساتھ کسی قسم کے بغض و عداوت کا اس پر الزام ہو یا نہ ہو' اسی طرح اشارہ مذاق سے کرے اور نہ ہی سنجیدگی سے-

علاوہ ازیں ایسے اشارہ کرنے والوں پر فرشتوں کا لعنت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسا اشارہ کرنا حرام ہے-[2]

درج ذیل حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے اس قسم کے اشارے سے منع

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب' باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم' رقم الحديث ١٢٥ (٢٦١٦)، ٤/٢٠٢٠.

[2] ملاحظہ ہو: شرح النووي ١٦/١٧٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرنے کا سبب بیان فرمایا ہے۔

امام مسلمؒ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلى أَخِيْه بِالسِّلاحِ، فَإِنَّه لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشيطانَ يَنْزِعُ فِي يَدِه، فَيَقَعُ في حفرةٍ مِن النَّار)). [1]

''کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ وہ ہتھیار اس کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے کو نقصان پہنچادے اور وہ (اشارہ کرنے والا) جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔''

امام نوویؒ نے اپنی کتاب ریاض الصالحین میں مذکورہ بالا دو حدیثوں پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے۔

[مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنے کی ممانعت' اشارہ خواہ مذاق سے ہو یا سنجیدگی سے' نیز بے نیام تلوار کو ہاتھ میں لینے کی ممانعت] [2]

اس مقام پر قارئین کرام دو باتوں کی طرف توجہ فرمائیں:

۱: نبی کریم ﷺ کا مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارے کو حرام قرار دینا سد الذرائع کے ضمن میں آتا ہے یعنی مسلمانوں کو ایسے اعمال سے روکا گیا ہے جو ان کے درمیان فتنہ وفساد اور قتل وغارت کا موجب بنیں اسی طرح دین اسلام میں ان سب باتوں سے روک دیا گیا ہے جو لوگوں کو محرمات تک پہنچادیں۔ [3]

---

[1] صحيح مسلم' كتاب البر والصلة والآداب' باب النهيى عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم' رقم الحديث ١٢٦ (٢٦١٧)' ٤/ ٢٠٢٠.

[2] رياض الصالحين ص ٥٢٠.

[3] اس بارے میں تفصیل کے خواہش مند حضرات درج ذیل کتابوں کی طرف رجوع کریں: =

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲: اگر مسلمان بھائی کی طرف صرف ہتھیار سے اشارہ کرنا فرشتوں کی لعنت کا موجب ہے تو کسی مسلمان کو اذیت دینا' یا اس کی پٹائی کرنا' یا اس کو زخمی کرنا' یا قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر سنگین جرم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو ایسے گناہوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

❀ ❀ ❀

= ا: التدابیر الواقیة من القتل فی الإسلام؛ تالیف: عثمان دوکلی (رسالہ ایم۔اے ٹائپ شدہ)

ب: التدابیر الواقیة من المخدرات فی الإسلام؛ تالیف: فیصل بن جعفر بالی (رسالہ ڈاکٹریٹ ٹائپ شدہ)۔

ج: التدابیر الواقیة من الزنافي الفقه الإسلامی تألیف: راقم السطور۔

د: التدابیر الواقیة من الزنافي الفقه الإسلام تألیف: راقم السطور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۱ -----

قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بننے والے پر فرشتوں کی لعنت

جن بد نصیب اور محروم لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے گیارہویں قسم ایسے لوگوں کی ہے جو کسی ایسے شخص سے قصاص لینے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں جس پر قتل عمد کی بنا پر قصاص لازم ہو چکا ہو۔ حضرات ائمہ ابوداوٗد' نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّة [1]، أَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ، أَوْ سَوْطٍ، أَوْ عَصًا فَعَقْلُه عَقْلُ الخَطأ. وَ مَنْ قُتِلَ عَمْداً فَهو قود. وَ مَنْ حَالَ بَيْنَه وَ بَيْنَه فَعَلَيْهِ لعنةُ اللّٰهِ والمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْن، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صرفًا و لا عدلاً)). [2]

---

[1] (فی عمیة): ایسی صورت میں قتل ہو کہ اس بات کی خبر نہ ہو کہ کس نے قتل کیا اور نہ ہی یہ پتہ چلے کہ کس طرح قتل ہوا۔ ملاحظہ ہو: شرح الطیبی ۸/۲۴۷۱. نیز ملاحظہ ہو: شرح السنہ ۱۰/۲۲۰.

[2] سنن ابی داؤد' کتاب الدیات' باب من قتل في عميا بين قوم' رقم الحديث ۴۵۲۸' ۱۲/۱۸۲؛ و سنن النسائی' کتاب القسامة' باب من قتل بحجر أو سوط' ۸/۴۰؛ وسنن ابن ماجه' أبواب الديات' من حال بين ولي المقتول وبين القود أو الدية' رقم الحديث ۲۶۶۷' ۲/۱۰۲. حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی اسناد کو [قوی] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ المرام ص ۲۴۸)' اور شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابی داؤد ۳/۸۶۷' وصحیح [illegible] وصحیح الجامع الصغیر وزیادته ۵/۳۳۶). متن میں الفاظ حدیث سنن النسائی کے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جو بلوے میں مارا گیا یا پتھر' لکڑی یا چھڑی کے مارنے کی وجہ سے مر گیا تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے۔ لیکن جس کو عمداً قتل کیا گیا اس کا قصاص ہے اور جو کوئی اس کے قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بنا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں' اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرضی عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی عبادت۔''

اللہ تعالیٰ نے امت پر شفقت اور مہربانی فرماتے ہوئے قصاص کو فرض کیا' کیونکہ اس میں ان کے لیے زندگی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَكُمْ فِي ٱلْقِصَاصِ حَيَوٰةٌ يَٰٓأُو۟لِي ٱلْأَلْبَٰبِ ﴾[۱]

''اور اے ارباب دانش! قصاص کے حکم میں تمہارے لیے زندگی ہے۔''

قاضی ابو سعودؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: ''حکم قصاص کی خوبیوں کو بے مثال عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے کہ چیز کو اس کی ضد کا نام دیا گیا ہے۔ قصاص کو زندگی قرار دیا گیا ہے۔ پھر قصاص کو معرفہ (یعنی القصاص کہہ کر) ذکر فرمایا اور حیاۃ (زندگی) کو نکرہ ذکر فرمایا۔ اور اس میں یہ نکتہ پنہاں ہے کہ حکم قصاص کی وجہ سے حاصل ہونے والی زندگی اپنی عظمت میں وصف سے بلند و بالا ہے۔ کیونکہ قصاص کا خوف قاتل کو قتل سے روکتا ہے اور اس طرح دو جانیں قتل سے محفوظ ہو جاتی ہیں ایک مقتول کی جان' اور دوسری قاتل کی اپنی جان۔

علاوہ ازیں زمانہ جاہلیت کے لوگ قاتل کے ساتھ دوسروں کو بھی قتل کرتے تھے۔ اور ایک مقتول کے بدلے میں لوگوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیتے تھے اس طرح ان کے درمیان فتنہ برپا ہو جاتا۔ اور جب قاتل سے قتل کا انتقام لے لیا گیا تو یہ بات باقی لوگوں کی زندگیوں کا سبب بنی۔''[۲]

---

[۱] سورة البقرة / جزء من الآية ۱۷۹.

[۲] تفسير ابي السعود ۱/۱۹۶. نیز ملاحظہ ہو: التفسير القيم ص ۱۴۳-۱۴۴؛ و تفسير البيضاوي ۱/۱۰۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ کی ابتدا ﴿ولکم﴾ (اور تمہارے لیے) سے فرمائی۔ امام ابن قیمؒ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: آیت کے شروع میں ﴿لکم﴾ فرمایا اور اس میں اس بات کا اعلان ہے کہ حکم قصاص تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے اس کی برکات سے تم ہی فیض یاب ہوگے۔ حکم قصاص تم پر شفقت اور مہربانی کرتے ہوئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں تمہاری ہی منفعت اور مصلحت ہے۔"[1]

قصاص کی راہ میں رکاوٹ بننے والا شخص امت کو خیر و برکات سے محروم کر کے تباہی' بربادی اور ہلاکت میں ڈالنے کا سبب بنتا ہے۔ ایسے شخص کا گناہ بہت سنگین ہے۔ اور اسی وجہ سے تو اس بات کا سزاوار قرار پایا کہ ارحم الرحمین کی رحمت سے دھتکارا جائے' فرشتے اور سارے لوگ اس کے لیے بد دعا کریں اور اس کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہ کی جائے۔

شیخ الإسلام ابن تیمیہ اقامت حد یا اللہ تعالیٰ یا لوگوں میں سے کسی کے ثابت شدہ حق کی واپسی میں حائل ہونے کے گناہ کی سنگینی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: "جو شخص کسی فسادی' چور' قاتل' یا اسی طرح کسی ایسے شخص کو پناہ دے جس پر حد واجب ہو چکی ہو یا اس کے ذمہ اللہ تعالیٰ' یا کسی شخص کا حق ثابت ہو چکا ہو' اور ثابت شدہ حق کی بلا زیادتی واپسی کی راہ میں رکاوٹ بنے تو وہ اس کا شریک جرم ہے' اور اس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللهُ من أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا)).

"اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے برا کام [یا بدعت کا ارتکاب کیا] یا

---

[1] التفسیر القیم ص ١٤٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

برا کام کرنے والے[یا بدعتی] کو پناہ دی۔‘‘

برے آدمی کو پناہ دینے والے شخص کے قابو میں آنے پر اس سے برے آدمی کی حاضری' یا اس کے بارے میں اطلاع دینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر اس نے مطالبہ کو پورا نہ کیا تو اس کو قید میں ڈال دیا جائے گا اور وقفہ وقفہ کے بعد اس کی پٹائی کی جائے گی۔

پٹائی کا یہ سلسلہ برے آدمیوں کو گرفتار کروانے تک جاری رہے گا۔ اس پناہ دینے والے بندے کو اسی طرح سزا دی جائے جس طرح کہ اس شخص کو دی جاتی ہے جو اپنے ذمہ ثابت شدہ مال ادا نہ کرے۔ جن لوگوں اور مالوں کا حاضر ہونا واجب ہو جائے ان کی حاضری کی راہ میں رکاوٹ بننے والوں کو سزا دی جائے گی۔‘‘[1]

مولائے کریم ہم سب کو ایسے برے اعمال سے بچائے رکھے آمین یا حی یا قیوم۔

❀ ❀ ❀

---

[1] مجموع الفتاوی ۲۸/۳۲۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

-----۱۲-----

شوہر کے بستر سے دور رہنے والی عورت پر فرشتوں کی لعنت

جن لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے بارھویں قسم ان عورتوں کی ہے جو اپنے خاوندوں کے بلانے کے باوجود انکار کرتے ہوئے ان کے بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ اس بات پر دلالت کرنے والی احادیث شریفہ میں سے دو درج ذیل ہیں:

ا: امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا دَعَا الرجُلُ امرأته إِلَى فِرَاشِهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَجِيء لَعَنَتْهَا المَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)). [1]

"جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے تو اس عورت کے صبح کرنے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

ب: امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا بَاتَتِ المَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِها لَعَنَتْهَا المَلَائِكَةُ حَتَّى

---

[1] متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها، رقم الحدیث ۵۱۹۳، ۹/۲۹۳-۲۹۴؛ و صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها، رقم الحدیث ۱۲۲ (۱۴۳۶)، ۲/۱۰۶۰. متن میں نقل کردہ الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تُصْبِحَ)). [1]

"جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ رہتے ہوئے رات بسر کرے تو اس عورت کے صبح کرنے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

ایک اور روایت میں ہے:

((حَتّٰی تَرْجِعَ)). [2]

"یہاں تک کہ وہ پلٹ آئے" (یعنی اپنے شوہر کے بستر کی طرف)۔

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شرعی عذر کے بغیر عورت کا خاوند کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے۔ عورت کا حالت حیض میں ہونا انکار کے لیے شرعی عذر نہیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں مرد کو لباس کے اوپر سے مباشرت کا حق ہے۔ [3]

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کے متعدد فوائد میں سے دو درج ذیل ہیں:

۱: شوہر کے بستر سے دور رہنے والی عورت پر فرشتوں کی لعنت کا سلسلہ تب تک جاری رہتا ہے جب تک یہ گناہ باقی رہے۔ اور یہ گناہ یا تو طلوع فجر کے وقت ختم ہوتا ہے کہ تب مرد کو عورت کی ضرورت نہیں رہتی' اور یا عورت کے توبہ کرکے شوہر کے بستر کی طرف لوٹ آنے سے۔ [4]

۲: امام ابن ابی جمرہؒ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا ہے: "اس

---

[1] متفق علیہ: صحیح البخاری ۹/۲۹٤' و صحیح مسلم' ۲/۱۰۵۹. متن میں نقل کردہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

[2] متفق علیہ: صحیح البخاری ۹/۲۹٤' و صحیح مسلم ۲/۱۰٦۰.

[3] ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۰/۷-۸.

[4] ملاحظہ ہو: مرجع سابق ۱۰/۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حدیث میں آنحضرت ﷺ کے عورتوں کو فرشتوں کی لعنت سے ڈرانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ خیر کی دعا ہو یا شر کی۔" [1]

عورت کے اپنے شوہر کے بستر سے دور رہنے کے گناہ کی سنگینی اور قباحت کے بارے میں دیگر احادیث شریفہ بھی ہیں۔ انہی میں سے دو درج ذیل ہیں:

۱: امام طبرانی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِثْنَانِ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَتُهُمَا رُؤُوْسَهُمَا: عَبْدٌأَبَقَ مِنْ مَوَالِيْه حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ، وَامْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَاحَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْه)). [2]

"دو قسم کے لوگوں کی نماز ان کے سروں سے اوپر تجاوز نہیں کرتی۔ مفرور غلام یہاں تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس پلٹ کر نہ چلا جائے، اور خاوند کی نافرمانی کرنے والی عورت، یہاں تک کہ وہ (اس کی طرف) لوٹ آئے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مفرور غلام کی حالت فرار میں اور نافرمانی کرنے والی بیوی کی نافرمانی کی حالت میں نمازیں قبول نہیں کی جاتی۔

۲: ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں قسموں کے لوگوں اور نشہ کرنے والے شخص کی گناہ کی حالت میں کوئی نیکی بھی قبول نہیں کی جاتی۔ امام طبرانی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

---

[1] منقول از فتح الباري ۹/۲۹٤.

[2] منقول از مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأة، ٤/۳۱۳. اور اس کے بارے میں حافظ ہیثمی نے تحریر کیا ہے: "طبرانی نے اس حدیث کو الصغیر اور الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے روایت کرنے والے [ثقہ] ہیں۔" (مرجع سابق ٤/۳۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((ثَلاثٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلاةٌ، وَ لاَ تَصْعَدُ لَهُمْ إِلَى اللّٰهِ حَسَنَةٌ: السكرانُ حَتَّى يصحَي، والمرأةُ السَاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجها، وَالْعَبْدُ الآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ فَيضَع يَدَهُ فِي يَدِ مَوَالِيه)).[1]

”تین اقسام کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتی ہے: نشہ کرنے والا یہاں تک کہ وہ ہوش میں آئے' ایسی عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو' اور مفرور غلام یہاں تک کہ وہ پلٹ کر اپنا ہاتھ اپنے مالکوں کے ہاتھ میں دے دے“(یعنی اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دے)

دو تنبیہیں:

اس مقام پر دو باتوں کی طرف قارئین کرام توجہ فرمائیں:

۱: عورت کا شوہر کے بستر سے دور رہنا تب حرام ہے جب اس کے لیے کوئی شرعی عذر نہ ہو- شرعی عذر کی موجودگی میں یہ حرام نہیں- امام نوویؒ نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے[2] اور شوہر کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی بیوی کے حالات کا احساس کرے- شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: مرد جب بھی چاہے اس کو عورت پر حق ہے لیکن شرط یہ ہے کہ نہ تو عورت کو ضرر پہنچائے اور نہ ہی کسی فریضہ کی ادائیگی میں اس کے لیے رکاوٹ بنے اور بیوی کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے شوہر کی رغبت کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے-[3]

---

[1] مجمع الزوائد ٤/٣١٣. اور حافظ ہیثمیؒ نے اس کے بارے میں تحریر کیا ہے:”طبرانی نے اس حدیث کو الاوسط میں روایت کیا ہے- اور اس میں محمد بن عقیل ہے- اور اس کی حدیث [حسن] ہے اگرچہ اس میں ضعف ہے- اور اس کے بقیہ روایت کرنے والے [ثقہ] ہیں-“(مرجع سابق ٤/٣١٣).

[2] ملاحظہ ہو: شرح النووي ١٠/٧-٨.

[3] ملاحظہ ہو: السياسة الشرعية فی إصلاح الراعي والرعية ص ١٦٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲: شوہر کے بستر سے عورت کے الگ رہنے کی حرمت ان اسلامی تدابیر میں سے ایک تدبیر ہے جن کی غرض وغایت مقصدِ نکاح کی تکمیل ہے تاکہ نکاح نگاہوں کی پاکیزگی اور شرمگاہ کی حفاظت کا سبب بنے۔[1]

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي ص ١٤٥-١٤٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۳ -----

قریش میں سے دینی تعلیمات سے روگردانی کرنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

جن بد نصیب اور محروم لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے تیرھویں قسم قریش کے وہ لوگ ہیں جو اسلامی تعلیمات سے بے اعتنائی اور لاپرواہی کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے اس بارے میں ارشادات گرامی میں سے دو درج ذیل ہیں:

۱: حضرات ائمہ احمد' ابویعلی' طبرانی اور بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيش. إِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقًا، وَ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مثل ذَلِك مَا اسْتُرْحِمُوا رَحِمُوا، و إِنْ عَاهَدُوْا وَفَوا، وَ إِنْ حَكَمُوْا عَدَلُوا. فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِك مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)).[1]

''امام قریش میں سے ہوں' بلاشک وشبہ میرا تم پر حق ہے اسی طرح یقیناً

[1] ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد' كتاب الخلافة، باب الخلافة في قريش والناس تبع لهم، ۵/۱۹۲ باختصار. حافظ ہیثمیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو احمد' ابویعلی' طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے البتہ بزار کی روایت کے الفاظ [الملك في قريش] [بادشاہت قریش میں ہو]، اور احمد کی حدیث کے نقل کرنے والے راوی [ثقہ] ہیں۔(ملاحظہ ہو: مرجع سابق ۵/۱۹۲).

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کا بھی تم پر حق ہے جب تک کہ [ان میں یہ باتیں باقی رہیں] ان سے شفقت و مہربانی طلب کی جائے تو وہ شفقت و عنایت [والا معاملہ] کریں، وہ عہد کریں تو اس کی وفا کریں، حکومت کریں تو عدل و انصاف کے ساتھ کریں۔ اور ان میں سے جو یہ [تین کام] نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔"

۲: حضرات ائمہ احمد، ابو یعلی اور بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے فرمایا:

((الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ إِذَا اسْتُرْحِمُوْا رَحِمُوا، وَ إِذَا عَاهَدُوا وَفَوْا، وَ إِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوا. فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)). [1]

"امام قریش میں سے ہوں، جب تک کہ ان سے شفقت و عنایت طلب کی جائے وہ لطف و رحمت سے پیش آئیں، معاہدہ کریں تو اس کو پورا کریں، زمام اقتدار سنبھالیں تو عدل و انصاف کریں۔ اور ان میں سے جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔"

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہونے والی باتوں میں سے دو باتیں درج ذیل ہیں:

۱: قریش کے استحقاق خلافت کی بقا کے لیے ان میں درج ذیل تین صفات کا پایا جانا لازمی امر ہے:

www.KitaboSunnat.com

[1] المسند ۱۹۳/۵۔ (ط: المكتب الإسلامي)۔ حافظ ہیثمیؒ نے اس حدیث کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ اس کو احمد، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے اور احمد کی نقل کردہ حدیث کے روایت کرنے والے سارے راوی سوائے سکین بن عبدالعزیز کے [الصحیح] کے راوی ہیں اور سکین بھی [ثقہ] ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۱۹۳/۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ا: لوگوں پر شفقت وعنایت کرنا۔

ب: لوگوں سے کیے ہوئے عہد و پیمان کو پورا کرنا۔

ج: کاروبارِ حکومت عدل وانصاف سے چلانا۔

۲: ان تینوں صفات سے عاری ہونے کی صورت میں قریش اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت کے سزاوار بن جائیں گے۔ اور جب قریش اپنے عظیم مقام کے باوجود ان صفات سے تہی دامن ہونے کی صورت میں اس سنگین سزا کے مستحق ٹھہرے تو ان صفات سے تہی دامن دیگر اہل اقتدار اس سزا سے کیسے مستثنیٰ قرار دیئے جا سکتے ہیں؟

اے مولائے کریم! عالم اسلام کے تمام حکمرانوں کو ان صفات سے بہرہ ور فرما اور انہیں اپنی، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت سے محفوظ فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

----- ۱۴ -----

حالت کفر میں مرنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

جن بد نصیب لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے چودھویں قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے راہ کفر اختیار کی اور حالت کفر ہی میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل دو آیتوں میں اس بات کو بیان فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ كُفَّارٌ أُو۟لَـٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ ٱللَّهِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَـٰلِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ ٱلْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ ﴾ [1]

''یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور مرتے دم تک کفر ہی پر قائم رہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی، اور فرشتوں کی، اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ ہمیشہ اسی (لعنت یا دوزخ) میں رہیں گے نہ تو کبھی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔''

حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں۔ ''جن لوگوں نے کفر کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے کہ یقیناً ان پر اللہ تعالیٰ، اور فرشتوں، اور سب لوگوں کی لعنت ہے (خالدین فیھا) یہ لعنت تا قیامت ان کے ساتھ چپکی رہے گی، اور ان کے ساتھ ہی جہنم کی آگ میں جائے گی اور وہ ایسا عذاب ہے کہ اس میں نہ تو کمی ہو گی اور نہ ہی وہ موقوف ہو گا بلکہ وہ عذاب مسلسل اور دائمی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس عذاب سے پناہ طلب کرتے ہیں۔'' [2]

اس مقام پر قارئین کرام درج ذیل باتوں کی طرف توجہ مبذول فرمائیں:

---

[1] سورة البقرة/الآيتان ١٦١-١٦٢.

[2] تفسير ابن كثير ٢١٤/١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱: اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لعنت اور عذاب کا مستحق ہونے کے لیے حالت کفر میں مرنے کی شرط بیان کی ہے- حافظ ابن جوزیؒ اس شرط کی حکمت بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''موت کی حالت میں مرنے کی شرط اس لیے لگائی ہے کیونکہ کسی پر کفر کے حکم کا استقرار حالت کفر میں مرنے سے ہوتا ہے-''[1]
اس بارے میں شیخ محمد رشید رضاؒ تحریر کرتے ہیں: ''دائمی لعنت کا سزاوار ہونے کے لیے، جس کے نتیجے میں ہمیشہ ذلت اور رسوائی (دوزخ) کے گھر میں رہنا ہوگا، یہ شرط بیان کی گئی ہے کہ ان کی موت کفر پر ہو- ایسے ہی لوگوں پر لعنت چپکائی جائے گی اور تا ابد اس لعنت میں رہیں گے، اور اس کی موجودگی میں کوئی شفاعت ان کے کام آئے گی اور نہ ہی کوئی وسیلہ انہیں کچھ فائدہ پہنچائے گا-''[2]

۲: بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں پر یہ لعنت قیامت کے دن ہوگی- علامہ بغویؒ نے لکھا ہے کہ امام ابو عالیہؒ نے کہا: ''ان پر یہ لعنت قیامت کے دن ہوگی- کافر کو کھڑا کیا جائے گا، پھر اس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے گا، پھر فرشتے لعنت کریں گے، پھر لوگ اس پر لعنت کریں گے''[3] واللہ تعالیٰ اعلم-

۳: اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی: (خالدین فیھا) [وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے] میں موجود ضمیر کے متعلق مفسرین کرام نے دو رائیں بیان کی ہیں- حافظ ابن جوزیؒ اس بارے میں رقم طراز ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فرمان (خالدین فیھا) میں ضمیر (ھا) کے بارے میں دو رائیں ہیں: ایک رائے یہ ہے کہ ضمیر (اللعنۃ) کی طرف پلٹتی ہے اس رائے کا ذکر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے- (اور معنی یہ ہوگا کہ وہ ہمیشہ اس لعنت میں رہیں گے).
دوسری رائے یہ ہے کہ ضمیر (النار) (یعنی جہنم کی آگ) کی طرف لوٹتی

---

[1] زاد المسیر ۱/۱۶۶.
[2] تفسیر المنار ۲/۵۲-۵۳.
[3] تفسیر البغوي ۱/۱۳٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔اگرچہ آیت کریمہ میں پہلے آگ کا ذکر نہیں ہوا لیکن سیاق وسباق سے وہ سمجھی جا رہی ہے(اور اس قول کے مطابق معنی یہ ہوگا کہ وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے)۔“[1]

۴: شاید کوئی شخص اس مقام پر یہ سوال اٹھائے کہ جب کسی بھی شخص کی اہانت اور رسوائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت کافی ہے تو پھر ان لوگوں پر فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت کے ذکر کرنے میں کیا حکمت ہے؟

شیخ محمد رشید رضاؒ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: ”ان کی تذلیل اور تحقیر کے لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے کافی ہونے کے باوجود ان پر فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت کے ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس بات کو بیان کیا جائے کہ عالم علوی اور سفلی میں سے جو بھی ایسے لوگوں کے حالات سے آگاہ ہوگا یہی رائے قائم کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ناراضگی کے سزاوار ہیں اور اس طرح یہ امید بھی ختم ہو جائے گی کہ کوئی شفقت کرنے والا ان پر ترس کھائے یا کوئی شفاعت کرنے والا ان کی شفاعت کرے کیونکہ وہ ہر ذی عقل و شعور کی رائے میں لعنت کے مستحق قرار پائے۔جب کسی شخص کو اس کے برے کرتوت شفیق و مہربان رب عزوجل کی رحمت سے محروم کر دیں تو وہ غیر اللہ سے کس بات کی امید کر سکتا ہے؟“[2]

اے مولائے رحیم وکریم ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ فرمانا۔ آمین یاحي یاقیوم.

---

[1] زاد المُسیر ۱/ ۱۶۷؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي ۱/ ۱۳٤؛ والمحرر الوجیز ۲/ ۳۳؛ و تفسیر البیضاوي ۱/ ۹۷.

[2] تفسیر المنار ۲/ ۵۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

------ ۱۵ ------

ایمان لانے' صداقت رسول کریم ﷺ کی شہادت دینے' اور واضح دلائل کے بعد کفر کرنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

جن بد نصیب لوگوں پر فرشتے لعنت کرتے ہیں ان میں سے پندرھویں قسم ان لوگوں کی ہے جو ایمان لائے' رسول کریم ﷺ کے برحق ہونے کی گواہی دی' اور ان کے پاس واضح اور روشن دلائل پہنچ گئے لیکن انہوں نے پھر راہ کفر اختیار کی۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

﴿ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٦﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٨٩﴾ ﴾ [1]

"یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے گروہ کو ہدایت دے جو اپنے ایمان لانے' اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے' اور اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔ ان کی تو یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی' اور فرشتوں کی' اور تمام لوگوں کی لعنت ہو' جس میں یہ ہمیشہ پڑے رہیں نہ تو ان سے

---

[1] سورة آل عمران/الآيات ٨٦-٨٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عذاب ہلکا کیا جائے اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔ مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

امام طبریؒ نے دیگر مفسرین کے اقوال نقل کرنے کے بعد تحریر کیا ہے: پس آیت کی تفسیر یہ ہے ﴿ كَيْفَ يَهْدِي ٱللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَـٰنِهِمْ ﴾ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کی سیدھی راہ کی طرف راہنمائی فرمائے اور انہیں توفیق ایمان دے جب کہ انہوں نے حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔ ﴿ بَعْدَ إِيمَـٰنِهِمْ ﴾ اپنے ایمان لانے کے بعد یعنی وہ پہلے آنحضرت ﷺ کی تصدیق کر چکے ہیں' اور اس دین کا اقرار کر چکے ہیں جو وہ اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں ﴿ وَشَهِدُوٓا۟ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقٌّ ﴾ اور اس کے بعد کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی حقانیت کا اعتراف کر چکے ہیں ﴿ وَجَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَـٰتُ ﴾ اور اس کی تائید میں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہین و دلائل آ چکے ہیں۔ ﴿ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِي ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴾ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو حق اور درست بات (ماننے) کی توفیق نہیں دیتا۔ اور وہ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے حق کو باطل سے تبدیل کر دیا اور کفر کو ایمان پر ترجیح دی۔

﴿ أُو۟لَـٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ ٱللَّهِ ﴾ یعنی ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دھتکارا جانا اور اس سے محرومی ہے' اور فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے ان کے لیے بددعا ہے کہ وہ تکلیف دہ عذاب میں مبتلا ہوں۔ ﴿ خَـٰلِدِينَ فِيهَا ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ﴿ عَنْهُمُ لَا يُخَفَّفُ ٱلْعَذَابُ ﴾ یعنی کسی حالت میں بھی عذاب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور نہ ہی انہیں اس میں ڈھیل دی جائے گی ﴿ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴾ یعنی انہیں معذرت پیش کرنے کا موقع نہ دیا جائے گا۔ اور یہ ساری بات آخرت میں عذاب کے ابدی ہونے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دلالت کرتی ہے۔[1]

اے مولائے رحمٰن ورحیم ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ فرمانا جو اپنے کفر کی وجہ سے آپ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق ہوئے۔ آمین یا ذاالجلال والاکرام۔

[1] تفسیر الطبري ٦/٥٧٦-٥٧٧ باختصار.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خاتمہ

اپنے رب رحیم و کریم کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک ناکارے کمزور بندے کو اس عظیم موضوع کے بارے میں کچھ باتیں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب اسی مولائے کریم سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ اس معمولی اور حقیر کوشش کو شرف قبولیت سے نواز دے اور اس کتاب کو اسلام اور مسلمانوں کے لیے مفید بنا دے۔﴿إنه سميع مجيب وعلى كل شيء قدير﴾.

خلاصہ کتاب :

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کتاب میں درج ذیل دو باتیں بیان کی گئی ہیں:

۱: کچھ خوش نصیب اور سعادت مند لوگ ایسے ہیں کہ فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں اور ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں ایسے خوش بخت حضرات میں سے طہارت کی حالت میں سونے والے' نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے' پہلی صفوں کے نمازی' صفوں کی دائیں جانب کے نمازی' امام کے قرأت فاتحہ کے اختتام کے وقت جماعت میں موجود نمازی' نماز کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھنے والے' فجر اور عصر با جماعت ادا کرنے والے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے' ایسے لوگ جن کی عدم موجودگی میں ان کے لیے دعا کی جائے' ان کے لیے دعا کرنے والے' راہ خیر میں خرچ کرنے والے' سحری تناول کرنے والے' وہ روزے دار جن کے روبرو کھایا جائے' مریض کی عیادت کرنے والے' مریض اور میت کے پاس بات کرنے والے' لوگوں کو خیر کی بات سکھلانے والے' ایمان' توبہ اور راہِ اللہ کی اتباع کرنے والے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کے نیک اقارب شامل ہیں اور ان سب کے سرتاج اور سرفہرست سید الأولین والآخرین ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۲: کچھ بد نصیب اور محروم لوگ ایسے ہیں کہ فرشتے ان پر لعنت کرتے ہیں اور ان کے بارے میں بد دعا کرتے ہیں ایسے ہی بد بخت لوگوں میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے خلاف بدگوئی کرنے والے' مدینہ طیبہ میں ارتکاب بدعت کرنے یا وہاں بدعتی کو پناہ دینے والے' اہل مدینہ طیبہ پر ظلم کرنے اور انہیں خوفزدہ کرنے والے' باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنے والے' مسلمان کے عہد و امان کو توڑنے والے' رمضان کو پانے کے باوجود مغفرت حاصل نہ کرنے والے' اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پانے کے باوجود جہنم میں داخل ہونے والے' اپنے روبرو نبی کریم ﷺ کے ذکر کے باوجود آپ پر درود نہ پڑھنے والے' راہ خیر میں مال کو خرچ سے روکنے والے' مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے والے' قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بننے والے' شوہر کے بستر سے دور رہنے والی عورت' حالت کفر میں مرنے والے اور ایمان لانے' حقانیت رسول کریم ﷺ کی گواہی دینے اور واضح دلائل آنے کے بعد کفر کرنے والے شامل ہیں۔

● اپیل:

اس موقع پر اہل علم و فضل' طالب علم بھائیوں اور روئے زمین کے تمام مسلمانوں سے دو باتوں کی درخواست کرنا چاہتا ہوں:

۱: ''تمام اہل علم و فضل اور طالب علم بھائیوں سے درخواست ہے کہ عام لوگوں کو ایسے خوش نصیب حضرات کے بارے میں آگاہ کریں جن پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ نیز ان کو ایسے اعمال کرنے کی ترغیب بھی دیں جن کے سبب وہ حضرات فرشتوں کے درود اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دعاؤں کے مستحق قرار پائے۔

اسی طرح عامۃ الناس کو ایسے بد نصیب لوگوں کے متعلق بھی خبردار کریں جن پر فرشتے لعنت کرتے ہیں اور ان کے لیے بد دعا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں ایسے اعمال سے دور رہنے کی تلقین کریں جن کی بنا وہ لوگ فرشتوں کی لعنت اور بد دعا کے سزاوار قرار پائے۔

۲: روئے زمین کے تمام مسلمانوں سے پر زور مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ فرشتوں کے درود اور دعا کے مستحق ٹھہرانے والے اعمال کی طرف لپک کر آجائیں، اور فرشتوں کی لعنت اور بد دعا کے سزاوار بنانے والے کاموں سے فوری طور پر کلی اجتناب کرلیں۔ اللہ رب العالمین ہم سب کو اس اپیل کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ انه سميع مجيب.

وصلى الله تعالىٰ على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه وأتباعه وبارك وسلّم وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

❁❁❁

المكتبة ...
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور
نمبر 15040

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قائمة المراجع والمصادر

۱- ((**الأحاديث المختارة**)) للإمام ضياء الدين المقدسي، توزيع: مكتبة النهضة الحديثة مكة المكرمة، الطبعة الأولى ۱٤۱۰ هـ، بتحقيق الشيخ عبدالملك بن عبدالله بن دهيش.

۲- ((**الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان**)) للأمير علاء الدين الفارسي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۰۸ هـ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤوط.

۳- ((**البحر المحيط**)) للعلامة ابن حيان الأندلسي، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۱۳ هـ، بتحقيق الأساتذة عادل أحمد، و علي محمد، ود. زكريا نوقى، ود. أحمد جمل.

٤- ((**بلوغ الأماني من أسرار الفتح الرباني**)) للشيخ أحمد بن عبدالرحمن البنا، دار الشهاب القاهرة، بدون الطبعة و سنة الطبع.

۵- ((**بلوغ المرام من أدلة الأحكام**)) للحافظ ابن حجر العسقلاني، ط: مؤسسة الكتب الثقافية بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۰۷ هـ، بتحقيق الشيخ محمد حامد الفقي.

٦- ((**تاريخ الطبري**)) المسمى بـ((**تاريخ الأمم والملوك**)) للإمام ابن جرير الطبري، ط: دار سويدان بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع، بتحقيق الأستاذ محمد أبي الفضل إبراهيم.

۷- ((**تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي**)) للشيخ محمد عبدالرحمن المباركفوري، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۱۰هـ

۸- ((**تحفة الأريب بما في القرآن من الغريب**)) للعلامة أبي حيان الأندلسي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۰۳ هـ، بتحقيق الأستاذ سمير المجذوب.

۹- ((**التدابير الواقية من الربا في الإسلام**)) لـ فضل إلهي، ط: إدارة ترجمان الإسلام باكستان، الطبعة الرابعة ۱٤۲۰ هـ.

۱۰- ((**التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي**)) لـ فضل إلهي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۰۳ هـ.

۱۱- ((**التدابير الواقية من القتل في الإسلام**)) للدكتور عثمان دوكلي، رسالة الماجستير غير منشورة، أجيزت من قبل كلية الدعوة والإعلام بالرياض.

۱۲- ((**التدابير الواقية من المخدرات في الإسلام**)) للدكتور فيصل بن جعفر بالي، رسالة الدكتوراة غير منشورة أجيزت من كلية الدعوة والإعلام بالرياض.

۱۳- ((**الترغيب والترهيب**)) للحافظ المنذري، ط: دارالفكر بيروت، بدون الطبعة سنة الطبع ۱٤۰۱ هـ، بتحقيق الشيخ مصطفى محمد عمارة.

۱٤- ((**التعليق المغني على سنن الدارقطني**)) للعلامة أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آبادي' ط: حديث آكادمي فيصل آباد باكستان' بدون الطبعة و سنة الطبع.
١٥-((تفسير البغوي)) المسمّى ((بمعالم التنزيل)) للإمام أبي محمد البغوي' ط: دارالمعرفة بيروت' الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ' باعداد و تحقيق الأستاذين خالد عبدالرحمن العك' ومروان سوار.
١٦-((تفسير البيضاوي)) للقاضي ناصر الدين البيضاوي' ط: دار الكتب العلمية بيروت' الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.
١٧-((تفسير التحرير والتنوير)) للشيخ محمد الطاهر ابن عاشور' ط: الدار التونسية للنشر تونس' بدون الطبعة' سنة الطبع ١٣٩٩هـ.
١٨-((تفسير السعدي)) المسمّى بـ ((تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان)) للشيخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي' ط: دارالمغني الرياض' الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.
١٩-((تفسير أبي السعود)) المسمّى بـ ((إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم)) للقاضي أبي السعود' ط: دار إحياء التراث العربي' بدون الطبعة و سنة الطبع.
٢٠-((تفسير الطبري)) المسمّى بـ ((جامع البيان عن تأويل آي القرآن)) للإمام أبي جعفر الطبري' ط: دار المعارف بمصر' الطبعة الثانية ١٩٧١م' بتحقيق الشيخين محمود محمد شاكر' و أحمد محمد شاكر.
٢١-((تفسير القاسمي)) المسمّى: بـ ((محاسن التأويل)) للعلاّمة محمد جمال الدين القاسمي' ط: دارالفكر بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٨هـ' بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.
٢٢-((تفسير القرطبي)) المسمّى بـ ((الجامع لأحكام القرآن)) للإمام أبي عبدالله القرطبي' ط: دار إحياء التراث العربي بيروت' بدون الطبعة و سنة الطبع.
٢٣-((التفسير القيم)) للإمام ابن القيم، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٨هـ' جمعه الشيخ محمد أويس الندوي' و حققه الشيخ محمد حامد الفقي.
٢٤-((التفسير الكبير)) المسمّى: بـ ((مفاتيح الغيب)) للعلاّمة فخر الدين الرازي، ط: دارالكتب العلمية طهران' الطبعة الثالثة' بدون سنة الطبع.
٢٥-((تفسير ابن كثير)) المسمّى بـ ((تفسير القرآن العظيم)) للحافظ ابن كثير' ط: دار الفيحاء دمشق و دارالسلام الرياض' الطبعة الأولى ١٤١٣هـ' بتقديم الشيخ عبدالقادر الأرناؤوط.
٢٦-((تفسير المنار)) للسيد محمد رشيد رضا' ط: دار المعرفة بيروت' الطبعة الثانية' بدون سنة الطبع.
٢٧-((التلخيص)) للحافظ الذهبي' ط: دار المعرفة بيروت' بدون الطبعة و سنة الطبع.
٢٨-((جامع الترمذي)) (المطبوع مع شرحه تحفة الأحوذي)' للإمام أبي عيسى الترمذي' ط: دار الكتب العلمية بيروت' الطبعة الأولى ١٤١٠هـ' أو ط: دار الكتاب العربي بيروت'

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بدون الطبعة و سنة الطبع.

٢٩- ((**جلاء الأفهام في فضل الصلاة و السلام على محمد ﷺ خير الأنام**)) للإمام ابن القيم، ط: دار العروبة الكويت، الطبعة الثاني: ١٤٠٧هـ.

٣٠- ((**دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين**)) للشيخ محمد بن علان الصديقي، نشر و توزيع: رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية، بدون الطبعة و سنة الطبع.

٣١- ((**روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني**)) للعلّامة السيد محمود الألوسي، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٠٥هـ.

٣٢- ((**رياض الصالحين**)) للإمام النووي، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثامنة ١٤٠٨هـ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤوط.

٣٣- ((**زاد المسير في علم التفسير**)) للحافظ ابن الجوزي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ١٩٨٤م.

٣٤- ((**سلسلة الأحاديث الصحيحة**)) للشيخ محمد ناصر الدين الألباني، ط: مكتبة المعارف بالرياض، الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.

٣٥- ((**سنن الدارمي**)) للإمام أبي محمد عبدالله بن عبدالرحمن الدارمي، ط: حديث اكادمي فيصل آباد باكستان، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٤٠٤هـ.

٣٦- ((**سنن أبي داود**)) (المطبوع مع عون المعبود) للإمام سليمان بن الأشعث السجستاني، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٣٧- ((**سنن سعيد بن منصور**)). للإمام سعيد بن منصور بن شعبة، ط : دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي.

٣٨- ((**السنن الكبرى**)) للإمام البيهقي، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٤هـ، بتحقيق الشيخ محمد عبدالقادر عطا.

٣٩- ((**سنن ابن ماجه**)) للإمام أبي عبدالله القزويني ابن ماجه، ط: شركة الطباعة العربية السعودية، الطبعة الثانية ١٤٠٤هـ، بتحقيق د. محمد مصطفى الأعظمي.

٤٠- ((**سنن النسائي**)) (المطبوع مع شرح السيوطي و حاشية السندي) للإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى ١٣٤٨هـ.

٤١- ((**السياسة الشرعية في إصلاح الراعي والرعية**)) لشيخ الإسلام ابن تيمية، ط : دار الكتاب العربي، بيروت بدون الطبعة و سنة الطبع.

٤٢- ((**سير أعلام النبلاء**)) للإمام الذهبي، ط : مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٢هـ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤوط.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٤٣- ((شرح الطيبي على مشكاة المصابيح)) للإمام شرف الدين الطيبي' ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة' الطبعة الأولى ١٤١٧ هـ' بتحقيق د. عبدالحميد هنداوي.

٤٤- ((شرح النووي على صحيح مسلم)) للإمام النووي' ط: دارالفكر بيروت' بدون الطبعة سنة الطبع ١٤٠١ هـ.

٤٥- ((الصارم المسلول على شاتم الرسول ﷺ)) لشيخ الإسلام ابن تيمية' نشر و توزيع: الحرس الوطني السعودي' بدون الطبعة و سنة الطبع' بتحقيق محي الدين عبدالحميد.

٤٦- ((صحيح البخاري)) (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسماعيل البخاري' نشر و توزيع: رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية' بدون الطبعة و سنة الطبع.

٤٧- ((صحيح الترغيب والترهيب)) تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الألباني' ط: مكتبة المعارف الرياض' الطبعة الثالثة ١٤٠٩ هـ.

٤٨- ((صحيح الجامع الصغير و زيادته)) اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني' ط: المكتب الإسلامي' الطبعة الثالثة ١٤٠٢ هـ.

٤٩- ((صحيح ابن خزيمة)) للإمام ابن خزيمة' ط: المكتب الإسلامي بيروت' الطبعة الأولى ١٣٩١ هـ' بتحقيق د. محمد مصطفى الأعظمي.

٥٠- ((صحيح سنن الترمذي)) اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني' نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض' الطبعة الأولى ١٤٠٩ هـ' باشراف الشيخ زهير الشاويش.

٥١- ((صحيح سنن أبي داود)) صحّح أحاديثه الشيخ محمد ناصر الدين الألباني' نشر: مكتب التربية لدول الخليج الرياض' الطبعة الأولى ١٤٠١ هـ' باشراف الشيخ زهير الشاويش.

٥٢- ((صحيح سنن النسائي)) صحّح أحاديثه الشيخ محمد ناصر الدين الألباني نشر: مكتب التربية لدول الخليج الرياض' الطبعة الأولى ١٤٠٩ هـ' باشراف الشيخ زهير الشاويش.

٥٣- ((صحيح مسلم)) للإمام مسلم بن حجاج القشيري' نشر و توزيع: رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد' بالمملكة العربية السعودية' بدون الطبعة' سنة الطبع ١٤٠٠ هـ' بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

٥٤- ((الطبقات الكبرى)) للإمام ابن سعد' ط: دار بيروت و دار صادر بيروت' سنة الطبع ١٣٧٧ هـ.

٥٥- ((عمدة القارئ)) للعلامة بدر الدين العيني' ط: دار الفكر بيروت' بدون الطبعة و سنة الطبع.

٥٦- ((عون المعبود شرح سنن أبي داود)) للعلامة أبي الطيب العظيم آبادي' ط: دار الكتب العلمية بيروت' الطبعة الأولى ١٤١٠ هـ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٥٧-((**غريب الحديث**)) للإمام أبي عبيد القاسم بن سلام الهروي' الناشر: دار الكتاب العربي بيروت' الطبعة الأولى ١٣٨٤هـ.

٥٨-((**فتح الباري**)) للحافظ ابن حجر ' نشر و توزيع: رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ' بدون الطبعة و سنة الطبع.

٥٩-**الفتح الرباني لترتيب مسند الإمام أحمد بن حنبل**)) ' للشيخ أحمد عبدالرحمن البنا' ط: دار الشهاب القاهرة' بدون الطبعة وسنة الطبع.

٦٠-((**فتح القدير**)) للإمام محمد بن علي الشوكاني' ط : المكتبة التجارية مكة المكرمة' الطبعة الثانية ١٤١٣هـ' بتعليق الأستاذ سعيد محمد اللّحام.

٦١-((**فضل الدعوة الى الله تعالى**)) كـ فضل الهي' ط:ادارة ترجمان الاسلام باكستان' الطبعة الاولى ١٤٢٠هـ.

٦٢-((**فيض القدير شرح الجامع الصغير**)) للعلامة المناوي' ط: دارالمعرفة بيروت' الطبعة الثانية ١٣٩١هـ.

٦٣-((**القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع ﷺ**)) للحافظ السخاوي' ط: مكتبة المؤيد بالطائف' ومكتبة دارالبيان دمشق' بدون الطبعة و سنة الطبع' بتحقيق الاستاذ بشير محمد عيون.

٦٤-((**كتاب الزهد**)) للامام ابن المبارك' ط: دارالكتب العلمية بيروت' بدون سنة الطبع' بتحقيق الشيخ حبيب الرحمن الاعظمي.

٦٥- ((**مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**)) للحافظ نور الدين الهيثمي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ.

٦٦-((**مجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوي والخلافة الراشدة**)) للدكتور محمد حميد الله 'ط: دارالنفائس بيروت' الطبعة السادسة ١٤٠٧هـ.

٦٧- ((**مجموع الفتاوى لشيخ الاسلام ابن تيمية**))' جمع و ترتيب : الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن قاسم 'ط:مكتبة المعارف الرباط' المغرب' بدون الطبعة و سنة الطبع .

٦٨-((**مجموع فتاوى و مقالات متنوعة**)) للشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز 'طبع و نشر : رئاسة ادارة البحوث العلمية و الافتاء 'ادارة مجلة البحوث الاسلامية بالرياض' الطبعة الاولى ١٤١٨هـ' جمع و ترتيب و اشراف د. محمد بن سعد الشويعر.

٦٩-((**المحررالوجيز في تفسير الكتاب العزيز**)) للقاضي ابن عطية الاندلسي' بدون اسم الناشر والطبعة ' وسنة الطبع ١٤١٣هـ' بتحقيق المجلس العلمي بفاس.

٧٠-((**مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**)) للعلامة الملا علي القاري' ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة ' بدون الطبعة و سنة الطبع' بتحقيق الأستاذ صدقي محمد جميل عطار.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

٧١-((**المستدرك على الصحيحين**)) للإمام أبي عبدالله الحاكم، ط: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع.

٧٢-((**المسند**)) للإمام أحمد بن حنبل، ط: المكتب الإسلامي، بدون الطبعة و سنة الطبع. [أو: ط: دار المعارف مصر، الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ]. [أو ط: مؤسسة الرسالة. بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ].

٧٣-((**المصنف**)) الإمام عبدالرزاق الصنعاني، ط: المجلس العلمي جنوب أفريقيا، الطبعة الأولى ١٣٩٢هـ، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي.

٧٤-((**معالم السنن**)) للإمام أبي سليمان الخطابي، ط: المكتبة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٧٥-((**المعجم الكبير**)) للإمام الطبراني ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٤٠٥هـ، بتحقيق الشيخ حمدي عبدالمجيد السلفي.

٧٦-((**مفتاح دار السعادة**)) للإمام ابن القيم، ط: دار الكتب العلمية بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع.

٧٧-((**المفردات في غريب القرآن**)) للإمام الراغب الأصفهاني، ط: دار المعرفة بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع، بتحقيق الأستاذ محمد سيد كيلاني.

٧٨-((**نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر**)) للحافظ ابن حجر، ط: قران محل كراتشي باكستان، بدون الطبعة و سنة الطبع.

٧٩-((**النهاية في غريب الحديث والأثر**)) للإمام ابن الأثير، الناشر: المكتبة الإسلامية بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع، بتحقيق الأستاذين طاهر أحمد الزاوي ود. محمود محمد الطناحي.

٨٠-((**هامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان**)) للشيخ شعيب الأرناؤوط، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

٨١-((**هامش الترغيب والترهيب**)) للشيخ مصطفى محمد عمارة، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع.

٨٢-((**هامش المسند**)) للشيخ أحمد محمد شاكر، ط: دارالمعارف مصر، الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ.

٨٣-((**هامش المسند**)) للشيخ شعيب الأرناؤوط و زملائه، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٤هـ.

٨٤-((**هامش مشكاة المصابيح**)) للشيخ محمد ناصر الدين الألباني، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٩هـ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مصنف کی اردو تصانیف

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اس کی علامتیں
2. رزق کی کنجیاں
3. لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
4. مسائل عیدین
5. مسائل قربانی
6. حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد
7. خواتین کی ذمہ داریاں
8. فضائل دعوت
9. بچوں کا احتساب
10. والدین کا احتساب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مصنف کی عربی تالیفات

١ ـ التدابير الواقية من الزنا في الفقة الإسلامية	الطبعة السادسة
٢ ـ التدابير الواقية من الربا في الإسلام	الطبعة الرابعة
٣ ـ حب النبي ﷺ وعلاماته	الطبعة الثالثه عشرة
٤ ـ الحسبة : تعريفها ومشروعيتها ووجوبها	الطبعة السابعة
٥ ـ الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين ﷺ	الطبعة الثالثة
٦ ـ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر	الطبعة السادسة
٧ ـ الحرص على هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)	الطبعة الخامسة
٨ ـ من صفات الداعية : اللين والرفق	الطبعة السابعة
٩ ـ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (في ضوء النصوص وسير الصالحين)	الطبعة الثالثة
١٠ ـ مفاتيح الرزق (في ضوء الكتاب والسنة)	الطبعة الثامنة
١١ ـ فضل آية الكرسي وتفسيرها	الطبعة التاسعة
١٢ ـ من صفات الداعية : مراعاة أحوال المخاطبين (في ضوء الكتاب والسنة)	الطبعة الثالثة
١٣ ـ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)	الطبعة الثامنة
١٤ ـ حكم الإنكار في مسائل الخلاف	الطبعة الثانية
١٥ ـ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة رضي الله عنهما (دراسة دعوية)	الطبعة الثانية
١٦ ـ الاحتساب على الوالدين مشروعية، ودرجاته، وآدابه	الطبعة الثانية
١٧ ـ الاحتساب على الأطفال	الطبعة الثانية
١٨ ـ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالى	الطبعة الثانية
١٩ ـ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم	الطبعة الثانية
٢٠ ـ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً	الطبعة الثانية
٢١ ـ فضل الدعوة إلى الله تعالى	الطبعة الثالثه

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

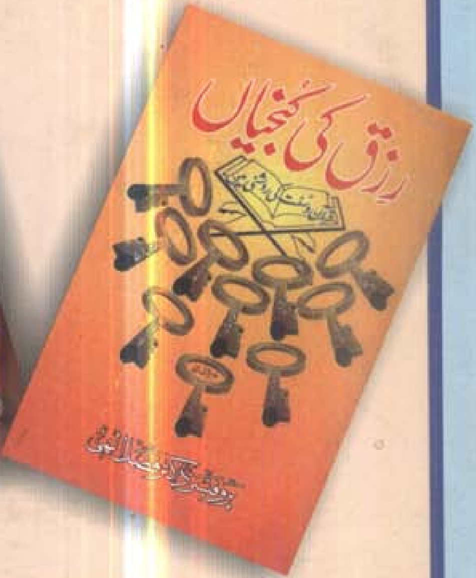

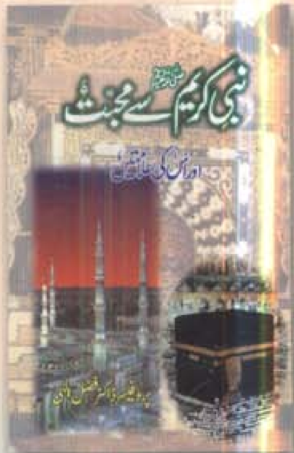

۱
ف ض

مؤلف کی چند دیگر کتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ